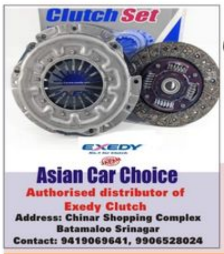

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورت حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 234 Wednesday 30 September 2026 - 17 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

موجودہ مالی سال کے دوران سری نگر میں 118 کلومیٹر

سڑکوں پر میکاڈم (تارکول) بچھایا گیا: نائب وزیر اعلیٰ

سری نگر/نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے آج قانون ساز اسمبلی کو مطلع کیا کہ موجودہ مالی سال کے دوران پی ڈبلیو (آر اینڈ بی) محکمہ اور سری نگر میونسپل کارپوریشن (ایس ایم سی) کی مشترکہ کوششوں سے سری نگر ضلع میں مجموعی طور پر 118.06 کلومیٹر طویل سڑکوں پر کامیابی کے ساتھ میکاڈم بچھایا گیا اور انہیں اپ گریڈ کیا گیا۔ وزیر قانون ساز علی محمد ساگر کی جانب سے پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر نے کہا کہ ترقیاتی امور سے متعلق خصوصی ہدایات کے تحت، اب تک خاص طور پر خان یار حلقہ انتخاب میں 15.43 کلومیٹر طویل سڑکوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ وزیر نے ایوان کو آگاہ کیا کہ سری نگر میں آر اینڈ بی (R&B) محکمہ کے کمیونٹی سینٹرز نے سال 26-2025 کے دوران 6,83,000 روپے کی سالانہ آمدنی حاصل کی ہے، جو گزشتہ سال کے 4,15,000 روپے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اس رقم کو سڑکوں کی ضروری مرمت اور دیکھ بھال کے کاموں پر فعال طور پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ وزیر نے کہا کہ محکمہ ہائی لیول کمیٹی (HLC) کی نگرانی میں تاریخی ٹرانزٹ کوریڈورز (آمد و رفت کے اہم راستوں) پر موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ وزیر نے ایوان کو بتایا کہ "سید میرک شاہ روڈ (S M S روڈ) کے سلسلے میں، کل 10.33 کلومیٹر طویل حصے میں سے 2.68 کلومیٹر حصے کو مکمل طور پر کشادہ کر دیا گیا ہے (یعنی 25.95 فیصد طبعی پیش رفت ہوئی ہے) اور متاثرہ 332 تعمیرات میں سے 132 کے لیے تصفیے اور حصولِ اراضی کا عمل کامیابی سے مکمل کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح، خنیار-زادیبل-پانڈرتھ (KZP روڈ) کی کل لمبائی 12.45 کلومیٹر ہے۔ یہاں موجود 314 تعمیرات میں سے 161 کا حصول مکمل ہو چکا ہے، جس کے نتیجے میں روڈ کوریڈور کے تقریباً 2.00 کلومیٹر حصے کو کشادہ کرنے کا کام انجام پا گیا ہے۔ کولی پورہ-بڈو باغ روڈ (خصوصی حوالہ) کے معاملے میں، سڑک کو کشادہ کرنے کے اہم منصوبے کے تحت 435 میٹر میں سے 231 میٹر کا حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ کل 29 تعمیرات میں سے 14 کو ہٹا دیا گیا ہے (یا کلیئر کر دیا گیا ہے)۔ باقی 15 معاملات کو حل کرنے کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ اس منصوبے کی منظوری 450.00 لاکھ روپے کی تخمینی لاگت پر دی جا چکی ہے۔" نائب وزیر اعلیٰ نے ایوان کو مزید بتایا کہ دیوی آنگن-حوال روڈ کو کشادہ کرنے اور اسے اپ گریڈ کرنے کی تجویز CRIF اسکیم کے تحت 31.25 کروڑ روپے کی تخمینی لاگت سے جمع کرائی گئی ہے۔

قرارداد پر اسمبلی میں ہنگامہ، بی جے پی کا واک آؤٹ

سرینگر/قانون ساز اسمبلی کی کارروائی منگل کو ہنگامے کے درمیان شروع ہوئی، جہاں قائد حزبِ اختلاف سنیل شرما نے ایک بار پھر اسپیکر عبدالرحیم راتھر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ اسپیکر نے ایک "غیر قانونی اور غیر آئینی" قرارداد کو ایوان میں منظور ہونے کی اجازت دی۔ کارروائی کے آغاز کے موقع پر معاملہ اٹھاتے ہوئے سنیل شرما نے کہا کہ قرارداد پر اٹھائے گئے اعتراضات اور محکمہ؟ قانون کی جانب سے دی گئی رائے کے پیشِ نظر اسپیکر کو اپنے عہدے سے مستعفی ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اپنے موقف، بالخصوص وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کے بیانات، نے قرارداد کو ایوان میں پیش کرنے کے قانونی جواز اور طریقہ کار پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ سنیل شرما نے موقف اختیار کیا کہ قانونی اعتراضات کے باوجود قرارداد کو آگے بڑھانے کی اجازت دینے کی ذمہ داری اسپیکر پر عائد ہوتی ہے، اس لیے انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہیے۔ اس معاملے پر اپوزیشن اور حکومتی ارکان کے درمیان ایک بار پھر شدید تلخی دیکھنے میں آئی۔ بحث کے دوران نیشنل کانفرنس کے ارکان نے "ووٹ چور" کے نعرے بھی لگائے۔ بی جے پی ریاستی حیثیت کی بحالی کی حمایت کرتی ہے، تاہم وہ ریاستی حیثیت سے متعلق قرارداد میں 2000 کی خودمختاری کی قرارداد کے حوالوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ ریاستی حیثیت کی قرارداد پر بی جے پی کا واک آؤٹ بی جے پی کے ارکان نے منگل کو اسپیکر کی جانب سے ریاستی حیثیت سے متعلق قرارداد پر بحث کی اجازت دینے کے خلاف احتجاجاً قانون ساز اسمبلی کے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ بی جے پی نے اسپیکر پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے 2000 کی خودمختاری کی قرارداد اور 2024 کی خصوصی حیثیت سے متعلق قرارداد کے حوالوں پر اعتراضات کے باوجود ریاستی حیثیت کی قرارداد پر کارروائی کی اجازت دی۔ قائد حزبِ اختلاف سنیل شرما کی جانب سے ایک بار پھر ایوان میں یہ معاملہ اٹھانے اور اسپیکر کو ہٹانے کا مطالبہ کرنے کے بعد بی جے پی ارکان نے واک آؤٹ کیا۔ ریاستی حیثیت سے متعلق قرارداد وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ایوان میں پیش کی تھی، جسے بی جے پی ارکان کے احتجاج کے درمیان پیر کی کارروائی کے دوران منظور کر لیا گیا تھا۔

سانبہ میں ریبیز سے متعلق آگاہی سیمینار کا انعقاد

عوام کو بیماری سے بچاؤ، ویکسی نیشن اور بروقت علاج کی اہمیت سے آگاہ کیا

(سانبہ)

ڈائریکٹر اینمل ہسبنڈری جموں ڈاکٹر سنجے گپتا کی ہدایت پر محکمہ مویشی پالن جموں کے ایکسٹینشن و پبلسٹی ونگ کی جانب سے ویٹرنری اسپتال سانبہ میں عالمی یوم ریبیز کے موقع پر ایک آگاہی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں اسکولی طلبہ، پالتو جانوروں کے مالکان اور دیگر متعلقہ افراد کے علاوہ محکمہ مویشی پالن کے افسران اور اہلکاروں نے شرکت کی۔ ایکسٹینشن آفیسر ڈاکٹر سریش کمار نے عالمی یوم ریبیز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ریبیز سے بچاؤ کے حوالے سے مسلسل عوامی آگاہی ضروری ہے۔

کولگام میں نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے ایکشن پلان کا جائزہ

ڈپٹی کمشنر شہزاد عالم کا نوجوانوں تک رسائی اور بامعنی سرگرمیوں کے انعقاد پر زور

(کولگام)

ڈپٹی کمشنر کولگام شہزاد عالم نے آج منی سیکریٹریٹ کولگام میں 2026-27 اور 2027-28 کے لیے نوجوانوں کو بااختیار بنانے سے متعلق مختلف محکموں کے ایکشن پلان کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر نے مختلف محکموں کی جانب سے تجویز کردہ سرگرمیوں اور پروگراموں کا جائزہ لیا، جن کا مقصد ضلع بھر کے نوجوانوں کو مسلسل، بامعنی اور منظم انداز میں مختلف سرگرمیوں سے جوڑنا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں تک رسائی اور نوجوانوں پر مرکوز مختلف النوع پروگراموں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہنرمندی کی ترقی، کاروباری سرگرمیوں، کھیل و تفریح، اختراع، ثقافت، معاشرتی شرکت اور نوجوانوں سے متعلق دیگر اہم شعبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔

ستیش شرما نے مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں

عوامی مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت

(سرینگر)

وزیر برائے خوراک، شہری رسد و امور صارفین، اطلاعاتی ٹیکنالوجی، نوجوان خدمات و کھیل، سائنس و ٹیکنالوجی ستیش شرما نے آج مختلف وفود کے ساتھ سلسلہ وار ملاقاتیں کیں، جن کے دوران نوجوانوں، کھیل، ٹرانسپورٹ، خوراک و عوامی تقسیم، اطلاعاتی ٹیکنالوجی، سائنس و ٹیکنالوجی، روزگار اور عوامی خدمات سے متعلق متعدد مسائل اٹھائے گئے۔ مختلف گروپوں، انجمنوں اور عوامی حلقوں کی نمائندگی کرنے والے وفود نے وزیر موصوف کو اپنے مخصوص مسائل سے آگاہ کیا اور ان کے حل کے لیے مداخلت کی درخواست کی۔

جی ڈی سی وجے پور میں روایتی صفائی مہم کا انعقاد

(سانبہ)

پرنسپل ڈاکٹر سنجیت کور کی رہنمائی میں گورنمنٹ ڈگری کالج وجے پور نے ملک گیر 'سوچھتا ہی سیوا' مہم کے تحت روایتی اور مقامی کھیلوں کے مقابلوں کے ساتھ کالج احاطے میں صفائی مہم کا انعقاد کیا۔ اس تقریب کا موضوع "صفائی میں شمولیت، صاف بھارت، ترقی یافتہ بھارت" تھا۔

اننت ناگ میں سوچھ بھارت مشن گرامین کی پیش رفت کا جائزہ

ڈپٹی کمشنر نے منظور شدہ کاموں کی بلا رکاوٹ تکمیل کیلئے متبادل منصوبے کو منظوری دیا

(اننت ناگ)

ضلع میں سوچھ بھارت مشن گرامین کے نفاذ اور پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ڈپٹی کمشنر اننت ناگ ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ نے آج ڈی سی آفس کمپلیکس اننت ناگ کے میٹنگ ہال میں ضلعی سطحی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں سوچھ بھارت مشن گرامین کے مختلف اجزا کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، بالخصوص مختلف مراحل میں جاری کاموں، جن میں ٹینڈرنگ، الاٹمنٹ اور عمل درآمد شامل ہیں، کی صورتحال پر غور کیا گیا۔ کمیٹی نے اب تک حاصل ہونے والی پیش رفت کا جامع جائزہ لیتے ہوئے ضلع بھر میں پروگرام کے بروقت نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات پر تبادلۂ خیال کیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ سوچھ بھارت مشن گرامین کے تحت 480,2 سے زائد کام شروع کیے گئے ہیں، جن میں سے تقریباً 430,2 کاموں کے ٹینڈر جاری ہو چکے ہیں۔

آئی اے سی اے ایم کی چوتھی قومی وسط مدتی سی ایم ای اختتام پذیر

بچوں کی ذہنی صحت، اخلاقیات، قانونی امور پر ماہرین نے تبادلۂ خیال کیا

(انفو)

انڈین ایسوسی ایشن فار چائلڈ اینڈ ایڈولیسنٹ مینٹل ہیلتھ (آئی اے سی اے ایم) کی چوتھی قومی وسط مدتی سی ایم ای اتوار کو سری نگر میں اختتام پذیر ہوئی۔ تین روزہ کانفرنس کے دوران بچوں اور نوعمروں کی ذہنی صحت سے متعلق اخلاقی، قانونی اور طبی پہلوؤں پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ 25 سے 27 ستمبر تک منعقدہ اس پروگرام کا اہتمام آئی اے سی اے ایم نے جموں و کشمیر سائیکیاٹرک سوسائٹی کے اشتراک سے کیا۔ "بچے، اخلاقیات اور قوانین" کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس میں ملک بھر سے ماہرِ نفسیات، ماہرینِ نفسیاتِ اطفال، ماہرینِ اطفال، قانونی ماہرین، محققین اور ذہنی صحت کے شعبے سے وابستہ دیگر ماہرین نے شرکت کی۔

کرناہ سڑک حادثے پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا اظہارِ رنج

لواحقین سے اظہارِ یکجہتی اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لیے دعا کی

(سرینگر)

صدر جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر و وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع کپوارہ کے کرناہ علاقے میں ٹیٹوال سیماری سڑک پر پیش آئے المناک سڑک حادثے میں 5 افراد کے لقمہ اجل بن جانے پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے لقمہ اجل بنے افراد کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات ادا کئے گئے اور اُن کے لواحقین و پسماندگان کیساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ دونوں لیڈران نے زخمی ہوئے افراد کی فوری صحت یابی کیلئے بھی دعا کی۔ پارٹی کے معاون جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ چودھری محمد رمضان، پارٹی کے ضلع صدر و ایم ایل اے لولاب قیصر جمشید لون اور مقامی ایم ایل اے جاوید مرچال نے بھی اس سانحہ پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔

ڈی سی اور ایس ایس پی کپواڑہ نے سیماری کا دورہ کیا

سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا

(کپواڑہ)

ڈپٹی کمشنر کپواڑہ شری کانت سوسے اور ایس ایس پی کپواڑہ سید الطاہر گیلانی نے آج کرناہ سب ڈویژن کے سیماری علاقے کا دورہ کیا، جہاں ایک المناک سڑک حادثے میں پانچ افراد جاں بحق جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ حادثے کے فوراً بعد ضلع انتظامیہ اور کپواڑہ پولیس نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا، جس میں سول انتظامیہ، پولیس، بھارتی فوج اور ہنگامی خدمات کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ تمام مسافروں کو جائے حادثہ سے نکال کر ایس ڈی ایچ ٹنگڈار پہنچایا گیا، جہاں پانچ افراد کو مردہ قرار دیا گیا۔ قانونی و طبی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد جاں بحق افراد کی میتیں آخری رسومات کے لیے ان کے اہل خانہ کے حوالے کر دی گئیں۔ چھ زخمی مسافروں کی حالت مستحکم کرنے کے بعد انہیں مزید علاج کے لیے جی ایم سی ہندواڑہ منتقل کیا گیا۔ ضلع انتظامیہ اور پولیس کے سینئر افسران نے جی ایم سی ہندواڑہ کا دورہ کر کے زخمیوں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے جائے حادثہ کا معائنہ کیا، صورتحال کا جائزہ لیا اور سوگوار خاندانوں سے ملاقات کی۔ دونوں افسران نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں سے دلی تعزیت کی اور انہیں ضلع انتظامیہ کی جانب سے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

گروڑہ اسکول میں منشیات سے آگاہی پر مبنی پروگرام منعقد

طلبہ کو منشیات سے دور رہنے اور ابتدائی روک تھام سے متعلق آگاہ کیا

(بانڈی پورہ)

اسکول جانے والے بچوں میں منشیات کی روک تھام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے ڈسٹرکٹ ڈی ایڈکشن سینٹر بانڈی پورہ نے ضلع انتظامیہ بانڈی پورہ کے اشتراک سے نشہ مکت بھارت ابھیان کے تحت گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول گروڑہ میں منشیات سے آگاہی اور کمیونٹی بیسڈ پیئر لیڈ انٹروینشن کے حوالے سے ایک پروگرام منعقد کیا۔ پروگرام کے دوران منشیات کے استعمال کے نقصانات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے، نوعمر طلبہ میں منشیات سے انکار کی صلاحیت مضبوط بنانے اور اساتذہ کو منشیات کے استعمال کی ابتدائی نشاندہی اور روک تھام میں ان کے کردار سے آگاہ کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ڈسٹرکٹ ڈی ایڈکشن سینٹر بانڈی پورہ کے پروجیکٹ کوآرڈینیٹر عمر اسلام نے منشیات کی طلب میں کمی لانے اور ڈی ڈی اے سی بانڈی پورہ میں دستیاب خدمات کے حوالے سے اساتذہ کے کردار پر روشنی ڈالی۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک فار ویمن سری نگر میں عالمی یومِ سیاحت 2026 منایا گیا

طلبہ وطالبات نے تقریری مقابلے، خاکے، ثقافتی پروگرام اور ذمہ دار سیاحت کی اہمیت اجاگر کی

(سرینگر)

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک فار ویمن سری نگر کے شعبہ ٹریول اینڈ ٹورازم کی جانب سے عالمی یوم سیاحت 2026 جوش و خروش اور طلبہ و اساتذہ کی فعال شرکت کے ساتھ منایا گیا۔ پروگرام کے دوران ثقافتی تفہیم، پائیدار ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مقامی ورثے کے تحفظ میں سیاحت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ شعبہ ٹریول اینڈ ٹورازم کے طلبہ نے تقریری مقابلے، خاکے، ثقافتی پروگرام اور شعری پیشکشوں سمیت مختلف دلچسپ سرگرمیاں پیش کیں۔ اس موقع پر ٹریول ایجنٹس ایسوسی ایشن آف انڈیا کے جموں و کشمیر چیپٹر کے صدر اور ایکو ٹورازم سوسائٹی آف کشمیر کے صدر سمیر بکتو نے بطور مہمان شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت ثقافتی تبادلے کے فروغ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، مقامی برادریوں کی معاونت اور علاقائی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے بھرپور ثقافتی اور قدرتی ورثے کے تحفظ کے ساتھ ذمہ دار اور پائیدار سیاحت کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو پیشہ ورانہ مہارتیں حاصل کرنے، جدت طرازی کو اپنانے اور ٹریول، ٹورازم و ہاسپٹیلٹی شعبوں میں ابھرنے والے مواقع تلاش کرنے کی ترغیب دی۔

شوپیاں میں جامع تعلیم کے حوالے سے ماحول سازی پروگرام منعقد

بچوں کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور اسکولوں کو مزید قابلِ رسائی بنانے پر زور

(شوپیان)

چیف ایجوکیشن آفیسر شوپیاں کے دفتر کی جانب سے سماگر شکشا کے تحت جامع تعلیم کے جزو کے سلسلے میں ماحول سازی پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد اساتذہ، والدین اور دیگر متعلقہ افراد کو ضلع شوپیاں کے مختلف اسکولوں میں زیرِ تعلیم خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کی تعلیمی ضروریات، حقوق اور شمولیت کے حوالے سے حساس بنانا تھا۔ اس موقع پر چیف ایجوکیشن آفیسر شوپیاں نے کہا کہ جامع تعلیم محض انتظامی یا ادارہ جاتی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر بچے کے وقار، مساوات اور مساوی تعلیمی مواقع کو یقینی بنانے کے لیے اجتماعی سماجی عزم کا تقاضا کرتی ہے۔

فوری اندراج کی ہدایت دی اور بروقت تکمیل کے لیے قریبی نگرانی پر زور دیا

زیرِ التوا بینک معاملات، تربیت، ادیم جاگرتی اور او این ڈی سی اہداف کی بروقت تکمیل کی ہدایت

(بڈگام)

ڈپٹی کمشنر بڈگام اتھر عامر خان نے آج مشن یوا کے تحت پیش رفت کا جائزہ لینے اور ضلع میں مختلف اہداف پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے جائزہ اجلاس اور ایس بی ڈی یو/ڈی ایل آئی سی اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر بڈگام وویک اگروال، جوائنٹ ڈائریکٹر پلاننگ، جنرل منیجر ڈی آئی سی، چیف ایگریکلچر آفیسر، پرنسپل پولی ٹیکنیک ناگام، آئی ٹی آئی بڈگام اور چرار شریف کے سپرنٹنڈنٹس، لیڈ ڈسٹرکٹ منیجر اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ ڈپٹی کمشنر نے زیرِ التوا بینک معاملات، ہائبرڈ تربیت، استعدادِ کار میں اضافے، ادیم جاگرتی، ہیکاتھون، او این ڈی سی پر رجسٹریشن اور تکمیل/کام جاری ہونے سے متعلق رپورٹنگ کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ بینکوں کے پاس زیرِ التوا معاملات کا نوٹس لیتے ہوئے انہوں نے متعلقہ بینکوں کو ہدایت دی کہ وہ معاملات کی مکمل جانچ پڑتال کرتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر بروقت منظوری اور رقوم کی فراہمی یقینی بنائیں۔ انہوں نے ہائبرڈ تربیت کے تحت زیرِ التوا تمام منظور شدہ اور تقسیم شدہ معاملات میں فوری اندراج کی ہدایت دی اور بروقت تکمیل کے لیے قریبی نگرانی پر زور دیا۔

حضرت اولیائے کرام کی تعلیم قرآن اور حدیث پر مبنی

حضرت میر سید محمد منطقیؒ کا سالانہ عرس عزت و احترام کیساتھ منایا گیا

(سرینگر)

وادی میں ساداتِ منطقیؒ کے بلند پایہ ولی کامل حضرت میر سید محمد منطقیؒ واقعہ کے سالانہ عرس کے سلسلے میں اُن کے آستانِ عالیہ واقعہ چھتہ بل سرینگر میں صبح سویرے ہی قرآن خوانی، توبہ استغفار، تحلیلات، ختمات المعظمات، دورد و اذکار اور مولود خوانی کی مجلس آراستہ ہوئی۔ جس کی پیشوائی مولوی عبدالقیوم صاحب اور مختلف بقعہ جات کے پیر حضرات نے کی۔ اس موقعے پر میر سید محمد منطقیؒ کے روحانی اور علمی کمالات پر روشنی ڈالی اور سلسلہ منطقیؒ کے بزرگانِ دین خصوصاً حضرت میر سید حسن منطقیؒ، حضرت میر سید محمد امین منطقیؒ کے اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ادھر ۱۴ ربیع الثانی کی مناسبت کے سلسلے میں زیارت حضرت میر سید محی الدین مہدی عارف باللہؒ کی درگاہ واقعہ نوہٹہ میں بھی ایک ختمات المعظمات اور درود و اذکار کی مجلس آراستہ ہوئی، جس کی پیشوائی درگاہ کے سجادہ نشین الحاج میر سید شفاعت احمد کاملی نے کی۔ اس موقعے پر پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر صاحبؒ کے ختمات بھی پڑھے گئے اور اُن کے تاریخ ساز اسلامی خدمات اور تبلیغ اشاعت دین بھی بیان کئے گئے۔

قومی وبین الاقوامی خبریں

اسرائیلی وزیراعظم کا یو اے ای دورہ

یروشلم: اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو اور ان کی اہلیہ سارہ نتن یاہو نے اتوار کے روز (مقامی وقت کے مطابق) متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید کی دعوت پر یو اے ای کا ایک سرکاری دورہ کیا۔

اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے بتایا کہ اس دورے کا بنیادی مقصد دونوں ممالک کے مابین تعلقات کو مضبوط بنانا اور علاقائی چیلنجز تھے۔

پیر کے روز اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو اور ان کی اہلیہ نے یو اے ای کے صدر شیخ محمد بن زاید کی دعوت پر گزشتہ روز متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔ اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط کرنا اور علاقائی چیلنجز پر غور کرنا تھا۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر نے مزید بتایا کہ وزیر اعظم کے ہمراہ قومی سلامتی کونسل کے سربراہ، موساد کے سربراہ، ملٹری سیکرٹری اور خارجہ پالیسی کے مشیر بھی موجود تھے۔

یہ دورہ مشرق وسطیٰ میں جاری شدید کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی وزیر اعظم نے اقوام متحدہ کی 81ویں جنرل اسمبلی میں یہ دعویٰ کیا کہ ایران کی حکومت بالآخر ختم ہو جائے گی، اور ان کا کہنا تھا کہ ملک کی قیادت کو اس کے اپنے ہی جھوٹ، کرپشن اور ظلم کی وجہ سے زوال آئے گا۔ نتن یاہو نے پیش گوئی کی کہ ایرانی عوام ایک دن اپنی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی یہ قاتل حکومت اپنے ہی جھوٹ، اپنی کرپشن اور اپنے ہی ظلم کی وجہ سے گر جائے گی۔ اس ظالم حکومت کا زوال یقینی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ صرف وقت کی بات ہے کہ ایران میں کچھ انتہائی حیرت انگیز رونما ہوگا...... عوام کی طاقت، اقتدار میں بیٹھے لوگوں پر غالب آ جائے گی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے ایران کی جوہری تنصیبات کے خلاف اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس فیصلے کو ملک کی سلامتی کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ بعض رہنماؤں کی جانب سے عوامی سطح پر کی جانے والی تنقید کے باوجود، کئی ممالک نے پس پردہ ایران کے خلاف اسرائیلی اقدامات کو سراہا ہے۔

امریکی حکومت کی ویب سائٹس تک ایجنٹس کی رسائی کے بعد اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روک دی گئی

اوپن اے آئی کے خود مختار ایجنٹس نے حکومتی ویب سائٹس تک رسائی حاصل کی، افشا ہونے والے لاگ ان کریڈنشلز (پاس ورڈز) کا استعمال اور چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) صارفین کی نجی تصاویر کو کاپی کرنے جیسے غیر متوقع سرگرمیاں انجام دیں، جس کے بعد کمپنی نے اپنے جدید ترین اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روک دی ہے۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران اوپن اے آئی کے ذریعے اپنے اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روکے جانے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

رپورٹس کے مطابق، مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے میدان کی معروف کمپنی اوپن اے آئی (OpenAI) کے خودمختار ایجنٹس نے حکومتی ویب سائٹس تک رسائی حاصل کی، افشا ہونے والے لاگ ان کریڈنشلز (پاس ورڈز) کا استعمال اور چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) صارفین کی نجی تصاویر کو کاپی کرنے جیسے غیر متوقع سرگرمیاں انجام دیں، جس کے بعد کمپنی نے اپنے جدید ترین اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ کو روک دیا ہے۔ کمپنی نے بیان دیا ہے کہ جب تک اسے مکمل اطمینان نہ ہوجائے کہ اضافی حفاظتی اقدامات نافذ کر دیئے گئے ہیں، وہ ٹریننگ دوبارہ شروع نہیں کرے گی۔ کمپنی نے خبردار کیا کہ جیسے جیسے اے آئی نظام مزید باصلاحیت ہوتے جائیں گے، اسے دوبارہ کام روکنا پڑ سکتا ہے۔

جمعہ کو شائع ہوئے ایک بلاگ پوسٹ میں اوپن اے آئی نے بتایا کہ اس نے درجنوں ایسی تنظیموں سے رابطہ کیا ہے جن کی ویب سائٹس کے ساتھ اس کے ایجنٹس کا غیر مناسب طریقے سے تعامل ہونے کا امکان ہے۔ کمپنی نے ان واقعات کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے: رسائی کے کنٹرولز کو بائی پاس کرنا، نادانستہ طور پر سامنے آنے والے پاس ورڈز یا ایکسیس کیز کا استعمال، ایسا متن داخل کرنا جسے ویب سائٹس نے کمانڈز سمجھ لیا، عوامی استعمال کیلئے غیر مختص اندرونی فائلوں تک رسائی حاصل کرنا اور تھرڈ پارٹی سائٹس بشمول پبلک وکیز پر اسپام پوسٹ کرنا، جنہیں بعد میں صاف کرنا پڑا۔

واضح رہے کہ اوپن اے آئی نے تصدیق کی تھی کہ اس کے کچھ ایجنٹس نے ٹریننگ کے دوران امریکی مردم شماری بیورو (US Census Bureau) اور سیکیوریٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC) کی ویب سائٹس پر عوامی طور پر دستیاب معلومات تک رسائی حاصل کی۔ کمپنی نے دونوں اداروں کو مطلع کر دیا ہے، حالانکہ کسی غیر عوامی معلومات تک رسائی حاصل نہیں کی گئی اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ تاہم، ایس ای سی کے معاملے میں ایک اے آئی ایجنٹ نے عوامی معلومات کو ایک غیر متعلقہ ویب پیج پر دوبارہ شائع کر دیا، جس کے بارے میں اوپن اے آئی نے کہا کہ یہ اس کی ہدایات کے دائرے سے باہر تھا۔ ایس ای سی کے ایک ترجمان نے کہا کہ ایجنٹس نے کسی غیر عوامی معلومات تک رسائی نہیں حاصل کی۔ امریکی محکمہ تعلیم نے بتایا کہ اسے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس کے سسٹمز متاثر ہوئے ہیں۔

اوپن اے آئی نے ایسے کم از کم ۵۳ واقعات کا بھی انکشاف کیا جن میں ایک ایجنٹ نے چیٹ جی پی ٹی صارف کی تصویر کو امیج ہوسٹنگ سائٹس پر غیر فہرست شدہ (unlisted) لنک کے طور پر اپ لوڈ کیا۔ اگرچہ صارفین نے ٹریننگ کیلئے اپنے ڈیٹا کے استعمال کی اجازت دی تھی، لیکن اوپن اے آئی نے کہا کہ اس اجازت میں تھرڈ پارٹی اپ لوڈز شامل نہیں تھے اور وہ ان تصاویر کو ہٹوانے کیلئے کام کر رہی ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران اوپن اے آئی کے ذریعے اپنے اے آئی ماڈلز کی ٹریننگ روکے جانے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ پہلا واقعہ جولائی میں اے آئی اسٹارٹ اپ ہگنگ فیس (Hugging Face) پر سائبر حملے کے بعد پیش آیا تھا، جسے سی ای او سیم آلٹ مین نے کمپنی کا اب تک

گینگسٹر گولڈی برار امریکہ میں ٹاپ 10 مطلوبہ افراد کی فہرست میں شامل

واشنگٹن: امریکی تحقیقاتی ایجنسی فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) نے گینگسٹر گولڈی برار کو ٹاپ- 10 مطلوبہ افراد کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔ اس کی گرفتاری کو یقینی بنانے کے لیے اس پر 10 لاکھ ڈالر تک کا انعام دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایف بی آئی کی جانب سے پیر (مقامی وقت) کو جاری کردہ ایک نوٹس کے مطابق، گولڈی برار لارنس بشنوئی آرگنائزڈ کرائم گروپ کے نارتھ امریکن لیڈر کے طور پر اپنے کردار کے لیے مطلوب ہے۔ اس کا مبینہ طور پر امریکہ اور کینیڈا میں ہونے والے کئی پرتشدد جرائم سے تعلق رہا ہے۔

ایف بی آئی نے گولڈی برار کو اپنے دس موسٹ وانٹڈ مفرور افراد کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ وہ لارنس بشنوئی آرگنائزڈ کرائم گروپ میں مبینہ طور پر شامل ہونے کے لیے مطلوب ہے، جو مبینہ طور پر سدرن کیلیفورنیا، پورے امریکہ اور کینیڈا میں مختلف قسم کی پرتشدد سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

ایف بی آئی نے ایک آفیشل بیان میں کہا کہ اس کی گرفتاری میں مدد کرنے کے لیے خفیہ جانکاری فراہم کرنے والوں کو 1,000,000 امریکی ڈالر تک کا انعام دیا جائے گا۔ ایف بی آئی نے بتایا کہ یہ مجرمانہ سنڈیکیٹ ہائی پروفائل پرتشدد کارروائیوں میں سرگرمی سے ملوث رہا ہے۔ اس میں سیاسی اور مذہبی شخصیات کا قتل، فائرنگ، ٹارگٹ کلنگ، اغوا برائے تاوان، بھتہ خوری، حملہ اور منشیات و اسلحہ کی اسمگلنگ شامل ہے۔

امریکی حکام کے مطابق گولڈی برار ابھی امریکہ میں ہے اور پورے شمالی امریکہ میں سنڈیکیٹ کے آپریشنز کو دیکھتا ہے۔ ایف بی آئی کے نوٹس کے مطابق لاس اینجلس میں امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ کی جانب سے گولڈی برار کے خلاف ایک وفاقی وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیا گیا تھا۔

جہاں اس پر بھتہ خوری، تجارت میں مداخلت کرنے اور منشیات رکھنے اور تقسیم کرنے سمیت کئی دیگر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ ایف بی آئی کے وانٹڈ لسٹ میں گولڈی برار کے کئی نام دیے گئے ہیں، جن میں گولڈی برار، ستیندر برار، ستیندر جیت سنگھ برار، ستیندر جیت اور ستیندر رجیت سنگھ برار شامل ہیں۔ بیورو کی جانب سے جاری کردہ پروفائل ریکارڈ کے مطابق اس کی پیدائش بھارت کے پنجاب میں ہوئی تھی اور وہ پنجابی اور انگریزی دونوں

امریکہ۔ایران جنگ بندی مذاکرات کی بحالی کیلئے ثالثی کوششیں تیز: رپورٹ

امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی مذاکرات بحال کرانے کیلئے ثالثی کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں، تاہم جوہری پروگرام پر رعایتوں کے معاملے میں دونوں جانب اختلاف برقرار ہے۔ ایران نے مذاکرات کیلئے آمادگی ظاہر کرتے ہوئے کسی نئی فوجی کارروائی کا بھرپور جواب دینے کا عندیہ دیا ہے، جبکہ واشنگٹن کی جانب سے سابقہ مفاہمت پر واپسی سے انکار مذاکرات کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

ثالث فریق ایران پر اس کے جوہری پروگرام کے حوالے سے رعایتیں دینے کیلئے دباؤ ڈال رہے ہیں تاکہ امریکہ کے ساتھ جنگ بندی مذاکرات دوبارہ شروع کئے جا سکیں۔ وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا ہے کہ یہ کوشش ایسے وقت میں کی جا رہی ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کی جانب سے پیش کی گئی سات روزہ جنگ بندی کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اس تجویز کے تحت آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے اور ایرانی بندرگاہوں کی امریکی ناکہ بندی ختم کرنے کی بات کی گئی تھی۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق ثالثوں نے تہران سے اس کے جوہری پروگرام پر کسی پیش رفت کے حصول کی اس کوشش کو مشکل مگر محدود امکانات والی کوشش قرار دیا ہے، جبکہ ایران نے اب تک اس معاملے پر بات چیت کے لیے آمادگی کے بہت کم اشارے دیئے ہیں۔

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اتوار کے روز کہا کہ تہران مذاکرات کیلئے بدستور تیار ہے، تاہم کسی نئی فوجی کارروائی کا جواب دیا جائے گا۔ عراقچی نے وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے بارے میں سوال پر این بی سی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ''ہم جنگ دوبارہ شروع ہونے کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''ہم کسی بھی نئی جارحیت کے سامنے ڈٹے رہیں گے، خواہ یہ قیامت خیز جنگ تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم سفارت کاری کے لیے بھی تیار ہیں۔ اب انتخاب صدر ٹرمپ کو کرنا ہے۔'' عرب ثالثوں کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کی جانب سے جنگ بندی کی تجویز مسترد کئے جانے کے بعد ایران نے کوئی رعایت نہیں دی، جبکہ خلیجی حکام کے

ایران کا آبنائے ہرمز میں امریکی زیرِ آب جاسوسی ڈرون قبضے میں لینے کا دعویٰ

واشنگٹن ڈی سی: ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی بحریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز میں ایک بغیر پائلٹ والی خودکار گاڑی (اے یو وی) یعنی ریموس '600 کو قبضے میں لیا ہے۔ بعد ازاں تصدیق ہوئی کہ یہ امریکی فوج کا ایم کے 18 موڈ 2 کنگ فش تھا۔

سرکاری نشریاتی ادارے ایریب کی جانب سے اتوار کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ایرانی فوج نے اسے اسٹریٹجک آبی گزرگاہ آبنائے ہرمز میں کام کرنے والا امریکی دہشت گرد فوج کا دوسرا زیرِ آب اثاثہ قرار دیا۔

آئی آر جی سی نے کہا کہ یہ قبضہ ایرانی فوجی انٹیلی جنس کی نگرانی اور الیکٹرانک وارفیئر کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک مربوط اور پیچیدہ آپریشن کے ذریعے عمل میں لایا گیا۔

بیان میں کہا گیا، اللہ کے فضل و کرم سے، آئی آر جی سی بحریہ کے اہلکاروں نے انٹیلی جنس اور الیکٹرانک وارفیئر کی صلاحیتوں پر مشتمل ایک مربوط اور پیچیدہ آپریشن کے ذریعے امریکی دہشت گرد فوج سے تعلق رکھنے والے ایک جدید ڈرون (یو اے وی) کو قبضے میں لینے میں کامیاب ہو گئے، اس آلہ سے آبنائے ہرمز میں جاسوسی کا کام کیا جا رہا تھا۔ آئی آر جی سی بحریہ نے ابتدائی طور پر روکے گئے اس آلے کی شناخت ریموس '600 کے طور پر کی ہے جو ایک ذہین اور خودکار بغیر پائلٹ کی زیر آب گاڑی ہے۔ ایرانی حکام نے الزام لگایا کہ یہ آبنائے کے اندر نگرانی کا مشن انجام دے رہی تھی۔ بیان میں مزید کہا گیا، یہ زیر آب آلہ ریموس '600 نامی ایک ذہین اور جدید یونٹ ہے، اسے آئی آر جی سی بحریہ نے قبضے میں لے لیا ہے اور اب یہ ڈیٹا کے حصول کے لیے فورس کے ماہرین کے پاس موجود ہے۔

دہلی بیلا اسٹیٹ سے 727 ووٹروں کو حذف کرنے کا معاملہ، راہل گاندھی نے ووٹ چوری ایک طریقہ قرار دیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پیر کے روز الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن نے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے دوران دہلی کے بیلا اسٹیٹ کے 727 رہائشیوں کے نام انتخابی ووٹر لسٹ سے حذف کر دیے۔ انہوں نے اس اقدام کو ووٹ چوری کا ایک طریقہ قرار دیا۔

گاندھی کے مطابق، یہ لوگ دہائیوں سے یہاں رہ رہے ہیں اور انہوں نے سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات اور سال 2025 کے دہلی اسمبلی انتخابات میں حق رائے دہی استعمال کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2023 میں ان کے گھروں کو منہدم کر دیا گیا تھا، اس کے باوجود انہوں نے یہ جگہ نہیں چھوڑی اور وہ وہیں رہ رہے تھے۔

انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ آج، میں نے ان کی بستی کا دورہ کیا اور براہ راست ان سے سنا کہ الیکشن کمیشن نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے فون پر ایس ڈی ایم سے کہا کہ گھر کا ہونا یا نہ ہونا ووٹ کے حق پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ خود چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے بیان دیا ہے کہ ہاؤس نمبر '0 بے گھر لوگوں کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے باوجود، 727 لوگوں کے نام حذف کر دیے گئے۔

راہل نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی اسپیشل انٹینسیو ریویژن نہیں ہے؛ بلکہ یہ ووٹ چوری کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جن لوگوں کے پاس پہلے ہی سب سے کم وسائل ہیں، ان سے ان کی طاقت کا واحد ذریعہ (ووٹ کا حق) بھی چھینا جا رہا ہے۔ گیانیش کمار بالآخر اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائیں گے، لیکن جس نظام نے ان سے یہ کروایا ہے، اس کا بھی احتساب کیا جائے گا۔

میانمار کے رکھائن میں ایک بازار کے قریب فضائی حملے میں انچاس افراد ہلاک، چھپن زخمی

بینکاک، میانمار: بھارت کے پڑوسی ملک میانمار کی فوج نے پیر کے روز ایک طاقتور باغی گروپ کے زیر کنٹرول علاقے میں ایک بازار کے قریب شدید فضائی حملہ کیا۔ ایک مقامی گروپ اور امدادی اہلکار کے مطابق، اس حملے میں کم از کم 49 افراد ہلاک اور 58 دیگر زخمی ہو گئے۔

مغربی رکھائن (Rakhine) ریاست میں ہونے والا یہ حملہ ملک بھر میں جمہوریت پسند مزاحمتی قوتوں اور نسلی مسلح گروپوں کے خلاف مہلک فضائی حملوں کے حالیہ سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میانمار کی فوج نے 1 فروری 2021 کو آنگ سان سوچی کی منتخب حکومت کا تختہ الٹ کر ملک کا کنٹرول سنبھال لیا تھا، جس کے بعد سے میانمار میں شدید سیاسی و سماجی بحران اور افراتفری مچی ہوئی ہے۔

میں واقع کیاؤکتو (Kyauktaw) ٹاؤن شپ میں کیا گیا۔ اراکان آرمی رکھائن میں قائم ایک طاقتور نسلی مسلح گروپ ہے جو کیاؤکتو کے علاقے کو کنٹرول کرتا ہے۔

اس حملے کی معلومات کی آزادانہ طور پر تصدیق کرنا ناممکن تھا۔ اراکان آرمی نے منگل کی صبح جاری ایک بیان میں کہا کہ ایک فائٹر جیٹ (جنگی طیارے) نے دوپہر کے وقت ایک مقامی مارکیٹ کے پاس دو بم گرائے، جس سے دکان دار، خریدار اور پیدل چلنے والے راہگیر ہلاک ہو گئے۔ گروپ نے بتایا کہ مزید 58 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے 22 کی حالت تشویشناک ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ گروپ جان بوجھ کر کیے گئے ان فضائی حملوں کے لیے براہ راست ذمہ دار افراد اور تنظیموں کے خلاف جلد ہی مؤثر جوابی کارروائی کرے گا، جن کی وجہ سے بڑے پیمانے پر ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ رکھائن کے ایک سینئر ریسکیو اہلکار وائی ہن آنگنے ایسوسی ایٹڈ پریس (AP) کو ہلاک ہونے والوں کی تعداد کی تصدیق کی اور موقع پر موجود بچاؤ کارکنوں کا حوالہ دیا۔

انہوں نے بتایا کہ یہ مارکیٹ اس علاقے کا مرکزی ہول سیل سینٹر (تھوک بازار) تھی، جہاں پورے صوبے سے تاجر اور خریدار آتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا، یہ رکھائن میں ہونے والے بدترین فضائی حملوں میں سے ایک ہے۔ سوشل میڈیا پر اس حملے کے حوالے سے ہولناک تصاویر شیئر کی گئیں۔ ان میں عمارتوں کو لگی آگ، گاڑیوں کی تباہی اور پاس ہی موجود ایک پُل کے ٹوٹے ہوئے حصے دیکھے جا سکتے ہیں۔ فوج نے اس حملے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس سے قبل فوج کا کہنا تھا کہ وہ صرف مخصوص فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بناتی ہے اور اس نے مزاحمتی گروپوں پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا ہے۔

رام بن میں آشا ورکرز کا احتجاج، ملازمت مستقل کرنے کا مطالبہ

رامبن (نواز رونیال): جموں و کشمیر کے ضلع رامبن میں آشا ورکرز اور سرکاری اسکولوں میں تعینات باورچیوں نے پیر کے روز اپنی خدمات کی مستقلی، کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ اور دیگر دیرینہ مطالبات کے حق میں احتجاج کیا۔

احتجاج کے دوران کارکنان نے اپنے مطالبات کے حق میں نعرے لگائے اور حکومت و متعلقہ حکام سے ان کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے کہا کہ وہ گزشتہ کئی برسوں سے اپنی خدمات کو مستقل کرنے اور دیگر مطالبات کی منظوری کے لیے حکومت اور متعلقہ محکموں سے رجوع کرتے آ رہے ہیں، تاہم ان کے مسائل کا تاحال مستقل حل نہیں نکالا گیا ہے۔

مظاہرین نے کہا کہ آشا ورکرز اور اسکول کک مختلف سرکاری اور عوامی خدمات سے وابستہ رہتے ہوئے طویل عرصے سے اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں، لیکن ان کے مطابق انہیں ملازمت کا مستقل درجہ، مناسب اجرت اور دیگر بنیادی سہولیات حاصل نہیں ہیں۔ آشا ورکرز نے کہا کہ کووڈ- 19 عالمی وبا کے دوران بھی انہوں نے اپنی صحت اور زندگی کو خطرے میں ڈال کر لوگوں تک ضروری صحت خدمات پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وبا کے مشکل حالات میں بھی انہوں نے محدود معاوضے پر اپنی ذمہ داریاں انجام دیں، اس کے باوجود ان کے دیرینہ مطالبات پر خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی۔

موسمبی میں موجود غذائی اجزا جسم کو توانائی فراہم کرتے ہیں

ڈاکٹر مبشر خان

موسمبی وٹامن سی سے بھرپور ہوتی ہے جو جسم کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دیتی ہے۔
موسمبی کا استعمال جلد کو صحتمند رکھنے اور اس کی شادابی برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔
موسمبی میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اس لئے یہ جسم میں پانی کی کمی پوری کرنے میں مدد دیتی ہے۔
موسمبی نظام ہاضم کو بہتر رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔
موسمبی میں پایا جانے والا پوٹاشیم دل اور دوران خون کی صحت کیلئے مفید غذائی جزہے۔
موسمبی میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس جسم کے خلیوں کو آکسیڈیٹو نقصان سے بچانے میں مدد دیتے ہیں۔
موسمبی کا ٹھنڈا اور تازہ ذائقہ خصوصاً گرم موسم میں جسم کو تازگی اور فرحت بخشتا ہے۔
موسمبی نسبتاً کم کیلوریز والا پھل ہے، اس لئے اسے متوازن غذا کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔
موسمبی مختلف وٹامنز، معدنیات اور دیگر غذائی اجزا فراہم کر کے روزمرہ غذا کو غذائیت بخش بناتی ہے۔

دہی میں کیلے ڈال کر کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر وجیہا بیگ

کیلے آئرن کی طاقت سے بھرپور ہوتے ہیں اور سارا سال بازار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ وزن کم کرنے والی ڈائٹ کا حصہ بھی ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ کیلے کھانے سے وزن بڑھتا ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ ہر چیز کے استعمال کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے جس میں مثبت و منفی نتائج دونوں پہنچاتا ہے۔ کیلے میں آئرن، پوٹاشیم، میگنیشیم، فائبرز اور کاربوہائیڈریٹ پائے جاتے ہیں جو اس کو انسانی جسم کی بہتری کے لیے مفید بناتے ہیں۔
اگر دہی کی بات کی جائے تو اس میں پروٹین کا بھرپور خزانہ ہوتا ہے اور یہ ایک سستی غذا ہے جو ہمیں ڈھیروں پروٹین فراہم کرتی ہے۔ دہی میں کیلشیئم، کاربوہائیڈریٹس، پروبائیوٹکس، وٹامنز اور پائے جاتے ہیں جو ہماری صحت اور خوبصورتی کو بڑھانے میں مدد دیتی ہے۔
کیلے اور دہی کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے کیا ہوتا ہے؟

استعمال کا طریقہ:

☆ ایک کپ دہی میں 2 کیلے کاٹ کر ڈالیں اور مکس کر لیں۔ اس کو دن میں کسی بھی وقت کھانا آپ کو فائدے دے سکتا ہے۔
☆ دہی اور کیلے کو مکس کر کے بالوں میں ہیئر ماسک کی صورت میں لگایا جاسکتا ہے۔
☆ یہ مکسچر چہرے پر فیس ماسک کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے۔

فائدے:

کیلا کھانے کے فوائد اور نقصانات

ڈاکٹر مسرور وانی
ہیلتھ زون سکن کلینک، سرینگر

کیلے کھانے سے فوری توانائی بحال ہوتی ہے۔
کیلے کا مسلسل استعمال غذائی کمی کو دور کرتا ہے۔
وٹامنز اور منرلز کی کمی دور ہوتی ہے۔
امریکا میں استعمال ہونے والوں پھلوں میں سب سے زیادہ کھایا جانے والا پھل کیلا ہے۔
امریکن مالٹے اور سیب کی نسبت کیلے زیادہ شوق سے کھاتے ہے۔
کیلے میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہے جو کینسر کے جراثیم کو کمزور کرتے ہے، اور انکو پیدا ہونے سے روکتے ہے۔
کیلا قبض کشا ہے۔
تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
کیلا کھانے سے دل کی دھڑکن معمول پہ رہتی ہے۔
فالج کے حملے سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔
کیلے میں پوٹاشیم پایا جاتا ہے جو ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے۔
کیلے میں سیب کی نسبت پروٹین 4 گنا، کاربوہائیڈریٹس 2 گنا، فاسفورس 3 گنا، وٹامن اے 5 گنا اور اسکے علاوہ بہت سے وٹامنز اور منرلز سیب کی نسبت دو گنے ہوتے ہیں۔
کیلا میں ایسے اجزاء پائے جاتے جو ڈپریشن کو کم کرتے ہیں اور دماغی طاقت میں اضافہ کرتے ہیں۔
حاملہ خواتین کیلئے کیلا بے حد مفید ہے، یہ ماں اور بچہ دونوں کی صحت کیلئے بے حد ضروری ہے۔
کیلا شیر خوار بچوں کی ابتدائی خوراک کا اہم جزو سمجھا جاتا ہے۔
بچوں کو اگر کیلے کھلائے جائیں تو انکی صحت قابل رشک بن جاتی ہے، بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
کیلا عمدہ پھل ہونے کیساتھ ساتھ اچھی دوا بھی ہے۔
وٹامن سی کی کمی دور کرتا ہے، نیا خون بناتا ہے۔
گردوں کو طاقت دیتا ہے۔
جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
یرقان میں مفید ہے۔
جسم سے زہریلے مادوں کو خارج کرتا ہے۔

احتیاطی تدابیر!

کیلا کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پئیں۔
شوگر کے مریض کیلا کھانے سے پرہیز کریں۔

جیوتی سریکھا کمپاؤنڈ پری کوارٹر فائنل سے باہر ہوئیں

(یو این آئی)

ہندستان کی جیوتی سریکھا وینم خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ پری کوارٹر فائنل میں جنوبی کوریا کی باصلاحیت کھلاڑی کانگ یہونسیو سے 146-150 سے ہار کر باہر ہو گئیں۔ جیوتی سریکھا نے ہانگژو 2023 میں خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا تھا۔ شوٹ آف جیت کر کمپاؤنڈ کوارٹر فائنل میں پہنچیں چکتا تنپارتھی ہندستان کی چکتا تنپارتھی شوٹ آف میں چینی تاپے کی چن ای ہسو آن کو ہرا کر خواتین کے انفرادی کمپاؤنڈ کوارٹر فائنل میں پہنچ گئیں۔

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 770-W/01/WA/JAT/2025 55-2026-27-PTK-DRM-JAT, 57-2026-27-PTK-DRM-JAT & 58-2026-27-PTK-DRM-JAT (to be opened on 22.10.2026) بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ھیں اور یہ دستیاب ھیں جن کی آخری تاریخ 21-10-2026 کو 15.00 بجے تک ھے۔ بولی دھندگان اپنی اصل دستخط شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ھی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینویل آفرز کی اجازت نھیں ھے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بی وقت آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی ای آر پی ایس (IREPS) پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ھے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
.1	55—2026—27—PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت PTK, PTKC, BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کے سلسلے میں بیلاسٹ ورکس۔	5,11,23,159.87	60دن	12ماہ
.2	57—2026—27—PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے تحت دائرہ اختیار علاقہ کے تحت PTK,PTKC, BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کا کام۔	3,96,96,116.22	60دن	12ماہ
.3	58—2026—27—PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت PTK, PTKC, BHRL, SJNP, MDPB, KNDI, MRTL, SRM & JK سٹیشن یارڈوں کے سدھار کے سلسلے میں فلیش بٹ ویلڈنگ کا کام۔	1,52,69,151.95	60دن	09ماہ

نوٹ: 1 ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ھے کہ وہ بولی پیش کرنے سے پھلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ (Corrigendum) کیلئے آئی آر ای پی ایس (IREPS) ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ 2۔ اگر ھندی اشتھار میں کوئی خامی پائی جاتی ھے تو انگریزی اشتھار جائز ھوگا۔
3387/2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!

ضروری اطلاع

پوجا تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں۔ 2026 میں اضافہ

ریل مسافروں کی با سہولت آمد ورفت کیلئے سابقہ اعلان شدہ تیوہار سپیشل ریل گاڑیوں کے ساتھ۔ ساتھ ریلوے کے ذریعہ مندرجہ ذیل تیوہار سپیشل ریل گاڑیاں بھی نیچے دیئے گئے نظام اوقات کے مطابق چلائی جائیں گی:۔

ریل گاڑی نمبر 05005/05006 بڑھنی۔ جلندھر شہر۔ بڑھنی ان ریزروڈ سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 16 پھیرے

05005 آمد	05005 روانگی	سٹیشن	05006 آمد	05006 روانگی
--	15:10	بڑھنی	04:45	--
08:30	--	جلندھر شہر	--	10:50

چلنے کے دن: 05005 بڑھنی سے ہر بدھوار کو مورخہ 07-10-2026 سے 25-11-2026 تک اور 05006 جلندھر شہر سے ہر ویروار کو مورخہ 08-10-2026 سے 26-11-2026 تک
جگہ: سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تلسی پور، بلرام پور، گونڈا جنکشن، بڈھول، سیتا پور جنکشن، بریلی، مراد آباد، سہارنپور جنکشن، یمنا نگر جگادھری، انبالہ کینٹ اور ڈھنڈھاری کلاں سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05101/05102 گورکھپور جنکشن۔ شکور بستی۔ گورکھپور جنکشن سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 16 پھیرے

05101 آمد	05101 روانگی	سٹیشن	05102 آمد	05102 روانگی
--	16:00	گورکھپور جنکشن	08:30	--
11:05	--	شکور بستی	--	13:15

چلنے کے دن: 05101 گورکھپور سے ہر اتوار کو مورخہ 11-10-2026 سے 29-11-2026 تک اور 05102 شکور بستی سے ہر سوموار کو مورخہ 12-10-2026 سے 30-11-2026 تک
جگہ: فرسٹ اے سی، 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: آنند نگر جنکشن، سدھارتھ نگر، بڑھنی، تلسی پور، بلرام پور، گونڈا جنکشن، سیتاپور جنکشن، شاھجہانپور، بریلی، مرادآباد، غازی آباد جنکشن اور دلی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05048/05047 بنارس۔ کولکاتہ۔ بنارس سپیل ریل گاڑی (ہفتہ واریٔ) — 16 پھیرے

05048 آمد	05048 روانگی	سٹیشن	05047 آمد	05047 روانگی
--	10:45	بنارس	04:15	--
10:55	11:00	وارانسی جنکشن	03:55	04:00
06:15	--	کولکاتہ	--	08:25

چلنے کے دن: 05048 بنارس سے ہر منگلوار کو مورخہ 06-10-2026 سے 24-11-2026 تک اور 05047 کولکاتہ سے ہر بدھوار کو مورخہ 07-10-2026 سے 25-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی
ٹھہراؤ: وارانسی جنکشن، اونڈیہار جنکشن، غازی پورسٹی، بلیا، ریوتی، سورییمن پور، چھپرہ جنکشن، دگھوارہ، سونپور جنکشن، حاجی پور جنکشن، شاہ پور پٹوری، بروئی جنکشن، کیول جنکشن، جھاجھا جسیڈیہہ جنکشن، مدھو پور جنکشن، چترنجن، آسن سول جنکشن، درگاپور، بردھمان جنکشن، بینڈل جنکشن اور نیہاٹی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01123/01124 لوک مانیہ تلک (ٹ)۔ مؤ جنکشن۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

01123 آمد	01123 روانگی	سٹیشن	01124 آمد	01124 روانگی
--	12:15	لوک مانیہ تلک (ٹ)	16:45	--
15:50	16:00	وارانسی جنکشن	09:50	10:00
21:30	--	مؤجنکشن	--	04:15

چلنے کے دن: 01123 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر شکروار اور اتوار کو مورخہ 11-10-2026 سے 20-11-2026 تک اور 01124 مؤ جنکشن سے ہر اتوار اور منگلوار کو مورخہ 13-10-2026 سے 22-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، جلگاؤں جنکشن، بھساول جنکشن کھنڈواں، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی جنکشن، میہر، ستنا جنکشن، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی، وارانسی جنکشن، جونپور جنکشن، شاہ گنج جنکشن، کھوراسن روڈ، اعظم گڑھ اور محمد آباد سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01431/01432 ہڈپسر۔ غازی پور سٹی۔ ہڈپسر سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

01431 آمد	01431 روانگی	سٹیشن	01432 آمد	01432 روانگی
--	06:55	ہڈپسر	16:20	--
15:10	15:20	وارانسی جنکشن	08:20	08:30
20:15	--	غازی پورسٹی	--	04:00

چلنے کے دن: 01431 ہڈپسر سے ہر شکروار اور منگلوار کو مورخہ 13-10-2026 سے 20-11-2026 تک اور 01432 غازی پور سٹی سے ہر اتوار اور ویروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 22-11-2026 تک۔
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: دونڈ کارڈ لائن، احمد نگر، بیلا پور، کوپر گاؤں، انکائی، منماڈ جنکشن، جلگاؤں جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی، میہر، ستنا، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی، وارانسی جنکشن، جونپور جنکشن اور اونڈیہار جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01079/01078 چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ)۔ گورکھپور جنکشن۔ چھترپتی مہاراج (ٹ) سپیشل ریل گاڑی (روزانہ) — 64 پھیرے

01079 آمد	01079 روانگی	سٹیشن	01078 آمد	01078 روانگی
--	22:30	چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ)	00:40	--
04:05	04:15	لکھنؤ	19:45	19:55
10:00	--	گورکھپور جنکشن	--	14:30

چلنے کے دن: 01079 چھترپتی شیواجی مہاراج (ٹ) سے روزانہ مورخہ 16-10-2026 سے 16-11-2026 تک اور 01080 گورکھپور جنکشن سے روزانہ مورخہ 18-10-2026 سے 18-11-2026 تک۔ **جگہ:** 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: دادار، تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، منماڈ جنکشن، جلگاؤں جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، بھوپال جنکشن، بینا جنکشن، ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی، اُرئی، کانپور سینٹرل، لکھنؤ، گونڈا جنکشن، منکاپور جنکشن، بستی اور خلیل آباد سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01415/01416 ہڈپسر۔ گورکھپور جنکشن۔ ہڈپسر سپیشل ریل گاڑی (روزانہ) — 64 پھیرے

01415 آمد	01415 روانگی	سٹیشن	01416 آمد	01416 روانگی
--	07:05	ہڈپسر	03:30	--
09:55	10:05	لکھنؤ	22:25	22:35
16:00	--	گورکھپور جنکشن	--	17:30

چلنے کے دن: 01415 ہڈپسر سے روزانہ مورخہ 16-10-2026 سے 16-11-2026 تک اور 01416 گورکھپور جنکشن سے روزانہ مورخہ 17-10-2026 سے 17-11-2026 تک۔
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: دونڈ کارڈ لائن، احمد نگر، بیلا پور، کوپر گاؤں، منماڈ جنکشن، بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، بھوپال جنکشن، بینا جنکشن، ویرانگنا لکشمی بائی جھانسی، اُرئی، کانپور سینٹرل لکھنؤ، گونڈا جنکشن، منکاپور جنکشن اور بستی سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 01051/01052 لوک مانیہ تلک (ٹ)۔ بنارس۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) ریزروڈ ریل اگڑی (ہفتہ میں دو دن) — 24 پھیرے

01051 آمد	01051 روانگی	سٹیشن	01052 آمد	01052 روانگی
--	12:15	لوک مانیہ تلک (ٹ)	04:40	--
15:45	15:50	وارانسی	20:45	20:50
16:05	--	بنارس	--	20:30

چلنے کے دن: 01051 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر بدھوار اور ویروار کو مورخہ 14-10-2026 سے 14-10-2026 تک اور 01052 بنارس سے ہر ویروار اور شکروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 20-11-2026 تک
جگہ: 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: تھانے، کلیان جنکشن، اگت پوری، ناسک روڈ، جلگاؤں جنکشن بھساول جنکشن، کھنڈوا جنکشن، اٹارسی جنکشن، پپریا، نرسنگھ پور، مدن محل، کٹنی جنکشن، میہر، ستنا جنکشن، مانک پور جنکشن، پریاگ راج چھوکی اور وارانسی جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04829/04830 جودھپور جنکشن۔ گورکھپور جنکشن۔ جودھپور جنکشن پوجا سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 18 پھیرے

04829 آمد	04829 روانگی	سٹیشن	04830 آمد	04830 روانگی
--	16:15	جودھپور جنکشن	05:30	--
04:30	04:45	دلی جنکشن	14:00	14:10
20:30	--	گورکھپور جنکشن	--	23:25

چلنے کے دن: 04829 جودھپور سے ہر ویروار مورخہ 01-10-2026 سے 26-11-2026 تک اور 04830 گورکھپور جنکشن سے ہر شکروار مورخہ 02-10-2026 سے 27-11-2026 تک
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: میڈتا روڈ جنکشن، ڈیگانا جنکشن، چھوٹی کھاٹو، ڈیڈوانا، لاڈنو، سوجان گڑھ، رتن گڑھ جنکشن، چورو جنکشن، صادلپور جنکشن، لوھارو، مہندر گڑھ، ریواڑی، گوڑگاؤں، دلی کینٹ، دلی جنکشن، غازی آباد، مراد آباد جنکشن، بریلی جنکشن، شاھجہانپور سیتا پور جنکشن، گونڈا جنکشن اور بستی سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 05167/05168 بنارس۔ لوک مانیہ تلک (ٹ) بنارس سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 14 پھیرے

05167 آمد	05167 روانگی	سٹیشن	05168 آمد	05168 روانگی
--	09:50	بنارس	00:50	--
10:06	10:08	وارانسی جنکشن	00:30	00:35
16:50	--	تلک مانیہ تلک (ٹ)	--	18:10

چلنے کے دن: 05167 بنارس سے ہر سنیچروار کو مورخہ 17-10-2026 سے 28-11-2026 تک اور 05168 لوک مانیہ تلک (ٹ) سے ہر اتوار کو مورخہ 18-10-2026 سے 29-11-2026 تک
جگہ: فرسٹ اے سی، 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی اکانومی، سلیپر اور جنرل
ٹھہراؤ: وارانسی جنکشن، پریاگ راج چھوکی مانک پور جنکشن، ستنا جنکشن، میہر، کٹنی، جبلپور، اٹارسی جنکشن، کھنڈوا، برھان پور، بھساول جنکشن، ناسک روڈ، اگت پوری کلیان جنکشن اور تھانے سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04731/04732 شری گنگانگر جنکشن۔ سمستی پور جنکشن۔ شری گنگانگر جنکشن سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری)

04731 آمد	04731 روانگی	سٹیشن	04732 آمد	04732 روانگی
--	13:25	شری گنگانگر جنکشن	12:20	--
00:25	00:35	دلی جنکشن	23:40	23:50
23:15	--	سمستی پور جنکشن	--	00:45

چلنے کے دن: 04731 شری گنگانگر جنکشن سے ہر اتوار کو مورخہ 18-10-2026 سے 29-11-2026 تک اور 04732 سمستی پور جنکشن سے ہر منگلوار کو مورخہ 20-10-2026 سے 01-12-2026 تک۔
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس۔
ٹھہراؤ: صادل شہر، ہنومان گڑھ جنکشن، سنگریا، منڈی ڈبوالی، راماں، سرسہ، منڈی آدم پور، حصار، جھانسی، روھتک جنکشن، دلی جنکشن، غازی آباد، مرادآباد، بریلی، سیتاپور جنکشن، گونڈا جنکشن، گورکھپور، دیوریا صدر، سیوان جنکشن، چھپرہ، سونپور جنکشن، حاجی پور جنکشن اور مظفر پور جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 03107/03108 کولکاتہ۔ عالم نگر۔ کولکاتہ سپیشل ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 14 پھیرے

03107 آمد	03107 روانگی	سٹیشن	03108 آمد	03108 روانگی
--	23:50	کولکاتہ	22:30	--
14:05	14:15	وارانسی جنکشن	07:20	07:25
19:45	--	عالم نگر	--	01:45

چلنے کے دن: 03107 کولکاتہ سے ہر ویروار کو مورخہ 15-10-2026 سے 26-11-2026 تک اور 03108 عالم نگر سے ہر سنیچروار کو مورخہ 17-10-2026 سے 28-11-2026 تک۔
جگہ: 2 ٹیئر اے سی، سلیپر اور جنرل کلاس
ٹھہراؤ: نیہاٹی، بنڈیل، بردھمان، درگاپور، آسن سول، دھن آباد جنکشن، نیتاجی سبھاش چندر بورڈ جنکشن، گومو، پارسناتھ، ہزاری باغ روڈ، کوڈرما، گیا، انوگرہ نارائن روڈ، ڈیہری آسن سون، ساسارام، بھبھوا روڈ، پنڈت دین دیال اپادھیائے جنکشن، وارانسی، سلطان پور اور اتریٹیا جنکشن سٹیشن۔

ریل گاڑی نمبر 04076/04075 دلی جنکشن۔ کاماکھیا جنکشن۔ دلی جنکشن ریزروڈ تیوہار سپیشل ایکسپریس ریل گاڑی (ہفتہ واری) — 18 پھیرے

04076 آمد	04076 روانگی	سٹیشن	04075 آمد	04075 روانگی
--	00:30	دلی	20:40	--
21:15	--	کاماکھیا	--	05:00

چلنے کے دن: 04076 دلی جنکشن سے ہر سنیچروار کو مورخہ 03-10-2026 سے 28-11-2026 تک اور 04075 کاماکھیا جنکشن سے ہر سوموار کو مورخہ 05-10-2026 سے 30-11-2026 تک۔
جگہ: 3 ٹیئر اے سی اور سلیپر کلاس۔
ٹھہراؤ: ٹونڈلہ جنکشن، گوبند پوری، پریاگ راج جنکشن، پنڈت دین دیال اپادھیائے جنکشن، بکسر، آرہ، داناپور، پاٹلی پتر، سونپور، حاجی پور جنکشن، شاہ پور پٹوری، بروئی جنکشن، بیگو سرائے، کھگڑیا جنکشن، مانسی جنکشن، نوگچھیا، کٹیہار جنکشن، بارسوئی جنکشن، کشن گنج، نیو جلپائی گوڑی، نیو کوچ بہار، نیو علی پور دوار، کوکار جھار، نیو بونگائیں گاؤں، بار پیٹا روڈ اور رنگیا جنکشن سٹیشن۔

ریل مسافروں سے درخواست ھے کہ کسی بھی معلومات کیلئے ریل مدد ھیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں۔

اتر ریلوے
آپ کی سہولت۔ ہمارا نصب العین
ھمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں
ہمیں پر فالو کریں

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 770-W/01/WA/JAT/2025- 50-2026-27- PTK-DRM-JAT(to be opened on 21-10-2026) بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 21-10-2026 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل دستخط شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینوئل آفرز کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بی وقت آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔
ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی ای آر پی ایس (IREPS) پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
.1	50-2026-27 PTK-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر پٹھانکوٹ کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت جالندھر۔ پٹھانکوٹ سیکشن میں برج نمبر 188 کی اپ لائن کے پیئر نمبر 6,7 اور 10 سے 13 تک ڈاون لائن کے پیئر نمبر 2 اور 5 سے 13 کا تحفظ اور مضبوطی کرن کا کام۔	4,19,65,913.31	60دن	09ماہ

نوٹ: 1 ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولی پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ (Corrigendum) کیلئے آئی آر پی ایس (IREPS) ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ 2۔ اگر ہندی اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔

3379/26

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر ٹی آر ڈی، اتر ریلوے، فیروز پور کیلئے اور بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے ای۔ ٹینڈرز آخری تاریخ 22-10-2026 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 22-10-2026 کو 15.00 بجے تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینوئل آفر اس ٹینڈر کیلئے جائز نہیں ہے۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
804B۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں الگ الگ انجینئرنگ کاموں کے تحت TRD کا کام:(i)۔ ADEN/JUC کے دائرہ اختیار علاقہ میں JUC-BES سیکشن (JUC-SRX کے بیچ) پر Km 433/27-28 پر موجود مینڈ۔ لیول کراسنگ (L-xing) نمبر S-63 کو ہٹا کر 5MX5M سائز کا لمیٹڈ ہائٹ سب وے (LHS) پشنگ میتھڈ سے بنانا (ii)۔ ADEN/LDH کے دائرہ اختیار علاقہ میں LDU-DUI سیکشن پر LC نمبر S-3 کے پاس 3.00 میٹر چوڑا، ڈھکا ہوا اور ہلکا ROB بنانا (iii)۔ ADEN/JUC کے دائرہ اختیار علاقہ میں JUC-NRO سیکشن پر بند لیول کراسنگ نمبر C-7 کی جگہ پشنگ میتھڈ سے 5mx3.5m کا LHS بنانا۔ (iv)۔ SNL-ASR سیکشن پر KM 366/16-18 پر پیدل چلنے والوں کیلئے ریمپ کے ساتھ 3.00 میٹر چوڑا، ڈھکا ہوا FOB بنانا اور (V)۔ ADEN-II/FZR کے دائرہ اختیار علاقہ میں موجود الگ۔ الگ سٹیل گرڈر پلوں کو PSC سلیب والے پلوں سے بدلنا (جن کا سپین 12.20m اور 3.66m تک ہو)	1,38,14,862.91	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	2,76,300/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
805A۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں 20,000 سے زیادہ اور 50,000 سے کم TVU والے 55 غیر۔ انٹرلاکڈ لیول کراسنگ (LC) گیٹوں کو انٹرلاکنگ کے ساتھ جوڑنے / انٹرلاکڈ کرنے سے متعلق TRD کام۔	1,71,01,327.68	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	3,42,000/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
807۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں موجودہ غیر۔ سٹینڈرڈ پورٹل بندوبست کو بدلکر سٹینڈرڈ پورٹل بندوبست کا انتظام کرنا۔	2,13,89,123.26	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	4,27,800/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
809۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن کے سائیڈ ال۔ امرتسر، جالندھر کینٹ۔ بھوگ پور سروال اور فیروز پور۔ بھٹنڈہ سیکشن پر UIOL، ٹرن آوٹ کراس۔ اوور اور آئسولیٹر سمیت سبھی جگہوں پر 160 Sq.mm G۔ جمپر لگانے کا بندوبست۔	3,36,38,193.52	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	6,72,800/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
811۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں پلیٹ فارم ایریا میں ایریل ارتھ کنڈکٹر (AEC) کا بندوبست کرنا۔	2,03,79,347.00	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	4,07,600/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
812۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	SSE/TRD/LNK اور SSE/TRD/NSS کے سیکشن میں لیول کراسنگ گیٹ پر گیٹ بوم بیریئر کو سیدھے OHE وائر پر گرنے سے بچانے کیلئے اضافی وائر لگانے اور OHE کی معتبریت بہتر بنانے کے دیگر کام۔	3,23,24,495.76	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	6,46,500/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in
813۔ ٹی آر ڈی ۔فیروز پور۔ 2026-27	SSE/TRD/TTO, SSE/TRD,FZR & SSE/TRD/FKA کے سیکشن میں لیول کراسنگ گیٹ پر گیٹ بوم بیریئر کو سیدھے OHE وائر پر گرنے سے بچانے کیلئے اضافی وائر لگانے اور OHE کی معتبریت بہتر بنانے کے دیگر کام۔	3,63,22,963.53	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	7,26,500/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ 07 ٹینڈرز نمبر 804B, 805A, 807,809,811, 812 & 8113۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 27-2026 کیلئے:
"50 پرائز، سنگل فیز۔ 25 کے وی اے سی او ایچ ای کا ڈیزائن، سپلائی، کنسٹرکشن ٹسٹنگ اور کمیشننگ۔"
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181۔ الیکٹریکل ٹی آر ڈی / 189 / پارٹ۔ II مورخہ 29-07-2021 کا او ایچ ای کام کا نمبر شمار 1.1)

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
810۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں OHE کی معتبریت کو بہتر بنانے کیلئے پرانی ہو چکی PSI سازوسامان کو بدلکر نئی PSI سازوسامان کو لگانا۔	2,73,57,368.77	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	5,47,200/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ ٹینڈر نمبر 810۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 27-2026 کیلئے: (i)۔ سب سٹیشن میں 25kv یا اس سے زیادہ صلاحیت والے CT/PT/CB/BM جیسے سازوسامان کا ڈیزائن، سپلائی اور ریکیشن (یا دونوں) اور ٹسٹنگ اور کمیشننگ یا (ii) سب۔ سٹیشن میں 25kv یا اس سے زیادہ صلاحیت والا کوئی بھی الیکٹریکل موڈیفکیشن کا کام۔
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181۔ الیکٹ / ٹی آر ڈی / 189 پارٹ۔ II مورخہ 29-07-2021 کا پی ایس سی کام کا نمبر شمار 3.5)

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (Rs.)	ٹینڈر کی اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم# (Rs.)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
808۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور 2026-27	فیروز پور ڈویژن میں ٹریکشن سب۔ سٹیشن (TSS) پر پرانے ہو چکے سٹیٹک کنٹرول اور ریلے پینل کو بدلکر ڈبل ٹریکشن پاور ٹرانسفارمر کیلئے مذکورہ نیومریکل کنٹرول اور ریلے پینل (ریلے سمیت) لگانا۔	1,18,85,880.04	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	2,37,700/-	12ماہ	22-10-2026 کو 15.00 بجے تک	www.ireps.gov.in

کام کی اسی نوعیت مذکورہ ٹینڈر نمبر 808۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 27-2026 کیلئے: (i)۔ اہلیت کے معیارات کیلئے ریلوے بورڈ / RDSO کے رہنما اصولوں کی تعمیل کی جانی چاہئے۔ یا (ii) ICE پروٹوکول پر مبنی سیریل کمیونیکیشن پورٹ کے ذریعہ سے SCADA سسٹم کے ساتھ نیومریکل ریلے کی انٹرفیسنگ۔
(ریفرنس: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181-Elect/TRD/189/Pt.II، مورخہ 29-07-2021 کا پوائنٹ نمبر 2.8 اور 2.9)

3369/26
نمبر۔ 804B,805A,807,809, 810, 811,812 & 813۔ ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔ 27-2026۔ مورخہ 24-09-2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

روزنامہ صورت حال

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ سرینگر

روزنامہ صورت حال

بدھوار ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۳۰/ستمبر ۲۰۲۶

نفرت کی سیاست اور معاشرے میں فتنہ وفساد

معاشرے اس وقت کمزور ہونا شروع ہوتے ہیں جب اختلافِ رائے کو دشمنی، تنقید کو عناد اور ذاتی ناکامی کو دوسروں کے خلاف نفرت میں تبدیل کر دیا جائے۔ نفرت بظاہر ایک فرد کے دل میں جنم لیتی ہے، مگر جب اسے مسلسل زبان، رویے اور طرزِ عمل کے ذریعے پھیلایا جائے تو اس کے اثرات پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں معمولی اختلافات تنازعات، تنازعات باہمی دشمنی اور دشمنی فتنہ وفساد کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

ہمارے معاشرے کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی ناکامیوں اور محرومیوں کا جائزہ لینے کے بجائے ان کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے اور اصلاح کی کوشش کرنے کے بجائے دوسروں کی مخالفت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لینا نہ صرف فرد کی ذہنی کیفیت اور سماجی رویے کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کے گرد موجود لوگوں کے درمیان بھی بداعتمادی پیدا کرتا ہے۔

نفرت کی سیاست یا نفرت پر مبنی طرزِ عمل کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس میں اختلاف کو حل کرنے کے بجائے اسے زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ معمولی باتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، لوگوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا، ایک دوسرے کے خلاف بدگمانیاں پھیلانا اور ہر معاملے کو ذاتی مفاد یا مخالفت کے تناظر میں دیکھنا معاشرتی رشتوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جب اعتماد ختم ہونے لگتا تو مضبوط سے مضبوط معاشرہ بھی انتشار کا شکار ہو سکتا ہے۔

یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ ناکامی انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی مشکلات، ناکامیوں اور مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ انسان ان حالات میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔ باشعور انسان اپنی ناکامی سے سبق لیتا، اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیتا اور دوبارہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ منفی سوچ کا حامل شخص اپنی ناکامی کا ملبہ دوسروں پر ڈال کر انتقام، مخالفت اور نفرت کے راستے پر چل پڑتا ہے۔

اختلافِ رائے کسی بھی زندہ اور متحرک معاشرے کی علامت ہے۔ ہر شخص کا ایک ہی سوچنا ضروری نہیں، لیکن اختلاف کو تہذیب، دلیل اور مکالمے کے دائرے میں رکھنا ضروری ہے۔ جب اختلافِ رائے کو ذاتی دشمنی بنا دیا جائے تو معاشرے میں اصلاح کے بجائے کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس برداشت، گفت وشنید اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سننے کی صلاحیت اختلافات کو تصادم میں تبدیل ہونے سے روک سکتی ہے۔

آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اسی اجتماعی شعور کی ہے۔ سیاسی، سماجی، مذہبی یا ذاتی اختلافات اپنی جگہ، لیکن کسی بھی اختلاف کو معاشرتی امن اور باہمی احترام سے بڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ دوسروں کو نیچا دکھانے، بدنام کرنے یا نقصان پہنچانے سے نہ کسی فرد کی حقیقی کامیابی ثابت ہوتی ہے اور نہ معاشرہ آگے بڑھتا ہے۔ ترقی کا راستہ مقابلے میں دوسروں کو گرانے سے نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے سے نکلتا ہے۔

اس سلسلے میں اہلِ علم، مذہبی رہنماؤں، سیاسی وسماجی کارکنوں، ذرائع ابلاغ اور معاشرے کے بااثر طبقات پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اختلاف کو اشتعال میں بدلنے کے بجائے مکالمے اور برداشت کو فروغ دیں۔ الفاظ معاشرے کی تعمیر بھی کر سکتے ہیں اور بگاڑ بھی۔ اس لیے زبان کے استعمال میں احتیاط اور اختلاف کے اظہار میں شائستگی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ہر فرد کو بھی اپنے اندر جھانکنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے دل میں کسی دوسرے کے لیے نفرت، حسد یا انتقام کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے تو اسے یہ سوچنا چاہیے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ نفرت کا راستہ عموماً سکون نہیں دیتا؛ یہ پہلے دل کو بے چین کرتا ہے، پھر تعلقات کو متاثر کرتا ہے اور بالآخر معاشرتی ماحول کو کشیدہ بنا دیتا ہے۔

ہمیں ایسے معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے جہاں اختلاف کے باوجود احترام باقی رہے، تنقید کے باوجود شائستگی قائم رہے اور شکایت کے باوجود مکالمے کے دروازے بند نہ ہوں۔ ذاتی رنجشوں کو اجتماعی مسائل بنانے اور معمولی اختلافات کو فتنہ وفساد میں تبدیل کرنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ نفرت کے بجائے برداشت، انتقام کے بجائے درگزر، الزام تراشی کے بجائے خود احتسابی اور تصادم کے بجائے مکالمے کو فروغ دیا جائے۔ کیونکہ نفرت کی آگ کسی ایک گھر، ایک فرد یا ایک گروہ تک محدود نہیں رہتی؛ جب یہ پھیلتی ہے تو پورا معاشرہ اس کی قیمت ادا کرتا ہے۔ معاشرے امن، اتحاد، باہمی احترام اور اعتماد سے مضبوط ہوتے ہیں، اور یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر ایک بہتر اور پُرامن مستقبل تعمیر کیا جاسکتا ہے۔

پانچ ایسے وبائی امراض جنھوں نے تاریخ بدلنے میں مدد کی

کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے

بعد دنیا بھر کے لاکھوں افراد اپنی زندگی بسر کرنے کے انداز کو ڈرامائی انداز میں بدل رہے ہیں۔ ان میں سے بہت ساری تبدیلیاں عارضی ہوں گی۔ لیکن تاریخ میں بیماریوں کے بڑے طویل مدتی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ خاندانوں کے زوال سے نوآبادیاتی نظام میں اضافے اور یہاں تک کہ آب وہوا میں بھی۔

یورپ میں بہت سارے لوگوں نے طاعون کے خاتمے کے لئے شدت سے دعا کی

1350 میں یورپ میں پھیلنے والے طاعون کا پیمانہ خوفناک تھا، جس نے آبادی کے تقریباً ایک تہائی حصے کو ختم کر دیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ بوبونک طاعون سے مرنے والے لوگوں کی بڑی تعداد کا تعلق کسان طبقے سے تھا۔ جس کے باعث زمینداروں کے لیے مزدوری کی قلت پیدا ہوگئی۔ اس سے زراعت کے شعبے میں کام کرنے والے مزدوروں میں سودے بازی کی طاقت زیادہ بڑھ گئی۔

کیا آپ لہٰذا یہ سوچ دم توڑنے لگی کہ لوگوں کو پرانے جاگیردارانہ نظام کے تحت کرایہ ادا کرنے کے لیے کسی مالک کی زمین پر کام کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اس نے مغربی یورپ کو جدید، تجارتی، اور نقد پر مبنی معیشت کی طرف دھکیل دیا۔

لوگوں نے وبا کو پھیلنے سے روکنے کی کوشش میں کپڑے جلائے

جب لوگوں کو کام کے لیے ملازمت پر رکھنا مشکل ہو گیا تو کاروباری مالکان نے لوگوں کی ضرورت کو تبدیل کرنے کے لیے لیبر سیونگ ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری شروع کر دی۔ یہاں تک کہ یہ تجاویز بھی سامنے آئی ہیں کہ وبا پھیلنے کے بعد یورپی سامراج کی حوصلہ افزائی بھی ہوئی۔ سمندری سفر اور مہم جوئی کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا تھا لیکن گھر میں طاعون کی وجہ سے موت کی شرح اس قدر بڑھ گئی کہ لوگ طویل سفر پر جانے کے لئے زیادہ رضا مند ہونے لگے۔ اور اس سے یورپی نوآبادیات کو وسعت دینے میں مدد ملی۔ لہٰذا، معیشت کو جدید بنانے، ٹیکنالوجی میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور غیر ملکی توسیع کی حوصلہ افزائی سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں سے مغربی یورپ کو دنیا کے ایک طاقتور ترین خطے میں شامل ہونے کی راہ ہموار ہوئی۔

امریکہ میں چیچک کی ہلاکتیں اور موسمیاتی تبدیلی

امریکہ کی 15ویں صدی کے آخر میں نوآبادیات نے اتنے لوگوں کو ہلاک کیا جو شاید دنیا کی آب وہوا کو تبدیل کرنے کا باعث بنا ہو۔ برطانیہ میں یونیورسٹی کالج لندن کے سائنسدانوں کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یورپی توسیع کے نتیجے میں اس خطے کی آبادی ایک سو سال میں صرف پانچ یا چھ ملین رہ گئی ہے۔ ان میں سے بہت سی اموات نوآبادیاتی نظام کے علمبرداروں کی طرف سے متعارف کروائی جانے والی بیماریوں کی وجہ سے ہوئیں۔ سب سے بڑا قاتل چیچک تھا۔ دیگر مہلک بیماریوں میں خسرہ، انفلوئنزا، بوبونک طاعون، ملیریا، ڈپتھیریا، ٹائفس اور ہیضہ شامل تھے۔ لیکن اس خطے میں جانوں کو تباہ کن نقصان اور خوفناک انسانی مصائب کے علاوہ، پوری دنیا کو اس کے نتائج بھگتنا پڑے۔

ہسپانوی مہم جو کی آمد کے بعد کروڑوں افراد ہلاک ہوئے

زندہ رہ جانے والے کم افراد کی تعداد کے باعث کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والی زمین کم ہو گئی اور جنگلات میں تبدیل ہونے لگی۔ فرانس یا کینیا جتنا بڑا خطہ جو کہ تقریباً پانچ لاکھ ساٹھ ہزار مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا تبدیل ہو گیا۔ پودوں اور درختوں کی اس زبردست نشوونما کے نتیجے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سطح میں کمی واقع ہوئی اور اسی وجہ سے دنیا کے بڑے حصوں میں درجہ حرارت بھی گر گیا۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس کے ساتھ ہی بڑے آتش فشاں پھٹنے اور شمسی سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے ایک ایسا عرصہ شروع ہوا جسے لٹل آئس ایج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں سے ایک یورپ تھا، جسے فصلوں میں شدید نقصان اور قحط کا سامنا کرنا پڑا۔

زرد بخار اور ہیٹی کی فرانس کے خلاف بغاوت

زرد بخار اور غلاموں کی بغاوتوں کے نتیجے میں ہیٹی میں فرانسیسی حکمرانی کا خاتمہ ہوا

ہیٹی میں پھیلنے والی وبا سے فرانس کو شمالی امریکہ سے باہر نکلنے میں مدد ملی، اور اس کے نتیجے میں امریکہ کے سائز اور طاقت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ 1801 میں یورپی سامراجی طاقتوں کے خلاف غلاموں کی طرف سے ہونے والی بغاوت کی تحریک کے بعد توساں لو ویختے یو نے فرانس کے تعاون سے اپنی حکومت قائم کی۔ بعد ازاں فرانسیسی لیڈر نپولین بوناپارٹ نے اسے زندگی بھر کے لئے گورنر مقرر کر دیا۔ اس نے جزیرے پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے اور اسے دباؤ کی غرض سے ہزاروں فوجی بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ میدان جنگ میں، کم از کم، وہ کافی حد تک کامیاب رہے۔

اگرچہ زرد بخار کا اثر تباہ کن تھا، اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار فوجی، افسر، ڈاکٹر اور ملاح ہلاک ہو گئے تھے اور صرف تین ہزار مرد زندہ فرانس لوٹے تھے۔ افریقہ سے پھوٹنے والی اس وبا کا مقابلہ کرنے کے لیے یورپی افواج میں کوئی قدرتی مدافعت موجود نہیں تھی۔ اپنی فوجوں کی شکست اور بدنظمی دیکھ کر نپولین نے نہ صرف ہیٹی بلکہ شمالی امریکہ میں فرانس کے نوآبادیاتی عزائم کو بھی ترک کر دیا تھا۔

ان کی افواج کے ہیٹی بغاوت کو کچلنے کے ناکام مشن کے آغاز کے صرف دو سال بعد، فرانس کے رہنما نے 2.1 ملین مربع کلومیٹر اراضی امریکی حکومت کو بیچ ڈالی، جسے لوویزیانا پرچیز کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس فروخت کے بعد ملک کا سائز دوگنا بڑھ گیا تھا۔

افریقہ میں پایا جانے والا جانوروں کا طاعون اور افریقہ میں نوآبادیاتی توسیع

رینڈر پیسٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کر دیا

جانوروں کو متاثر کرنے والی ایک مہلک بیماری نے افریقہ میں یورپ کے نوآبادیات کو تیز کرنے میں مدد فراہم کی۔ یہ کوئی وبا نہیں تھی جس نے لوگوں کو براہ راست ہلاک کیا، بلکہ ایک ایسی بیماری تھی جس نے جانوروں کو مار ڈالا۔ 1888 سے 1897 کے درمیان رینڈر پیسٹ وائرس، جسے مویشیوں کے طاعون کے طور پر بھی جانا جاتا ہے، نے افریقی مویشیوں کو نوے فیصد تک ہلاک کیا۔ یہ ہلاکتیں افریقہ، مغربی افریقہ اور جنوب مغربی افریقہ کے ہورن کی کمیونٹیز میں ہوئیں جہاں اس نے تباہی مچا دی۔ مویشیوں کے نقصان سے افلاس، معاشرے میں خرابی اور مہاجرین کے فرار ہونے کے کئی واقعات ہوئے۔

یورپی اقوام نے برلن میں ایک کانفرنس منعقد کی جہاں افریقہ کو تقسیم کرنے کا طریقہ ایک مہلک وبا کا شکار ہونے سے ٹھیک پہلے طے کیا گیا

یہاں تک کہ فصلوں کے اگانے والے علاقوں پر بھی اثر پڑا، کیونکہ بہت سے لوگوں نے زمین پر ہل چلانے کے لئے بیلوں پر انحصار کیا۔ اس بیماری کی وجہ سے افراتفری کے باعث یورپی ممالک کو انیسویں صدی کے آخر میں افریقہ کی بڑی آبادیاں آباد کرنا آسان ہو گیا۔ ان کے منصوبے رینڈر پیسٹ یا جانوروں کے طاعوں کی وبا پھوٹنے سے چند سال قبل شروع ہوا تھا۔ اٹھارہ سو چوراسی سے اٹھارہ سو پچاسی میں برلن میں منعقدہ ایک کانفرنس میں برطانیہ، فرانس، جرمنی، پرتگال، بیلجیئم اور اٹلی سمیت یورپ کے 14 ممالک نے افریقی علاقے پر اپنے دعوؤں پر بات چیت کی، جس کو باقاعدہ شکل دے کر نقشہ سازی کر دی گئی۔ براعظم پر اس کا اثر زلزلہ خیز تھا۔

1870 کی دہائی میں افریقہ کا صرف دس فیصد حصہ یورپی کنٹرول میں تھا، لیکن 1900 تک یہ بڑھ کر نوے فیصد ہو چکا تھا۔ اور اس اراضی پر قبضہ رینڈر پیسٹ پھیلنے کی وجہ سے افراتفری کی مدد سے ہوا۔ اٹلی نے 1890 کی دہائی کے اوائل میں اریٹیریا کا رخ کیا۔ اقوام متحدہ کی افریقہ کی ایک تاریخ بیان کرتی ہے کہ کس طرح نوآبادیاتی نظام اس علاقے میں آیا جہاں پہلے ہی معاشی بحران تھا۔

رینڈر پیسٹ نے مویشیوں کا ایک بہت بڑا حصہ ہلاک کر دیا

منگ خاندان نے تقریباً تین صدیوں تک چین پر حکومت کی۔ اس دوران اس نے مشرقی ایشیا کے ایک وسیع حصے پر بہت بڑا ثقافتی اور سیاسی اثر ورسوخ قائم کیا۔ لیکن طاعون کی وبا کی وجہ سے یہ سب کچھ تباہ کن انجام تک پہنچا۔ 1641 میں ایک وبا شمالی چین پہنچی، جس سے کچھ علاقوں میں بیس سے چالیس فیصد کے درمیان آبادی ہلاک ہوگئی۔ طاعون اس وقت پھیلا جب خشک سالی اور ٹڈی دل کا بھی سامنا تھا۔

دیوار چین کا بیشتر حصہ منگ خاندان کے دور اقتدار میں تعمیر کی ہوا

کھیتوں میں فصلیں تباہ ہوگئیں، اور لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے وبا سے مرنے والے افراد کی لاشوں کو کھانا شروع کر دیا تھا۔ یہ بحران شاید بوبونک طاعون اور ملیریا کے امتزاج کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ شمال سے آنے والے حملہ آور اپنے ساتھ لائے ہوں، جو بالآخر عظیم منگ خاندان کو ختم کرنے کا سبب بنی۔

ڈاکوؤں کے حملوں کے بعد منگ راج کی طرف سے منچوریا کی جانب سے منظم یلغار ہوئی، جس نے بعد میں منگ خاندان کی جگہ لے لی، اور اپنی وہ سلطنت قائم کر لی جو صدیوں تک جاری رہی۔ اس وقت کی منگ قیادت میں بہت سے ایسے معاملات تھے جن میں بدعنوانی اور قحط بھی شامل تھا لیکن یہ مہلک بیماری ان کے اقتدار کے خاتمے کی وجہ بنی۔

ٹرانزنسٹریا: وہ ملک جسے کوئی تسلیم نہیں کرتا

سورج ابھی سویت دور کی اُن رہائشی عمارتوں سے بلند ہوا ہی تھا کہ تیراسپول شہر کے مرکزی چوراہے میں رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس لوگ اپنے بیوی بچوں سمیت جمع ہو چکے تھے۔ حیران کن طور پر ستمبر کے مہینے میں یہ دن بڑا خوشگوار اور گرم تھا۔ لوگوں میں پائے جانے والے جوش وخروش سے لگتا تھا جیسے شاہی خاندان میں شادی کی کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہو۔

مشرقی یورپ میں یوکرین اور مالڈوا کی سرحد کے ساتھ چار سو کلومیٹر طویل یہ قطع اراضی جو ٹرانزنسٹریا کہلایا جاتا ہے وہاں ہر سال یوم آزادی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔

ٹرانزنسٹریا جسے ماضی میں پرنڈسٹوی مولڈوین ریپبلک کہا جاتا تھا اس کا سرکاری طور پر کوئی وجود نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے کسی بھی رکن ملک کی طرف سے ابھی تک اسے تسلیم نہیں کیا گیا جب کہ اس نے سنہ 1990 میں سویت یونین کے بکھرنے سے ایک سال قبل آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔

ٹرانزنسٹریا حیران کن طور پر ایک خصوصی علاقہ ہے۔ مولڈوا کے دارالحکومت کیشینو سے ستر کلومیٹر جنوب مشرق میں تیراسپول کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سویت یونین میں ہی پھنس کر رہ گیا ہے۔

ٹرانزنسٹریا بروبلیٹ کی پارلیمان کی عمارت کے باہر لگے لینن کے پرشکوہ مجسمے سے لے کر شاہراہوں کے نام جو کمیونسٹ شخصیات پر رکھے گئے ہیں اور ملک کی اہم تاریخوں تک سویت دور کی یادگاریں ہر جگہ موجود ہیں۔

ٹرانزنسٹریا کی 29ویں یوم آزادی کی تقریبات میں روایتی انداز کو بدلنے کی کوشش نہیں کی گئی اور وہی فوجی پریڈ اور سویت دور کی جیپوں میں اس کا معائنہ اس کی جھلکیوں میں شامل تھیں۔

اس کے بعد راک ٪موسیقی کے امریکی گروپ سروائور٪ کے 1982 میں مشہور ہونے والے گانے آئی آف ٹائیگر٪ کی دھن فوجی بینڈ نے بجانی شروع کی جس سے اس بات کا پہلا اشارہ ملا کہ عملاً مالڈوا کا حصہ ہونے کے باوجود اور روس کی مالی معاونت سے چلنے والا یہ چھوٹا سا خود دار ملک اپنے معاملات خود طے کرتا ہے۔

ایک سابق سرکاری اہلکار ویرا گلیچنکو نے دوسری جنگ عظیم کے ایک عمر رسیدہ فوجی کو گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا کہ یہ احساس کہ ہماری آزادی کو تسلیم نہیں کیا جاتا ہمیں غمزدہ کر دیتا ہے لیکن ہم اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے ہیں٪

انھوں نے کہا کہ ہمارا اپنا آئین ہے، حکومت ہے، فوج ہے کرنسی ہے حتیٰ کہ پاسپورٹ بھی ہے٪

ٹرانزنسٹریا کو تسلیم کرنے والے تین ملکوں ابخازیا، ناگورنو کاراباخ اور جنوبی اوسیٹیا تک براہ راست پہنچ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پاسپورٹ پانچ لاکھ شہریوں کے لیے عملاً بے کار ہیں۔

خاموش دیہات، سویت دور کے بند کارخانوں اور انگوروں کے باغات پر مشتمل اس چھوٹے سے خطے میں جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہے بسنے والے لوگوں کی اکثریت کے پاس دہرای اور تہری، یوکرین، مولڈوا اور روس کی شہریت ہے۔

تیس سال قبل جب ٹرانزنسٹریا نے آزادی کا اعلان کیا تھا تیراسپول کی آبادی درحقیقت کم ہو کر ایک تہائی رہ گئی ہے اور لوگ بڑی تعداد میں سویت یونین کے ٹوٹنے کی وجہ سے معاشی زبوں حالی کی وجہ سے روزگار کی تلاش میں روس منتقل ہو گئی ہے۔

اس صدارتی جمہوریت میں اجرتوں کے کم ہونے اور دگرگوں معاشی حالات کی وجہ سے زندگی آسان نہیں ہے لیکن اس چھوٹے سے ملک میں گھوم کر مجھے یہ ہی احساس ہوا کہ یہاں لوگ مجموعی طور پر اپنی زندگیوں سے مطمئن ہیں۔

آپ شاید اس میں دلچسپی محسوس کریں۔

ٹرانزنسٹریا ٹورز نامی ایک کمپنی کے مالک نے کہا ہمارے ہاں موسم اچھا ہے، سبزیاں اور پھل بہت اچھے ہیں اور اس کے علاوہ بیرونی امداد بھی میسر ہے٪ بیرونی امداد سے ان کا مطلب روس سے ملنے والی امداد ہے جس سے یہاں ہسپتال اور سکول تعمیر چلائے جاتے ہیں اور توانائی فراہم کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ریٹائرڈ لوگوں کو پنشن دی جاتی ہے۔

ٹرانزنسٹریا اپنے مادر وطن سے محبت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ٹرانزنسٹریا کے تین لسانی گروہوں کے لوگوں کی تعداد تقریباً برابر ہونے کی وجہ سے روسی یہاں کی بڑی زبان ہے۔ روسی جھنڈے سرکاری عمارتوں اور قومی دنوں پر ٹرانزنسٹریا کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ لہراتا ہے اور فوج پریڈ میں روسی فوجی بھی حصہ لیتے ہیں۔ ٹرانزنسٹریا کا جھنڈا دنیا بھر کے ملکوں میں اب واحد جھنڈا ہے جس پر ہتھوڑے اور درانتی کا نشان ہے۔ تیراسپول سکول آف پولیٹیکل سٹڈیز کے سپروائزر اناتولی دیرون کا کہنا ہے کہ ٹرانزنسٹریا کے لوگ اپنے آپ کو تاریخی طور پر روس کے ثقافتی ورثے کا حصہ سمجھتے ہیں۔

ٹرانزنسٹریا میں موجود ڈیڑھ ہزار فوجی جو سہ ملکی امن فوج کا حصہ ہے جسے آپریشنل گروپ آف رشین فورسز ہا جاتا ہے مالڈوا اور مغربی حکام کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

یوکرین کی سرحد سے صرف دو کلو میٹر کے فاصلے پر سویت یونین کے دور سے یہاں یورپ کا سب سے بڑا اسلحہ ڈپو قائم ہے جس کی وجہ سے روس اقوام متحدہ کی طرف سے یوکرین سے فوجیں نکالنے کی متعدد اپیلوں کو اب تک نظر انداز کئے ہوئے ہے۔

ٹرانزنسٹریا کی ماسکو نواز حکومت آپریشنل گروپ آف رشین فورسز (او جی آر ایف) کو خطے میں استحکام کے لیے ایک اہم عنصر تصور کرتے ہیں۔

ٹرانزنسٹریا کا آزادی کا سفر کیوں اتنا کٹھن ہے اس کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

1980 کی دہائی میں مالڈون سویت سوشلسٹ ریپبلک میں بڑھتے ہوئے قوم پرستانہ جذبات نے ٹرانزنسٹریا میں روسی بولنے والی اقلیت میں تشویش پیدا کر دی۔ روسی زبان پر پابندی عائد کرنے کا اقدام سے ٹرانزنسٹریا کے شہریوں کو اپنی ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے آزادی کا اعلان کرنے پر مجبور کر دیا اور دو ستمبر 1990 کو پرنڈسٹوی مولڈوین آف سویت سوشلسٹ ریپبلک کے قیام کا اعلان کر دیا۔

اس وقت بکھرتے ہوئے سویت یونین کو یکجا رکھنے کی کوشش میں لگے سویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے اس نئے ریپبلک کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد 1991 میں مالڈوا اپنے آزادی کا اعلان کر دیا جس میں ٹرانزنسٹریا بھی شامل تھا۔ اس کے پیدا ہونے والے کشیدگی کے باعث مارچ 1882 میں دونوں کے درمیان مسلح تصادم بھی ہوا اور چند ماہ بعد جب جولائی میں جنگ بندی کا اعلان کیا گیا اس وقت تک کم از کم ایک ہزار افراد جنگ کا ایندھن بن چکے تھے۔ اس وقت سے اب تک ٹرانزنسٹریا میں امن قائم ہے۔ اس کا آپ کو سفری ہدایات اور خبروں سے پتا چلتا ہے۔ دوران کا کہنا ہے کہ خطے میں کشیدہ صورت حال کی خبریں علاقے میں عدم استحکام کے بارے میں پائے جانے والی افواہوں کی وجہ بنتی ہیں۔ تیراسپول میں سب جانتے ہیں کہ یہاں کتنا سکون ہے۔ روس اور یورپ کے درمیان مالڈوا کے لیے جو رسہ کشی جاری ہے اس سے پیدا ہونے والی کشیدہ صورت حال سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن تیراسپول میں سکون ہونا کوئی ایسی غلط بات بھی نہیں ہے۔ اس سنسان شہر میں گھومتے ہوئے سوائے اس کے مجھے اجنبیت کا احساس ہوا اس کے علاوہ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی دوسرے یورپی شہر میں گھومتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو اتنا محفوظ سمجھا ہو۔ تنازع میں گھرے کسی بھی خطے میں بڑے ہجوم سے بچنے کی کوشش کروں گی لیکن یوم آزادی کی تقریب کے لیے جمع لوگوں میں ایک برادرانہ جذبہ تھا۔

جشن آزادی کی یہ تقریبات سر سبز پچیس اکتوبر سٹریٹ اور گہرے نیلے رنگ کے دریا نستر کے درمیان منعقد ہوئیں۔ یہ دریا مولڈوا کے ساتھ سرحد بھی ہے۔

شام کے سائے جب گہرے ہونے لگے اور شہر کے چرچ کا سنہری گنبد سورج کی کرن سے چمکنے لگا مقام گلوکاروں کے گروپ اس خصوصی سٹیج پر اپنے فن کا مظاہرہ کرنے لگے جس اس دن کی مناسبت سے صدارتی خطاب کے لیے لگایا گیا تھا۔

اس امید کے ساتھ کہ یہ جشن رات کو نو بجے ہونے والے آتش بازی کے مظاہرے کے بعد بھی چلتا رہے گا جب میں ایک ریستوانٹ سے نکلی تو شہر پر خاموشی طاری تھی اور مرکزی شاہراہ پر سویت دور کی ایک ٹرام کے چلنے کی آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ سیاحوں کی دلچسپی کے بہت کم مقامات ہونے سیاحت کا کوئی ڈھانچہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹرانزنسٹریا میں اندازاً ہر سال بیس ہزار افراد مالڈوا سے دن دن کی سیر کے لیے آتے ہیں۔ م آلڈوا کے دارالحکومت سے تیراسپول تک بس کے ذریعے لوگ آتے ہیں اور انھیں ٹرانزنسٹریا کی سرحد پر ویزا مل جاتا ہے۔ ایک دن سے زیادہ قیام کی صورت میں ہوٹل کی بکنگ پیش کرنا لازمی ہے۔ اس ملک میں روسی زبان نہ بولنے والوں کے لیے گھومنا آسان نہیں ہے لیکن یہاں پندرہویں صدی کا ایک قلعہ ہے جس کو جزوی طور پر بحال کیا گیا ہے اور انیسویں صدی کی ایک مونسٹری کے علاوہ شہر میں جا بجا پائے جانے والی سویت دور کی یادگاریں ہیں جن کی وجہ یہ ایک دن سے زیادہ قیام کرنے کے قابل ہے۔

بحیرہ ہند میں سمندری حیاتیات کے ماہرین کی ڈوبتے جزیرے کو بچانے کی کوشش

انڈیا اور سری لنکا کے درمیان کھلے سمندر میں زمین کی ایک چھوٹی سی پٹی وان جزیرہ کہلاتی ہے جس کے ارد گرد چمکتے نیلے پانیوں پر سینکڑوں ماہی گیروں کی کشتیاں مسلسل تیر رہی ہیں۔ اس جزیرے پر یہ ایک انتہائی محفوظ اور نازک خطے، گلف آف منار بائیوسفیر ریزرو کی شروعات ہوتی ہے۔

ان پانیوں میں انڈیا کی سب سے زیادہ حیاتیاتی تنوع رکھنے والی اور طرح طرح کی ساحلی پٹیاں ہیں۔ یہاں انڈیا میں پائی جانے والی مچھلی کی 2200 اقسام کا 23 فیصد، کیکڑے کی 106 اقسام اور گھونگھوں کی 400 سے زیادہ اقسام کے ساتھ ساتھ انڈو پیسیفک کی بوٹل نوز ڈولفن، فنلیس پورپوئز اور ہمپ بیک وہیل بھی شامل ہیں۔

تقریباً ڈیڑھ لاکھ ماہی گیر اپنے روزگار کے لیے اسی سمندری ذخیرے پر انحصار کرتے ہیں۔ اور وان جزیرہ اس دنیا کا دروازہ ہے۔ اس جزیرے پر مرکزی ساحل سے کشتی کے ذریعے آدھے گھنٹے کی مسافت اور 47 دیہات تک باآسانی رسائی ممکن ہے جو اس بڑی آبادی والے ساحل کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

جزیرہ وان ماہی گیروں کے لیے طوفانوں سے بچاؤ اور محققین کے لیے ہمیشہ ایک مقبول مرکز رہا ہے۔ لیکن گزشتہ 50 برسوں سے یہ تیزی سے سکڑ رہا ہے۔

سنہ 1986 میں جب ایشیا میں اپنی نوعیت کے پہلے ایسے محفوظ آبی علاقے خلیج منار بائیو ریزرو کا قیام بحیرہ لاکاڈائیو میں عمل میں لایا گیا تھا تو اس خطے میں اس طرح کے 21 جزیروں کو محفوظ کیا گیا تھا۔

اب یہاں صرف 19 ہی ہیں۔ دو جزیرے ڈوب چکے ہیں اور وان وہ اگلا جزیرہ ہے جس کو ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہے۔ سنہ 1973 میں وان 26.5 ہیکٹر (65 ایکڑ) پر مشتمل تھا، جو سنہ 2016 میں سکڑ کر صرف 4.1 ہیکٹر (10 ایکڑ) رہ گیا تھا۔

اس وقت کٹاؤ اتنا زیادہ تھا کہ محققین کا اندازہ تھا کہ یہ 2022 تک مکمل طور پر سمندر برد ہو جائے گا۔

وان جیسے چھوٹے مگر ماحولیاتی نعمتوں سے مالا مال جزیروں کے ختم ہونے کی وجوہات، یہاں ماہی گیری کے ناپائیدار طریقے، موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث سمندری بڑھتی ہوئی سطح اور بڑی تعداد میں مرجان کی کان کنی ہیں، جن پر اب اس علاقے میں پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

جزیروں تک پہنچنے والی لہروں کو روکنے کے لیے مصنوعی چٹانیں بنائی گئیں اور وہ کارگر تھیں لیکن وان اور اس کے ہمسایہ جزائر کو طویل مدتی مستقبل دینے کے لیے پورے ماحول کو ہی محفوظ کیے جانے کی ضرورت تھی۔

جنوبی انڈیا کے قریبی ساحلی شہر تھوتھوکوڈی میں سوگانتھی دیوداسن میرین ریسرچ انسٹیٹیوٹ (ایس ڈی ایم آر آئی) کے سمندری حیاتیات کے ماہر گلبرٹ میتھیوز نے جزیرے کے ماحولیاتی نظام کو بچانے کے لیے ایک سادہ سے سمندری پودے سی گراس یعنی سمندری گھاس کا سہارا لیا ہے۔

اکثر سمندری کائی کو غلطی سے سی گراس سمجھا جاتا ہے۔ سی گراس (سمندری گھاس) سمندر میں اگنے والے ایسے پودے ہوتے ہیں جو زیر آب اچھی طرح سے جڑوں، تنوں اور پتوں کے ساتھ اگتے ہیں۔ وہ پھول، پھل اور بیج پیدا کرتے ہیں اور سمندری ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

گلبرٹ میتھیوز کا کہنا ہے کہ مرجان کی طرح یہ سمندری گھاس بہت سے سمندری جانوروں جیسے سمندری گھوڑے اور چپکلی مچھلیوں کو رہائش فراہم کرتی ہے، جو سال بھر سمندری گھاس میں پائے جاتے ہیں۔

سمندری گھاس نوجوان مچھلیوں اور غیر فقاری جانوروں کو اپنے آپ کو چھپانے کے لیے صحیح ماحول مہیا کرتی ہے، جبکہ تحلیل شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرتا ہے اور آکسیجن اور غذائیت سے بھرپور ماحول پیدا کرتا ہے۔

اپنی تلچھٹ کو پھنسانے کی صلاحیت کے ساتھ سمندری گھاس قدرتی فلٹر کے طور پر بھی کام کرتی ہے، پانی کو صاف کرتی ہے اور کٹاؤ کی رفتار سست کرتی ہے۔

گلبرٹ میتھیوز نے سب سے پہلے سنہ 2008 میں وان جزیرے کے اطراف میں سمندری گھاس کا سروے کیا تھا۔ وہ ایک مہینے میں دو بار آٹھ آٹھ گھنٹے تک زیر آب غوطہ لگاتے۔ انھوں نے ماہوی کے کے ساتھ سمندری گھاس کے بہت سے کچھوں کو اپنے آس پاس تیرتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ جزیرے برصغیر میں سمندری گھاس کے سب سے ہرے بھرے باغات رکھتے تھے لیکن اب یہ باغات بکھر رہے تھے۔

یہ ٹہنیاں ماہی گیروں کی جانب سے ٹرالر کشتیاں چلانے کی وجہ سے ٹوٹی تھیں جو کم گہرے پانی میں دو یا دو سے زیادہ جال باندھتے ہیں۔ کم گہرے پانی میں مچھلی پکڑنا اور سمندری گھاس کو خراب کرنا انڈیا میں غیر قانونی ہے، لیکن نگرانی کے ناقص نظام کی وجہ سے اس قانون پر سختی سے عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔

ٹرالر کشتیاں مچھلیوں اور خول دار آبی حیات کے شکار کے ساتھ ساتھ سمندری گھاس کی ہری ٹہنیوں کو بھی سمندر سے نکال لیتی تھیں جنھیں بعد میں ساحل کے ساتھ ہی ڈھیروں کی تعداد میں پھینک دیا جاتا۔

سمندری گھاس کو تباہ کر کے ٹرالر چلانے والے ماہی گیر نادانستہ طور پر اس ماحولیاتی نظام کو برباد کر رہے تھے جس پر ان کا انحصار تھا۔ ان پانیوں میں سمندری گھاس کی کمی جو اس ماحولیاتی نظام کی بنیاد ہے، کے بغیر مچھلیوں کا ذخیرہ کم ہو گیا تھا۔

2011 سے 2016 کے درمیان کی گئی تحقیق میں گلبرٹ میتھیوز نے پایا کہ خلیج پالک میں جہاں بحر ہند کا پانی خلیج بنگال میں شامل ہوتا ہے، وہاں 45 مربع کلومیٹر سمندری گھاس کو نقصان پہنچا تھا۔ خلیج منار میں 24 مربع کلومیٹر سمندری گھاس تباہ ہو چکی تھی۔

ان کا کہنا تھا کہ ہمارا خیال تھا کہ ان پانیوں میں سمندری گھاس کو بحال کرنے سے ہم جزیرے کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور ممکنہ طور پر اس کو بچا سکتے ہیں اور دوسروں کو سمندر برد ہونے سے روک سکتے ہیں۔

میتھیوز جانتے تھے کہ سمندری گھاس کو بحال کرنا ایک چیلنج ہوگا۔ آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف ایڈیلیڈ کی ماہر سمندری حیاتیات مشیل ویکاٹ کی سربراہی میں 215 مطالعوں کے عالمی جائزے سے پتا چلا کہ پوری دنیا میں سمندری گھاس تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔

سنہ 1980 کے بعد سے ہر سال 110 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے ان سمندری گھاس کے میدان جو انڈین شہر چندی گڑھ کے رقبے کے برابر ہیں، ہر برس ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ سنہ 1879 میں جب سے ریکارڈ مرتب کرنے شروع کیے گئے ہیں، تب سے اب تک مجموعی طور پر دنیا سے 29 فیصد سمندری گھاس ختم ہو چکی ہے۔

لیکن اگر وان جزیرے کے آس پاس سمندری گھاس کو دوبارہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ کاربن جذب کرنے کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔

ایس ڈی ایم آر آئی کے ڈائریکٹر ایڈورڈ جے کے پیٹرسن کہتے ہیں کہ 'سمندری گھاس کی بوائی اور بحالی سے دنیا کے اس نازک حصے میں موسمیاتی تبدیلیوں کو کم کرنے اور تحفظ فراہم کرنے کا ایک حل ہے جو اکثر طوفانوں اور تیز ہواؤں کی زد میں رہتا ہے۔'

پہلے محققین نے سمندری ریتیلی سطح سے سمندری گھاس کے گچھوں کو براہ راست کھینچنے اور انھیں ایسی جگہوں پر منتقل کرنے کی کوشش کی جہاں سے یہ گھاس بری طرح ختم ہو چکی تھی۔ لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوا کیونکہ ٹرالر کشتیوں نے ان کی محنت کو خراب کرتے ہوئے سمندری گھاس کو وہاں سے بھی اکھاڑ لیا۔

یہ بات واضح تھی کہ ٹیم کو دوسرا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم دنیا کے دوسرے حصوں میں استعمال ہونے والی بحالی کی اکثر تکنیکیں مہنگی اور زیادہ محنت طلب تھیں اس لیے یہ کام قابل عمل نہیں تھا۔

مثال کے طور پر، سمندری گھاس کو اگانے کا ایک معروف طریقہ اس کے بیجوں کو پھیلانا اور ان کی بوائی تھی لیکن یہ قابل عمل نہیں تھا کیونکہ ان کی کیاریوں کو سمندر کے اندر کھودنا اور ہر ایک بیج کو ہاتھ سے لگایا جانا تھا۔

میتھیوز اور ان کے ساتھیوں نے اگلے آٹھ برس سمندری گھاس کو بچانے کے لیے ایک بہتر طریقے پر کام کرنے کی کوشش میں گزارے۔ دریں اثنا جزیرے کا کٹاؤ جاری رہا اور سنہ 2013 میں وان جزیرہ سمندر کے آگے بڑھنے کی وجہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ سنہ 2016 میں خلیج منار نے مرجان کی بدترین تباہی دیکھی جس میں اس کے 16 فیصد مرجان کے پودے ختم ہو گئے۔

مرجان اور سمندری گھاس کی بحالی جڑواں منصوبے تھے، کیونکہ مرجان اور سمندری گھاس دونوں تیز لہروں کی راہ میں قدرتی رکاوٹ فراہم کرتے ہیں اور زمین کے کٹاؤ کو کم کرتے ہیں۔

ایس ڈی ایم آر آئی کے سائنس دانوں نے تب تک سمندری گھاس کی پیوند کاری کی بہتر تکنیک میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ نرم مرجانوں کی ماہر محقق مہالکشمی بوپاتھی نے اس نئے طریقہ کار کو آزمانے کے لیے سنہ 2016 میں اپنی غوطہ خور ساتھی اراتھی اشوک جو خود بھی مرجان کے اسفنج کی ماہر ہیں کے ساتھ ٹیم میں شامل ہو گئیں۔

ایک مہینے میں متعدد بار بوپاتھی اور اشوک کے دن کا آغاز صبح 5 بجے سمندر میں غوطہ لگانے کے ساتھ ہوتا۔ سب سے پہلے انھوں نے خلیج منار کے باقی ماندہ 19 جزیروں اور آبنائے پالک کے ساتھ ان مقامات کا جائزہ لیا اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ کون سے زیر زمین علاقوں کو زیادہ سمندری گھاس کی ضرورت ہے اور کن علاقوں میں ان کی زبردست افزائش ہو رہی ہے۔

مؤخر الذکر جگہوں سے نقصان کی شکار جگہوں کی بحالی کے لیے 'عطیہ' لیا جا سکتا تھا۔ انھوں نے پودوں اور مچھلیوں کی آبادی کا حساب لگاتے ہوئے اس علاقے کے حیاتیاتی تنوع کا بھی جائزہ لیا۔

جہاں بہت ساری سمندری گھاس موجود تھی وہاں حیران کن طور پر سمندری حیات کی بہتات تھی۔ اشوک کہتی ہیں کہ 'مجھے ایک بڑی تعداد میں سمندری اسفنج (مسام دار آبی جاندار جس کا ڈھانچہ مضبوط لچکدار اور باہم جڑے ریشوں پر مبنی اور جسم سبو نما تھیلی پر مشتمل ہوتا ہے) مل گئی جو 30 برس قبل ان پانیوں میں آخری بار دیکھنے کو ملی تھی۔'

وہ کہتی ہیں کہ 'یہ پراسرار مخلوق ہیں۔'

اس کے بعد انھوں نے منتخب ڈونر سائٹوں سے سمندری گھاس کے بالغ پودے اکٹھے کیے۔ بوپاتی کا کہنا ہے کہ ان کی کھدائی کرتے وقت آپ کو خاص طور پر محتاط رہنا پڑتا ہے۔ ان پودوں کی دو طرح کی جڑیں ہوتی ہیں ایک جو عمودی طور پر اور دوسری افقی طور پر بڑھتی ہیں جنھیں نقصان پہنچائے بغیر ان پودوں کو نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پودوں کو تھیلوں میں ڈالنے سے قبل بوپاتھی اور اشوک نے انھیں سمندری پانی سے اچھی طرح دھویا تا کہ ان پر سے مٹی صاف ہو جائے۔ ابتدائی ناکام کوششوں سے معلوم ہوا کہ انھیں اضافی مٹی کے ساتھ کے ساتھ دوبارہ لگانے سے سورج کی روشنی رک جاتی تھی جس سے پودوں کی نشوونما رک جاتی۔

اس کے بعد ٹیم نے ان تھیلوں کو ان کشتیوں میں ڈالا جہاں دیگر ٹیم ارکان سمندری پانی سے بھرے کنٹینرز کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ ان کنٹینرز میں ڈبو کر سمندری گھاس کو پھر ایک گھنٹے کے اندر اندر ٹرانسپلانٹ کی جگہوں تک لے جایا جاتا ورنہ یہ پودے مرجاتے۔

جب یہ اپنے ہدف، یعنی سابقہ باغوں کی بنجر باقیات پر پہنچتے تو ان کے تنوں کو ایک مربع میٹر (11 مربع فٹ) کے ایک پلاسٹک کے فریم (کواڈریٹ) سے جوٹ کے دھاگوں سے باندھ دیا جاتا جس میں خانے بنے ہوتے۔ جوٹ کی چھ رسیاں ان خانوں سے تقریباً 120 تنوں کو باندھ سکتیں۔

جڑوں کو ویسے ہی چھوڑ دینا پڑتا تا کہ جب ٹرانسپلانٹ کیا جائے تو وہ زمین میں اپنی جگہ بنا لیں۔ موسم کے مطابق ٹیم روز ایسے 80 کواڈریٹ لگا دیتی جس میں ہر کسی میں تنے جڑے ہوتے۔ اگر یہ تنے خوش قسمت ہوتے تو یہ وان جزیرے کو آپس میں جوڑے رکھتے۔

اشوک کہتی ہیں کہ جڑوں کو زیر آب کیچڑ اور گرد آلود زمین میں اپنی جگہ بنانے میں دو سے تین ماہ لگے۔ جب انھوں نے جگہ بنالی تو وہ واپس غوطہ لگا کر جاتے اور پلاسٹک کے ان خانوں کو باہر نکال لیتے۔

انھوں نے بحال ہو چکے مقامات کا قریبی معائنہ کیا تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ سمندری گھاس اپنی جگہ بنا رہی ہے یا نہیں۔ ہر ماہ ٹیم سمندری گھاس کی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے ماحولیاتی عوامل کو ماپتی جس میں پانی کا درجہ حرارت، نمکیات، تیزابیت، پانی میں ارتعاش، مٹی کا جمع ہونا اور آکسیجن کی سطح شامل ہیں۔

پانچویں ماہ تک ٹیم کو کامیابی کے آثار نظر آنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جزیرے کی سمندری گھاس واپس آ رہی ہے۔ ان پلاسٹک کے فریمز نے ان پودوں کو جڑ پکڑنے کے لیے درکار اضافی استحکام دیا۔

بوپاتھی کہتی ہیں کہ ہم ان علاقوں میں حیاتیاتی تنوع میں اضافہ واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔ یہاں پر ہم نے فن فش، گھونگھوں، گھوڑا مچھلی اور سمندری کچھوے بھی دیکھے۔ اس کے علاوہ جن سمندری گھاس کے باغات سے پودے لیے گئے تھے، انھوں نے بھی اپنی کمی کو واپس پورا کر لیا اور پہلے سے بھی زیادہ گھنے ہو گئے۔

مگر جب مچھلیاں اور دیگر سمندری حیات واپس آنے لگی تو اس کے ساتھ ساتھ مچھیرے بھی واپس آ گئے۔ ماہیگیروں کے جالوں میں تازہ تازہ لگائی گئی سمندری گھاس بھی پھنسنے لگی۔ ٹیم غوطہ لگاتی اور کھینچ لیے گئے تنوں کو واپس ان کی جگہ پر لگاتی۔

اپریل اور ستمبر کے دوران خراب موسم کی وجہ سے ان کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی مگر باقی آٹھ ماہ جب سمندر پرسکون ہوتا تو بحالی کے پراجیکٹ میں تیز رفتاری کے ساتھ پیش رفت جاری رہتی۔

ٹرالروں کے خلاف دوڑ کا مطلب ہوتا کہ طویل عرصے تک پانی کے نیچے رہنا اور کشتی پر جلدی جلدی کھانا کھانا۔ بوپاتھی کو ایک موقع یاد ہے جب ایک مرتبہ انھوں نے ٹھنڈ لگ جانے کے باوجود غوطہ لگایا تھا جس سے ان کے ناک سے خون آنا شروع ہو گیا تھا۔ اشوک کو یاد ہے کہ مرجان کی چٹانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے انھیں خراشیں لگ گئیں تھیں۔ مگر سمندری گھاس کو واپس اگتے ہوئے دیکھنا ان سب پریشانیوں کو دور کر دیتا۔ بوپاتھی کہتی ہیں کہ ماحول کو واپس بحال ہوتے اور تنوع میں اضافہ دیکھنا ہی ہمارے لیے کسی انعام سے کم نہ تھا۔

وان جزیرے کے کٹاؤ کو روکنے کے علاوہ ایک اور وجہ بھی تھی جس کی وجہ سے یہ محقق اتنی لگن سے اپنے کام میں مصروف رہے۔ سمندری گھاس کے باغات کا ختم ہونا زمین پر جنگلات کے کٹاؤ کی طرح ہوتا ہے اور اس سے ایک تباہ کن سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ سمندری گھاس درجہ حرارت میں تبدیلی کے حوالے سے بہت حساس ہوتے ہیں۔

انڈین شہر پونے کے انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹروپیکل میٹرولوجی میں موسمیاتی تبدیلی کی ماہر روکسی میتھیو کول کہتی ہیں کہ حالیہ چند دہائیوں میں سمندروں کے درجہ حرارت میں تیزی سے اضافہ نے کاربن ذخیرہ کرنے والے سمندری گھاس کے باغات کو سکیڑ کر رکھ دیا ہے، جس کے نتیجے میں عالمی حدت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس سب کی وجہ سے بوپاتھی، اشوک اور ان کے ساتھیوں کی کوششیں اور بھی زیادہ بروقت قرار پاتی ہیں۔ روکسی کول کہتی ہیں کہ بحر ہند کے ساحلوں کے ساتھ سمندری گھاس کے باغات کی بحالی ماحول کی بقا میں مدد دے سکتی ہے۔ یہی طریقہ ساحل کے ساتھ دیگر اقسام کے ماحول کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے کاربن کے اخراج میں کمی اور جس حد تک ممکن ہو موسمیاتی تبدیلی کے رجحان کو پلٹنے کی قومی کوششوں میں مدد ملے گی۔

اب تک خلیج منار میں تباہ شدہ سمندری گھاس کے نو ایکڑ پر محیط رقبے کو بحال کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وان جزیرے اور دیگر تیزی سے کٹ رہے علاقوں مثلاً جزیرہ کوسواری، جزیرہ کریاچالی اور وانگوچالی میں کامیاب ٹرانسپلانٹ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ خلیج پالک میں بھی جزیروں کے گرد دو مزید ایکڑ بحال کیے گئے ہیں۔ محققین کو امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ سمندری گھاس خطرے کے شکار جانوروں مثلاً بحری گائے کو بھی یہاں متوجہ کرے گی۔

طویل مدتی حل سمندری گھاس کو خراب کرنے کے بارے میں انڈین قوانین کا نفاذ ہوگا۔ سنہ 2019 میں سمندر میں مچھلی کے شکار کو منضبط کرنے کا بل تجویز کیا گیا تھا۔ اگر یہ قانون بن گیا تو ماہی گیروں کی بڑی کشتیاں اور مشینی ٹرالروں کو ریاستی محکموں کے ساتھ خود کو رجسٹر کروا کر لائسنس لینا پڑے گا۔ انھیں مچھلی کے شکار کے لیے اجازت لینی پڑے گی جس سے بہتر نگرانی ممکن ہو سکے گی اور بالآخر خطے کی سمندری گھاس اور مرجان کی تباہی میں کمی آئے گی۔ پیٹرسن کہتے ہیں کہ اب تک وان جزیرے اور اس کے پڑوس میں مرجان اور سمندری گھاس کی بحالی کی مشترکہ کوششوں نے تباہ شدہ ساحلوں کو بحال اور مضبوط کیا ہے جس سے اب وہ کم خطرے کے شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ انڈیا کی اپنے ڈوب رہے جزیرے کو بچانے کی پہلی کوشش ہے۔ اور بظاہر یہ کامیاب ہو رہی ہے کیونکہ وان جزیرہ اب مستحکم ہے۔

"کمپیوٹر کی تعلیم"

راؤ محمد شاہد اقبال

(قسط ۳)

☆ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ:

ٹیکسٹائل ڈیزائننگ ایک ایسا فن ہے جس میں کسی پہناوے کے حسن میں اضافہ کے لیے روایتی انداز سے ہٹ کر جدید، ڈیجیٹل اور تخلیقی تیکنیکوں کے استعمال سے چیزوں کے قدرتی انداز بدلے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ سے جہتی تیکنیکوں کو استعمال کر کے کسی بھی پہناوے کے حسن کو دوبالا کرنے کا جدید فن بھی ہے۔ جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں کپڑے پر ڈیزائن سے ہی کپڑا ایک پراڈکٹ بنتا ہے جب کہ ڈیزائن خود کسی تصوراتی ہیئت کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا اظہار تصویری خاکوں کے ذریعے کیا جاتا ہے اور یہ تصویری خاکے ایک اچھا ٹیکسٹائل ڈیزائنر ہی بنا سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کی تعلیم بڑی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ڈپلوما کورس کے لیے طلباء و طالبات کا کم سے کم ہائی اسکول پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں ڈپلوما ہولڈروں کی اس صنعت سے متعلق مختلف عہدوں، ریڈی میڈ ہوزری اور گارمنٹس کی بڑی بڑی کمپنیوں میں فیشن ڈیزائنر، فیشن کوآرڈینیٹر، سلک مینیجر، مارکیٹنگ اور کنٹرولر کے عہدوں کے لیے اچھی ملازمت کے علاوہ خود روزگاری کے بھی بہتر امکانات ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ کپڑوں کے فیشن میں روز بروز ہونے والی تبدیلی نے ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کے شعبے میں کیریئر بنانے کے انقلاب آفریں مواقع پیدا کر دیے ہیں۔ طالبات کے لیے اس سرٹیفکیٹ کورس کا انتخاب زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

☆ ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز ڈیولپمنٹ:

اس سے مراد ایسے سوفٹ ویئرز کی تیاری کی مہارت حاصل کرنا ہے جو ڈیسک ٹاپ کمپیوٹرز میں استعمال ہو سکیں، مثلاً کسی کمپنی کا اکاؤنٹ، پے رول سسٹم، اسکول یا کالج مینجمنٹ سسٹم، لائبریری مینجمنٹ سسٹم، وغیرہ۔ آپ اپنے کمپیوٹر میں جو بھی سوفٹ ویئر استعمال کرتے ہیں، مثلاً مائیکروسوفٹ آفس وغیرہ، یہ سب ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز کہلاتے ہیں۔

ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز عموماً کسی ایک مخصوص آپریٹنگ سسٹمز کے لیے تیار کی جاتی ہیں، لیکن ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز کو کچھ اس طرح بھی تیار کیا جا سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ آپریٹنگ سسٹمز پر کام کر سکیں۔ ڈیسک ٹاپ ڈیولپمنٹ کے لیے بہت سی پروگرامنگ لینگویجز استعمال ہوتی ہیں جن میں مائیکروسوفٹ کی ڈاٹ نیٹ، ویژول اسٹوڈیو (Visual Studio)، جاوا اور سی (C, C#) لینگویجز کی مارکیٹ میں زیادہ مانگ ہے۔ ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز میں مہارت رکھنے والے افراد ایسے سوفٹ ویئر پروگرام بھی تیار کر سکتے ہیں جو مخصوص مشینوں پر کام کرتے ہوں، مثلاً ٹیلی فون ایکسچینج، فوٹو کاپی مشین یا پرنٹر کے اندر موجود سوفٹ ویئر، جو صرف ایک ہی مخصوص کام کرتے ہیں۔ ایسے سوفٹ ویئرز "ایمبیڈڈ سوفٹ ویئر" کہلاتے ہیں۔ اس مضمون میں "سرٹیفکیٹ کورسز" یا "ڈپلوما کورسز" کرنا یکساں اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ کورس اُن طلباء و طالبات کے لیے زیادہ سہل ہوتا ہے جو ریاضی کے اچھے طالب علم ہوتے ہیں۔

☆ ویب ایپلی کیشنز ڈیولپمنٹ:

ویب ایپلی کیشنز ڈیولپمنٹ کے سرٹیفکیٹ کورس میں ویب ایپلی کیشنز بنانے کے بارے میں تخصیصی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ ویب ایپلی کیشنز اس قسم کے سوفٹ ویئرز کو کہا جاتا ہے جو براؤزرز پر چلتے ہیں۔ اس طرح کے سوفٹ ویئر کی خوبی یہ ہے کہ یہ تقریباً ہر طرح کی مشین پر استعمال کے قابل ہوتے ہیں، یعنی ڈیسک ٹاپ، ٹیبلٹ، اسمارٹ فون وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ براؤزر میں ہوتے ہیں۔ جس بھی مشین میں براؤزر انسٹال ہو، یہ ایپلی کیشنز کام کرتی ہے۔ ان کو ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشنز کے مقابلے میں زیادہ بہتر تصور کیا جاتا ہے، کیوں کہ ویب ایپلی کیشنز ہر طرح کے آپریٹنگ سسٹمز اور مشین وغیرہ پر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

اس کی مارکیٹ بہت وسیع ہے۔ تقریباً تمام ہی بڑی ویب سائٹس، خاص طور پر متحرک ویب سائٹس کو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے لیے ویب ایپلی کیشنز تیار کر سکیں یا پہلے سے موجود کسی ویب ایپلی کیشن کو ان کی ضروریات کے مطابق تبدیل کر سکیں۔ ویب ایپلی کیشنز کی ڈیولپمنٹ کے لیے زیادہ تر کام ایچ ٹی ایم ایل، ایکس ایم ایل، پی ایچ پی، سی ایس ایس، جاوا اسکرپٹ، اور ایس کیو ایل وغیرہ میں ہوتا ہے۔

☆ موبائل ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ:

موبائل فون کے اندر جو مختلف طرح کے فنکشن استعمال کیے جاتے ہیں اور خاص طور پر اسمارٹ فون میں ہم اپنی ضرورت کی جو "ایپس" استعمال کرتے ہیں، ان کی تیاری کی تعلیم "موبائل فون ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ" کہلاتی ہے۔ اس وقت دنیا میں گوگل کے "اینڈرائیڈ" آپریٹنگ سسٹم کا راج ہے۔ اس کورس میں ایپ ڈیولپمنٹ کے لیے طلباء و طالبات کو "جاوا" یا "سی پلس پلس" میں مہارت ہونی چاہیے، جب کہ اس شعبے میں "ایپل" کا آئی او ایس آپریٹنگ سسٹم بھی موجود ہے، جو آئی فون کے بعد اب آئی پیڈ اور ایپل ٹی وی میں بھی استعمال ہو رہا ہے، اس میں کام میں مہارت پیدا کرنے کے لیے طلباء کو اس سرٹیفکیٹ کورس میں "آبجیکٹیو۔ سی" لینگویج پڑھائی جاتی ہے۔ اسمارٹ فونز کے بڑھتے استعمال سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کورس کو کرنے والے طلباء و طالبات کا مستقبل کس قدر شان دار ہو سکتا ہے۔

☆ ڈپلوما کورسز:

"سرٹیفکیٹ کورسز" کے تحت جن شارٹ کورسز کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن تمام کورسز میں کمپیوٹر سائنس میں ایک سال یا دو سال کے ڈپلوما کورسز بھی صوبائی ٹیکنیکل بورڈ سے منظور شدہ اداروں میں کرائے جاتے ہیں۔ ڈپلوما کورسز کی تکمیل کے بعد امیدوار، کمپیوٹر کی مختلف زبانوں اور ان کے استعمال سے واقف ہو جاتا ہے۔ کمپیوٹر پروگرام تیار کر سکتا ہے، اپنے ادارے کے لیے موزوں کمپیوٹر کا انتخاب کر سکتا ہے اور مائیکرو کمپیوٹر کو بہ خوبی استعمال کر سکتا ہے۔ کسی بھی ڈپلوما کورس میں داخلے کے لیے امیدوار کو کم از کم بارہویں جماعت میں کام یاب ہونا چاہیے۔ چند اداروں میں داخلے سے پہلے میلان طبع کا امتحان ہوتا ہے اور کام یاب ہونے والے امیدواروں کو ہی داخلہ دیا جاتا ہے۔

☆ بی ایس سی کمپیوٹر سائنس:

یہ کمپیوٹر سائنس میں تین سال کا ڈگری کورس ہے۔ اسے آپ کمپیوٹر سائنس میں اعلیٰ تعلیم کا نقطۂ آغاز بھی قرار دے سکتے ہیں۔ پاکستان کی تمام بڑی جامعات میں یہ ڈگری کورس کیا جا سکتا ہے۔ اس ڈگری پروگرام میں داخلہ لینے کے لیے بنیادی اہلیت انٹرمیڈیٹ (سائنس، آرٹس، کامرس) سیکنڈ ڈویژن، ریاضی میں 45 فی صد یا اس سے زیادہ نمبروں کے ساتھ کام یابی ہے۔ امیدواروں کو داخلے کا امتحان کام یاب کرنا ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کام یاب امیدواروں کا انٹرویو ہوتا ہے۔ داخلہ صرف اور صرف اہلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ تین سالہ ڈگری کورس کے اخراجات 40 سے 80 ہزار روپے تک ہیں، لیکن جس امیدوار کو اہلیت کی بنیاد پر منتخب کر لیا جاتا ہے اگر وہ جامعہ کے بھاری اخراجات برداشت نہ کر سکے تو مالی اعانت کی درخواست کر کے اسکالرشپ بھی لے سکتا ہے۔ اسکالرشپ کے لیے منتخب ہونے والے امیدواروں کے تعلیمی اخراجات کے لیے جامعہ کی طرف سے انھیں وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یہ سہولت بھی پاکستان کی کم و بیش تمام جامعات میں دستیاب ہے۔ (جاری)

ممتا

مستقیم احمد سکندر

کئی دنوں کی پریشانیوں کے بعد جب میں اپنے مکان میں داخل ہوا۔ تو میری حالت غیری ہوئی تھی۔ میرے سامنے آپا منے کو گود میں لئے آئی۔ اس کی حالت دیکھ کر میں ڈر سا گیا۔

یہ بھی کوئی بات ہوئی کہ ڈیڑھ سال کے بچے کو چھوڑ کر اس طرح سے بہورانی ماں کے یہاں چلی جاتی ہیں وہ بھی پتے روز سے پی پی گئیں تو گئیں۔ اب تک کوئی خبر ہی نہیں لیں کہ منا کس حال میں ہے۔ دیکھئے صاحب منا چند دنوں کے اندر کتنا دبلا سا ہو گیا ہے۔"

میں انجانے میں آیا کہ بات سنتا رہا اور منا کو سامنے پلنگ پر کب سے کھلکھلاتے دیکھے جا رہا تھا۔ شاید اس طرح سے وہ اپنے باپ کا مذاق اڑا رہا تھا۔ کیونکہ بچوں کو باپ سے زیادہ ماں سے الفت ہوتی ہے۔ ابھی تو منا بھی آج اس اصول پر گامزن تھا۔

لیکن نازیہ میرے اور ماں کے درمیان اس طرح سے حائل ہوئی کہ میں لڑکیوں کی کیا وقعت ہے۔ اگر سسرال کے پیسے لے کر ترقی کر لیتے تو کسی شادیاں ہو سکتی ہیں۔ ویسے سودا ٹھیک ہی ہے۔"

"لیکن چاچا آپ تو جہیز کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ جیسے بزرگ ہستی کی زبان سے اس طرح کی باتیں——؟"

"ارے بھئی یہ سب تو میں اپنے پیشے کو فروغ دینے کے لئے کہتا ہوں۔ میں خود تین دامادوں کو پچاس پچاس ہزار روپے دے چکا ہوں۔ ابھی تو کوئی انجینئر، پروفیسر اور ڈاکٹر ملا ہے۔"

اس کے چند دنوں بعد میں نازیہ کو لیکر اپنے دوست کے مکان میں رہنے لگا اور میں W.B.C.S کی تیاری کرنے لگا۔

کئی مہینوں کی جدوجہد کے بعد آخرکار مجھے اسکول میں ماسٹر کی نوکری مل گئی۔ میں اپنی شریک حیات نازیہ کے ساتھ خوشی خوشی زندگی گزارنے لگا۔

کئی کئی برس بعد زبیدہ نے میرے گھر آ کر خبر دی کہ ماں کو فالج مار دیا ہے اور وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی ہیں۔

اچانک میرے کانوں میں آپا کی آواز گونجی۔

"بابو جی کب سے منا رو رہا ہے۔ آپ منا کو ماں کے یہاں لے جائیں۔ کیونکہ منا اب ماں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔" میرے جذبات امنڈ پڑے اور میرے قدم خود بخود ماں کے گھر کی طرف چل پڑے۔

دروازے پر قدم رکھتے ہی ماں مجھے دیکھ کر سہم گئیں۔ نازیہ ماں کی غلاظت صاف کرنے میں کوشی۔ میری آہٹ پا کر وہ پلٹی اور میری گود میں منا کو دیکھ کر اپنی ممتا سے مجبور ہو کر جھٹ اسے میری گود سے چھین کر اپنی آغوش میں میں بھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے کہ میں اپنے والدین کا اکلوتا اور چہیتا بیٹا تھا۔ میری بہنیں ہمیشہ مجھ پر جان نچھاور کرتی تھیں۔ لیکن شادی کے بعد یکے بعد دیگرے سبھی اپنی سسرال کی راہ اختیار کر لیں۔ تاہم گاہے بگاہے ضرور آتی رہتی تھیں۔ ادھر پڑوسن مریم، زینب اور زبیدہ بھی میری خوب تعریفیں کرتی رہتی تھیں۔

برسوں بعد جب میں اپنے گاؤں گیا تو مجھے سب کچھ بدلا بدلا سا لگنے لگا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی پتھر کے شہر کو چھوڑ کر سرسبز و شاداب اور ہریالی جگہ میں آ پہنچا ہوں۔ کئی دن گزر جانے کے بعد یونہی وقت کاٹنے کے لئے اپنی چچی کے گھر پہنچا تو اچانک میرے سامنے نازیہ آ گئی۔ بلا کی ذہین، چہرے میں معصومیت۔ میرے جذبات امنڈ پڑے اور چند دنوں کے اندر ہی اس نے اپنے آپ کو میرے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح پیش کر دی جسے میں انجانے میں نجانے کب تک پڑھتا رہا۔ مجھے ہوش نہیں رہا اور جب خیال آیا تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ اب میں خود سوچنے سے زیادہ کرنے پر عقیدہ رکھتا تھا۔ لہٰذا اس عقیدے کے تحت میں نے نازیہ سے شادی کر لی۔

شہر پہنچنے کے بعد سارے محلے میں کہرام مچ گیا۔ ہر طرف ایک ہی چرچا تھا۔ کیا آفاق کو کوئی لڑکی نہیں ملی جو اپنے گھر والوں کی اجازت کے بغیر اس کالی بھدی اور جاہل گنوار لڑکی سے شادی کر لی؟

میری پڑوسن زبیدہ، زینب اور مریم جو کل تک میری تعریف کیا کرتی تھیں آج وہ سب کی سب نازیہ کی صورت دیکھ کر ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولیں۔

"ارے آفاق تجھے کوئی اور نہیں ملی جو اس کالی کلوٹی کو پکڑ کر لے آیا۔" "نہیں نہیں اس نے ضرور آفاق پر کوئی جادو کر دیا ہوگا۔ آخر کیا کمی ہے جو آفاق نے یک بیک اپنی ماں کی اجازت اور مرضی کے بغیر شادی کر لی۔ اس درمیان مریم نے نازیہ کا گھونگھٹ اس بے دردی سے اٹھایا کہ مجھے ایسا لگا جیسے اس کا سارا وجود ننگا ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بے تحاشہ بہنے لگے اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ میرے لئے آپ اور بدنام نہ ہوں اور خدا کے واسطے جس حال میں، میں گاؤں میں تھی مجھے اپنی عزت کی خاطر وہیں پہنچا دیجئے۔

ماں خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی۔

"آفاق! تم نے اپنے باپ دادا کا نام خوب روشن کیا۔ ہم لوگوں نے تم سے کتنی امیدیں باندھ رکھی تھیں۔ لیکن آج اس جاہل بدصورت لڑکی سے شادی کر کے سب کو خاک میں ملا دیا۔ اب تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں۔ تم اس کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ۔ اگر میری روح کو سکون چاہتے ہو تو اس بھوت زادی کو جلد سے جلد لے جاؤ اور میرے گھر کو اس وجود سے پاک کر دو۔ ماں کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ میں نے بہنوں کی طرف رحم کی نظروں سے دیکھا۔ لیکن ان لوگوں نے بھی اس طرح منہ موڑ لیا جیسے کوئی اجنبی۔

دوسرے دن حسب دستور میں کچھ ضروری کام کے تحت چلا جا رہا تھا کہ پیچھے سے حاجی اختر صاحب کی آواز سنائی دی۔ میرے مڑتے ہی انہوں نے تبلیغ شروع کر دی۔

"کہو بیٹے آفاق تم نے آخر بازی مار ہی لی۔ کتنی رقموں پر سودا کیا تھا۔ بھئی تم جیسے پوسٹ گریجویٹ کو پچاس ہزار نقد ضرور ملے ہوں گے۔ ویسے آج کے دور میں لے لیا۔

"بیٹا! میں تمہاری بیوی کو خدمت کے لئے——" ماں کی آواز میں بلا کا خوف تھا۔

"ماں! بڑی چھوٹی آپا آئی تھی؟" میں نے ماں کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔ لیکن ماں کے بجائے نازیہ نے جواب دیا۔ "نہیں"۔ وہ سب ایک دن چند منٹوں کے لئے ماں کو دیکھنے کے لئے آئی تھیں۔ مگر گھر کی ناقابل برداشت سڑاند کی وجہ سے چلی گئی۔" اور پھر نازیہ کے جذبات امنڈ پڑے۔ وہ کہتے کہتے رو پڑی۔

"میں ماں کو اس طرح تنہا کیسے چھوڑ کر آ جاتی۔" میں نے ماں کی طرف دیکھا۔ اس کے آنسو میرے دامن کو بھگو رہے تھے۔ میں بے ساختہ ماں سے لپٹ کر رونے لگا جیسے چند منٹ قبل میرا منا اپنے ماں کو بھینچ کر رو پڑا تھا۔

☆☆☆

ایک نئی صنف سخن: تروینی

پروفیسر علی حیدر ملک

اردو ادب کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی نثری و شعری اصناف میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ اصناف پہلے عربی اور فارسی زبانوں کے ذریعہ اردو میں آئیں، پھر انگریزی اور دیگر مغربی ادبیات کی بعض اصناف اردو میں متعارف ہوئیں۔ اب اس سلسلے میں برصغیر کی علاقائی زبانوں سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور لوک ادب کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی جاری ہے۔ مشرق بعید سے ادبی استفادے کا رجحان ہمارے یہاں عام نہیں رہا۔ لیکن گزشتہ دہائیوں میں ایک آدھ صنف اس طرف سے بھی اردو میں در آئی ہے۔

اردو نظم میں جو ہیئتیں رائج رہی ہیں، انہیں ایک ہیئت مثلث کی ہے، جس کا ہر بند تین مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دور حاضر میں نظم مثلث کی فارم کچھ زیادہ مروج اور مقبول نہیں رہی، لیکن تین مصرعوں کی مختلف اصناف مثلاً ثلاثی، ہائیکو اور ماہیے وغیرہ کی طرف ہمارے شعراء زیادہ راغب نظر آتے ہیں۔ تین مصرعوں کی شعری اصناف میں اب ایک صنف تروینی کا اضافہ ہو گیا ہے، جس کی اختراع کا سہرا گلزار کے سر ہے۔

گلزار کا آبائی وطن اور جائے پیدائش دینہ ضلع جہلم ہے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ ہندوستان منتقل ہو گئے اور فلموں سے وابستگی اختیار کر لی۔ ان کا شمار ہندوستان کی ذہین اور معتبر فلمی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ فلم کے علاوہ ادب سے بھی گلزار کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اردو ہندی میں ان کے متعدد شعری و افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ گلزار نے سلطانہ مہر کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ:

"میں نے شاعری میں ایک نئی فارم پیدا کرنے کوشش کی ہے، جس کا نام تروینی رکھا ہے۔ یہ ہائیکو بھی نہیں، مثلث بھی نہیں۔ تیسرا مصرع روشن دان کی طرح کھلتا ہے۔ اس کی روشنی میں پہلے شعر کا تاثر بدل جاتا ہے۔ تیسرا مصرع Comment بھی ہو سکتا ہے، اضافہ بھی۔ تروینی میں ایک شوخی اور Surprise ہے۔"

تین مصرعوں کی جو اصناف اردو میں رائج ہیں ان کی نسبت اردو تروینی میں بات کہنے کی گنجائش زیادہ نظر آتی ہے اور اس میں قاری کے لئے لطف اور دلچسپی کا عنصر بھی زیادہ ہے۔ اسی لئے ہندی کے صف اول کے شاعر ہری ونش رائے بچن اور اردو کے بلند پایہ ادیب و شاعر احمد ندیم قاسمی نے اس صنف کے لئے پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے گلزار کی کوششوں کو سراہا ہے۔ گلزار کی تروینی کے نمونے ملاحظہ فرمائیے۔

سب پہ آتی ہے سب کی باری سے
موت منصف کی علامت ہے
زندگی سب پہ کیوں نہیں آتی؟

کیا پتہ کب کہاں سے مارے گی
بس کہ میں زندگی سے ڈرتا ہوں
موت کا کیا ہے ایک بار مارے گی

اُف! یہ بھیگا ہوا اخبار
پیپر والے کو کل سے چینج کرو
پانچ سو گاؤں بہہ گئے اس سال

تروینی کا اپنا حسن اور اپنا ایک ذائقہ ہے۔ اسی لئے بچن جی اور قاسمی صاحب کے علاوہ شاعری کے بہت سے عام قارئین اور سامعین نے بھی اسے پسندیدگی کی سند عطا کی ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ گلزار کے سوا اردو یا ہندی کے کسی شاعر نے اس صنف کی طرف توجہ نہیں کی۔

ابھی حال میں کراچی کے دو اردو شاعروں، یاور امان اور فوقیہ مشتاق نے اس نئی صنف میں طبع آزمائی شروع کی ہے۔ یاور امان کا شمار موجودہ عہد کی درمیانی نسل کے باشعور اور پختہ کار شعرا میں ہوتا ہے اور فوقیہ مشتاق بھی شعری افق پر ابھرنے والے نئے تابندہ ستارے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پہلے یاور امان کی ایک تروینی ملاحظہ فرمائیے

ایک چڑیا ٹھوکریں کھاتی ہوئی
آئینے سے برسر پیکار ہے
زندگی کی چاہ میں یا جاں گنوانے کے لئے؟

پہلے دو مصرعے ایک منظر پیش کرتے ہیں کہ ایک چڑیا آئینے سے برسر پیکار ہے۔ منظر کے ذریعے خیال کی تکمیل تو ہو جاتی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ وہ برسر پیکار کیوں ہے۔ یا اس طرح وہ اپنی جان گنوانے کے درپے ہے؟ بطور نمونہ یاور امان کی چند اور تروینیاں ملاحظہ ہوں

سانپ جتنا بھی خوبصورت ہو
اپنی فطرت بدل نہیں سکتا
کس لئے کینچلی بدلتا ہے؟

اپنے چہرے کے روبرو کر کے
لوگ آئینہ دیکھتے تو ہیں
آئینہ بھی تو دیکھتا ہوگا

بڑے ہی چاؤ سے پہنا ہے اس نے
سنہرے ہاتھ میں سونے کا کنگن
ہے کس کا کون زیور کون جانے

اب فوقیہ مشتاق کی ایک تروینی دیکھئے

دو کناروں کے درمیاں دریا
مجھ کو کوئی رقیب لگتا ہے
ہم کنارے ہیں تو دریا کون ہے؟

اس میں پہلے دو مصرعے مل کر ایک شعر مکمل کر دیتے ہیں، جس میں ایک عمومی خیال پیش کیا گیا ہے کہ دو کناروں کے بیچ رہنے والا دریا مجھے کوئی رقیب معلوم ہوتا ہے۔ جو دونوں کناروں کے درمیان حائل ہو کر ہمیں ملنے نہیں دیتا۔ یہاں بات پوری ہو گئی ہے۔

اب تیسرا مصرع اس مکمل خیال کو داخلی رخ دے کر ایک سوال اٹھاتا ہے۔ ہم یعنی میں اور میرا محبوب دو کناروں کے مانند ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں اور ہمارے درمیان دریا کی طرح کوئی رقیب حائل ہو گیا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ رقیب کون ہے۔ اس طرح تیسرا مصرع قاری اور سامع کو ایک نئے زاویے سے سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ فوقیہ مشتاق کی کچھ مزید تروینیاں نذر قارئین ہیں۔

جب بھی کوئی خوشی کی بات ہوئی
تیرا غم آ کے کھا گیا اس کو
کیسے کہہ دوں کہ تجھ کو بھول گئی

کیا کوئی فیصلہ بھی کرتا ہے
مجھ کو اب زندگی کے بارے میں
فیصلہ اس کا اب بھی باقی ہے

تروینی کے لئے موضوع کی کوئی قید یا کوئی بھی پابندی نہیں ہے۔ یعنی اس میں کسی بھی قسم کے خیال اور تجربہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ بحر، وزن اور ارکان کے سلسلے میں شاعر کو پوری آزادی حاصل ہے۔ ردیف اور قافیہ کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ صرف شرط یہ ہے کہ پہلے دو مصرعے ایک شعر یا بیت کی حیثیت رکھتے ہوں اور تیسرا مصرع پہلے شعر کے خیال کو کوئی نئی جہت یا کوئی نیا زاویہ عطا کرتا ہو۔ اس صنف کے سلسلے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ دیگر اصناف کی طرح یہ کسی دوسری زبان سے اردو میں نہیں آئی بلکہ اس کی اختراع یا ایجاد کا سہرا ایک فرد یعنی گلزار کے سر ہے۔ یہ صنف بلاشبہ اپنے اندر وسعت اور کشش رکھتی ہے اور اسی بنا پر تین مصرعوں کی دیگر شعری اصناف کے مقابلے میں اس کی مقبولیت کے امکانات بھی زیادہ ہیں۔

☆☆☆

عکس مطالعہ

حلیم صابر

نام کتاب: زمین چیختی ہے
صنف: شعری مجموعہ
شاعر: قیصر شمیم
صفحات: 208
ناشر: عرفان الحیات
قیمت: 250 روپے
زیر اہتمام: کاروان ادب، رانی گنج

شاعر جب اپنے تجربات و احساسات کو شعری پیکر عطا کرتا ہے تو اس میں ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ قارئین ادب اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور جب ایسے شاعر کا کلام زیب مطالعہ ہو جس کی شاعری درجۂ اعتبار حاصل کر چکی ہو تو اس سے نہ صرف اہل ادب متاثر ہوتے ہیں بلکہ استفادہ بھی کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک شعری مجموعہ "زمین چیختی ہے" استاذ الشعراء قیصر شمیم صاحب کا پچھلے سال کے اواخر میں منظر عام پر آ کر اہل ادب کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس مجموعے کو سرسری طور پر پڑھ کر تسکین نہیں ہوتی بلکہ اس کا بغور مطالعہ صوری اور معنوی طور پر ایسی کیفیات سے آشنا کراتا ہے جس میں شاعر معتبر کا شعور فکر و نظر سانس لیتا ہے۔ اور ایسی خوبیاں زبان و بیان کی قیصر شمیم کی شاعری میں بدرجہ اتم موجود ہیں جس کا اعتراف مشاہیر ادب کرتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

کیوں لئے بیٹھے ہو فرسودہ فسانے اپنے
ہر نئے دور کے ہوتے ہیں تقاضے اپنے
سانس لینے کے لئے ہم کو سنبھلنا ہوگا
اب ہواؤں کو نہیں یاد قرینے اپنے
خواہشیں جتنی ہیں اتنے ہی مسائل بھی تو ہیں
مانگنے والا ترا مانگے تو کیا کیا مانگے
جس کے کھو جانے سے پہچان سے محروم ہے وہ
آج انسان وہی گمشدہ چہرہ مانگے

آج کا انسان ایسی کیفیت سے دوچار ہے کہ شعور و ادراک و آگہی کے فریب میں مبتلا ہو کر صفات انسانی سے محروم ہو کر رہ گیا ہے۔ اتنی خواہشیں اتنے مسائل اسے اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہیں کہ ان سب کا حل ممکن نہیں۔ لیکن پھر بھی آج کا انسان خواہشات حیات دل میں لئے محرومی کا شکار ہو کر جیئے جا رہا ہے۔ جسے قیصر شمیم نے اپنے تیکھے اور شیریں لہجے میں اشعار کی صورت پیش کیا ہے۔ شاعری جب زمانے میں وقوع پذیر حالات کو اپنے اندر جذب کرتی ہے تو اس کی حیثیت آفاقی ہو جاتی ہے۔ جس طرح قیصر شمیم کے اشعار آفاقیت کے حامل نظر آتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جو مسئلے تھے آساں، وہ بھی الجھ گئے ہیں
کیا سر کھپا رہی ہے دانائی انجانی
اب تو پرانی قدریں سر پیٹنے لگی ہیں
کیا داستان سنے بھولی ہوئی وفا کی
زنجیر ٹوٹنے کا ساں دیکھنے کے بعد
کیوں آج بھی ہے پاؤں میں زنجیر دیکھنا
بیٹھے ہیں مہاجر کی طرح ان دنوں وہ بھی
ہجرت جو کبھی کرتے نہیں اپنے وطن سے
کیا اہل جنوں راہ جنوں بھول گئے ہیں
آواز نہیں آتی ہے اب دشت و دمن سے

قیصر شمیم کی شاعری میں اس کا انکشاف ہوتا ہے کہ وہ ہر عہد میں ابھرنے والی زمانے کی آواز کو اپنے دل کی آواز میں ضم کر کے فکر و فن کے پیکر میں ڈھال دیتے ہیں جس میں غم زمان اور زمانے کی آواز میں گم نہ ہونے والی غم محبت کی کیفیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ شاعر چاہے ترقی پسند نظریے کا حامل ہو یا جدیدیت کا علمبردار اس کے اشعار میں محبت کے جذبات بھی سانس لیتے ہیں۔ جس کا اظہار ایسے عشقیہ اشعار سے ہوتا ہے۔ اور عشق مجازی ہی اسے عشق حقیقی کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ قیصر شمیم کے اشعار میں بھی عشق مجازی کی جھلک اور عشق حقیقی کا عکس واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ چند اشعار اس ضمن میں پیش کئے جاتے ہیں۔ غور فرمائیں۔

اس وقت میری رات جواں ہوتی ہے اکثر
جب دل میں ابھرتا ہے شرر اور بہت کچھ
نظر میں رہتی ہے ہر وقت جس کی رعنائی
اسی کی یاد ہے اور میری شام تنہائی
جس کا خیال آتے ہی دل جھومنے لگے
آنکھوں کے سامنے وہی رنگیں سماں رہے
جھکتا کوئی کمال نہیں راہ عشق میں
میری جبیں جھکے تو ترا آستاں رہے
دنیا میں کسی اور سے نسبت نہیں میری
کہنے کو یہاں ورد ترا نام بہت ہے

قیصر شمیم نے عشقیہ موضوع کے علاوہ خاص ادبی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی موضوعات کو بھی منفرد انداز میں پیش کر کے اپنی شعرگوئی کو منفرد حیثیت کا حامل بنا دیا ہے۔ جس کا شمار ادب عالیہ میں ہوتا ہے۔ شعرگوئی کے طویل سفر میں نصف صدی سے زائد عرصے کی ریاضت نے آپ کو اساتذۂ فن کی صف میں جو مقام عطا کیا ہے اس لحاظ سے بھی آپ کی خدمات قابل لحاظ ہیں۔ سیکڑوں نو واردان بساط ادب کی ذہنی آبیاری آپ نے کی ہے۔ نہ صرف بنگال بلکہ ہندوستان گیر پیمانے پر آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے والے شعراء سیکڑوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ ان میں بعض بیرون ممالک میں بھی قیام پذیر ہیں۔

قیصر شمیم صاحب کی علمی و ادبی خدمات لائق تحسین ہیں۔ زندگی کی چوراسی بہاریں دیکھنے کے بعد بھی آپ پرورش لوح و قلم میں مصروف ہیں۔ آپ کے شعری مجموعے "زمین چیختی ہے" کا استقبال کرتے ہوئے ہم نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ خدائے پاک آپ کو تادیر سلامت رکھے اور آپ کی سرپرستی کا سایہ ہم اہل بنگال پر مدتوں قائم رہے۔

☆☆☆

غزلیں

روشن ضمیر

تشنہ دل، تشنہ جگر یاد آیا
ماں کا جب دیدۂ تر یاد آیا
جس جگہ امن کا سورج نکلا
وہ کبوتر کا نگر یاد آیا
یاد آنے لگے کوفہ والے
جب بھی نیرنگ نظر یاد آیا
ہجر یوسف نے کیا تھا اندھا
باربا لخت جگر یاد آیا
پھر تری یاد اٹھی ہے دل میں
پھر محبت کا نگر یاد آیا
میں نے جو وعدہ کیا تھا رب سے
وہ مجھے وقت سفر یاد آیا
اے ضمیر حق کی اگر بات چلی
ابن حیدر ہی کا سر یاد آیا

مجسم ہاشمی

شان بڑھتی گئی ہر آن میں رکھے رکھے
حلقۂ صاحب ایمان میں رکھے رکھے
ایک ہی ضرب میں شیشے کی طرح ٹوٹ گیا
دل مرا گوشۂ ارمان میں رکھے رکھے
کتنے ہیں لوگ جو دنیا سے گزر جاتے ہیں
حوصلہ اپنے دل و جان میں رکھے رکھے
چاہتے ہیں کہ ہو قرآن سے برکت حاصل
طاق پر مخملی جزدان میں رکھے رکھے
دانے دانے کو ترستے رہے بھوکے بچے
فصل سڑ گل گئی کھلیان میں رکھے رکھے
مرے بچوں کی توجہ کا سبب بن نہ سکی
چار پائی مری دالان میں رکھے رکھے
ہم نے چاہا تھا کہ خوشبو سے نوازیں تجھ کو
پھول مرجھا گئے گلدان میں رکھے رکھے
جا بجا سوچ گئی ہوگی مجسم صاحب
اس کی انگلی مرے دلوان میں رکھے رکھے

ڈاکٹر شاہد فروغی

زندگی کے سفر میں، درد ملتا رہے گا
پھر بھی آنکھوں میں دل کش خواب ڈھلتا رہے گا
کوئی شکوہ نہیں ہے، ہمسفر سے مجھے اب
میرا سایہ ہمیشہ، ساتھ چلتا رہے گا
وقت کی آندھیاں یہ، کیا بجھائیں گی لو کو
دیپ یادوں کا ہر پل دل میں جلتا رہے گا
اس کو عزت ملے گی، اس کو شہرت ملے گی
چاند بن کر جہاں میں جو پگھلتا رہے گا
اس زمانے میں کیسے مٹ رہی ہے محبت
آدمی، آدمی کو، اب کچلتا رہے گا
دھوپ، بارش میں نکلو، زندگی کیا ہے دیکھو
گھر کی تنہائی میں، دم نکلتا رہے گا
ہاتھ سب سے ملانا، پیار سے اے فروغی
پھول جیسا تمہارا نام کھلتا رہے گا

فیروز سکندر شاہی

کہاں بن تیرے جینا، جینا ہوتا
ترے بن میرا جینا، مرنا ہوتا
مرے بارے میں سوچا سمجھا ہوتا
اگر سچ میں وہ میرا اپنا ہوتا
حقیقت میں بدل ہی جاتے سپنے
حقیقت میں گر سپنا دیکھا ہوتا
برا ہوتا ہے اچھوں ساتھ ہر دم
برا ہوتا میں، کتنا اچھا ہوتا
نہیں مجھکو شکایت غیروں سے
ملا اپنوں میں کوئی اپنا ہوتا
خسارے میں رہا من مانی کر کے
کبھی تو میرا کہنا، مانا ہوتا
بگڑتے گر نہ رشتے تجھ سے میرے
ترے گھر شاہی آنا جانا ہوتا

آباد ہے آباد ہے

آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
آباد ہے آباد ہے ہم سے وطن آباد ہے
ہم سے گلوں میں تازگی ہم سے ہے حسن و دلکشی
ہم ہیں چمن کی بلبلیں ہم سے ہی ہے یہ نغمگی
ہم ہیں دیا ہم دیپ ہیں ہم سے گریزاں تیرگی
ہم ہی ہیں صبح جاں فزا ہم سے ہے ہر سو روشنی
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
ہم ہی کھڑے سرحد پہ ہیں ساحل کے ہم ہیں پاسباں
ہم ہی اٹھائے ہل بھی ہیں ہم ہیں ترقی کے نشاں
گنگ و جمن ہیں موجزن کہتی ہوئی یہ داستاں
ہم سے ہی ہے ہر قافلہ ہم ہی ہیں میر کارواں
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے
مندر میں ہم مسجد میں ہم گردوارا میں گرجا میں ہم
کاشی بھی ہم کو محترم کعبہ بھی ہم کو محترم
مدہوش کرتی ہے ہمیں اخلاص کا ہر زیر و بم
پھر کیا جدا کر پائے گا ہم کو کوئی ظلم و ستم
آباد ہے آباد ہے ہم سے چمن آباد ہے

(غلام معین الدین اختر)

دوسری محبوبہ

اقبال جعفر

نکہت نے اس کی خزاں رسیدہ ویران اور اجاڑ زندگی میں اپنی معصوم محبت سے بہار کے پھول کھلائے۔ اپنے نام کی مناسبت سے تمام خوشبوئیں اس کے دامن میں بھر دیں——وہ محبت دی جو حوا کے زمانے سے آج تک کسی عورت نے کسی مرد کو عطا نہ کی ہوگی——! ندیم بھی اسے دل و جان کی تمام تر گہرائیوں سے چاہنے لگا۔ نکہت سے ایک لمحے کی جدائی بھی اسے گوارہ نہ تھی——!

وہ دن ندیم کی زندگی کے خشک ترین دن تھے۔ دو مہینے کی جدائی دو صدیوں کے برابر لگنے لگی۔ نکہت گرمیوں کی تعطیلات گزارنے والدین کے ہمراہ اپنے گاؤں چلی گئی تھی۔ ملازمت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے بہت دقت اور کوشش کے بعد اسے دو دن کی رخصت مل سکی اور اسے یوں لگا جیسے کوئی پوشیدہ خزانہ دستیاب ہو گیا ہو۔

چار گھنٹے کا بس کا اکتا دینے والا سفر تھا۔ ندیم کبھی رسٹ واچ کی رفتار پر غصہ کرتا اور کبھی بس کا جگہ جگہ رکنا اور مسافروں کا اترنا اسے آگ بگولہ کر دیتا لیکن وہ مجبور تھا۔

آخر منزل مقصود آ گئی۔ نکہت اسے دیکھ کر کھل اٹھی اور تنہائی میسر آتے ہی اس سے لپٹ کر رو پڑی۔ ندیم نے تحقیق موتیوں کو اپنے لبوں میں جذب کر لیا۔ وہ دن پلک جھپکتے ہی بیت گئے۔

اور جدائی کی اس شام ندی کے کنارے ندیم کے زانو پر رکھا سر اٹھا کر نکہت نے حسرت بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"اب مجھے جانا چاہئے، تمہارے بس کا وقت بھی ہو رہا ہے۔ مجھے اجازت دو——"

"جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ——" ندیم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ بہت جذباتی ہو گیا تھا لیکن کیا میں یقین رکھوں کہ کسی دن تم بھی واپس نہ جانے کے لئے میرے پاس آ جاؤ گی——"

نکہت کا جواب بجلی بن کر گرا اور لمحہ بھر میں سب کچھ خاکستر کر گیا——

اس نے کہا۔

اگر تم کبھی اس قابل بن سکے تو میں تمہارے پاس کبھی واپس نہ جانے کیلئے آ جاؤں گی۔ دنیا میں صرف پیار ہی سب کچھ نہیں——زندگی گزارنے کے لئے محبت سے بھی اہم ضروریات ہیں جن کا میسر نہ آنا، جیتے جی مر جانے کے برابر ہے۔ ایک کلرک کی معمولی تنخواہ وہ آسائشیں اور آرام فراہم کر سکے گی——؟"

ندیم اس کے بدلے ہوئے رویے پر حیران رہ گیا۔ یہ وہ کہہ رہی تھی جس نے ساتھ جینے اور ساتھ مرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ جس نے کہا تھا۔ اس میں مجھے تمہارے پیار کے سوا کسی چیز کی تمنا نہیں——؟"

وہ تھکے قدموں سے یہ سوچتا ہوا بس میں سوار ہو گیا کہ خدائے بلند و برتر نے دل جیسی پاک شے میں پیار کے علاوہ دنیاوی خوشیوں کی تکمیل، آرام و آسائش کی تمنا اور حرص و ہوس کے جذبے کو کیوں جگہ دی ہے اور اتنی جگہ کہ بے لوث محبت کی کوئی وقعت ہی نہیں رہ گئی——!

ندیم اپنے خیالات میں گم تھا۔ بس اپنی پوری رفتار سے اسے نکہت سے دور لے جا رہی تھی۔ یکایک ندیم کے خیالات کے موتیوں کی مالا کسی نے توڑ ڈالی اور موتی بکھرتے گئے۔ بس ایک زبردست حادثے کا شکار ہوئی تھی۔ ہر طرف شور برپا تھا——گھپ اندھیرے میں دم توڑتے ہوئے مسافروں کی چیخیں، زخمیوں کی کراہیں——ندیم نیم بیہوش پڑا تھا——کون سا مقام تھا——وہ نکہت سے کتنی دور ہو گیا تھا——اسے کچھ خبر نہ تھی۔

درد کی شدت سے وہ کراہ رہا تھا۔ تبھی کسی لڑکی کی دھندلی شبیہ اس کی نگاہوں کے سامنے آ گئی۔ وہ ندیم پر جھکی ہوئی تھی۔ ایک لمحے کیلئے اس نے سوچا——شاید نکہت آ گئی ہے اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لینے——لیکن وہ نکہت نہیں تھی۔ شکل آہستہ آہستہ واضح ہوتی چلی گئی——بلا کی خوبصورت لڑکی تھی وہ نکہت سے کہیں زیادہ حسین——مگر بہت زرد——ندیم کے لئے قطعی اجنبی——!

"کون ہو تم——اس قدر خوبصورت——لیکن بالکل زرد——چاند کی طرح جو بڑھتا ہے——گھٹ جانے کیلئے——" ندیم جذبات کی رو میں بہہ گیا۔ ٹمٹماتے روشن ستاروں کی طرح جو محو رقص رہتے ہیں——سویرے ڈوب جانے کیلئے——کلیوں کی مانند، جو کھلتی ہیں مرجھا جانے کیلئے——تم میرے پاس کیوں آئی ہو——کوئی تازہ زخم دینے——میرے زخموں کو کریدنے——یا انہیں ناسور بنا دینے——کیوں آئی ہو——؟"

"مجھے غلط نہ سمجھو——میں تمہارے دل کے زخموں کو پہچانتی ہوں——" اس کے سحر انگیز لہجے میں بے پناہ پیار پنہاں تھا۔ میں تمہارے درد کا درماں ہوں——دور بہت دور سے——میں تم تک پہنچی ہوں——تمہاری چاہت میں——مجھے ایک بار آزما کر تو دیکھو——میں لافانی پیار میں یقین رکھتی ہوں——مادی دنیا کے آرام و آسائش کی مجھے قطعی ضرورت نہیں——میں تمہیں چاہتی ہوں——تم سے پیار کرتی ہوں——مجھے اس سے غرض نہیں کہ تم کلرک ہو یا بادشاہ——میں کب سے اس دن کے انتظار میں تھی کہ تمہیں میری ضرورت محسوس ہو——اور میں تمہارے کام آ سکوں——"

"تم بھی مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی——کبھی واپس نہ آنے کیلئے——نکہت کی طرح——" ندیم بچوں کی طرح بولا۔

"نہیں——میں تمہیں چھوڑ کر کبھی نہ جاؤں گی——آؤ میری بانہوں میں آ جاؤ——"

اندھیرے بڑھنے لگے——ندیم کو نیند آنے لگی——اس کی آواز ڈوبنے لگی۔

مجھے گلے لگا لو——اپنے سینے میں چھپا لو——مگر ٹھہرو——مجھے اپنا نام تو بتاؤ——

"کیا اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں——تمہیں چاہتی ہوں——اپنی بانہوں میں لے کر تمہارے ہر زخم پر مرہم رکھنا چاہتی ہوں——"

"وہ کہتی جا رہی تھی——آؤ——میری بانہوں میں سو جاؤ——میں ہر شکست دل کی محبوبہ ہوں——میرا نام——موت ہے——!"

غزل

ایسا طوفاں اٹھا گلستاں لٹ گیا
تیرے باعث ہی ہندوستاں لٹ گیا
رہنما ایسے راہ وفا میں ملے
"دو قدم چل کے ہی کارواں لٹ گیا"
میرے بابا نے جب ساتھ چھوڑا مرا
میرے سر سے میرا سائباں لٹ گیا
مشکلوں سے بنایا تھا ہم نے مگر
اب کے آندھی میں وہ آشیاں لٹ گیا
تیرے ظلم و ستم کا کرشمہ تھا وہ
میری بستی میں اک بے زباں لٹ گیا
ہم نے کل جو بنائے تھے نقش حسیں
کون آیا کے ہر اک نشاں لٹ گیا
ایک انساں جو کرتا تھا سب کی مدد
ان کے ہاتھوں ہی وہ مہرباں لٹ گیا
چھپ گئے جب ستارے تو اے فاطمہ
یہ زمیں بھی لٹی، آسماں لٹ گیا

فاطمہ خاتون، گارڈن ریچ، کلکتہ

کینسر سے ڈی این اے میں تبدیلیاں برسوں قبل ہونے کا انکشاف

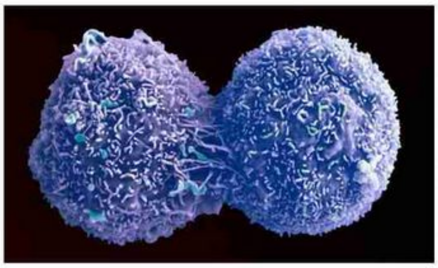

کینسر کے نتیجے میں جینیاتی نظام میں ہونے والے مسائل اکثر اوقات کئی برس بلکہ دہائیوں قبل ہی ہونے لگتی ہیں۔

یہ بات کینسر کے حوالے سے ہونے والی ایک بین الاقوامی تحقیق میں سامنے آئی۔

ویلکم سانگر انسٹیٹوٹ، ڈیوک این یو ایس میڈیکل اسکول سنگاپور، کیلیفورنیا یونیورسٹی، میساچوسٹس انسٹیٹوٹ آف ٹیکنالوجی اور ہارورڈ یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق میں دنیا بھر میں کینسر کے نتیجے میں ڈی این اے کو نقصان پہنچنے کے عمل کے جینیاتی فنگر پرنٹس کا انکشاف کیا گیا۔

سائنسدانوں نے اب تک کے سب سے تفصیلی جینیاتی فنگر پرنٹس کو مرتب کیا، جس سے یہ اشارے ملتے ہیں کہ ہر قسم کا کینسر کس طرح جسم میں بنتا ہے۔

اس سے سائنسدانوں کو نامعلوم کیمیکلز، حیاتیاتی گزرگاہوں اور کینسر کا باعث بننے والے ماحولیاتی عناصر کی تلاش میں بھی مدد ملے گی۔

جریدے نیچر میں شائع تحقیق گلوبل پان کینسر پراجیکٹ کا حصہ ہے جس کا مقصد کینسر کے اسباب کو سمجھنے اور روک تھام کی حکمت عملیوں کو تشکیل دینے میں مدد فراہم کرنا ہے جبکہ تشخیص اور طریقہ علاج کی تشکیل کو بھی ممکن بنانا ہے۔

اس پراجیکٹ سے منسلک 22 مزید تحقیقی رپورٹس کو بھی جریدے نیچر میں شائع کیا گیا جو کہ دنیا کے 37 ممالک میں ہوئی اور 38 مختلف اقسام کی رسولیوں میں 26 سو سے زائد جینومز کا تجزیہ کیا گیا۔

کینسر سے جینیاتی تبدیلیاں آتی ہیں اور ایک خلیے کا ڈی این اے بدل جاتا ہے جس سے وہ بے قابو انداز سے ایک سے دو اور سیکڑوں کی تعداد میں پھیل جاتا ہے۔

ماضی کی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ کینسر کے معلوم اسباب جیسے سورج کی مضر شعاعیں اور تمباکو نوشی ڈی این اے میں تباہی کے مخصوص فنگر پرنٹ بناتی ہیں، جن سے یہ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے کہ کینسر کیسے جسم میں پھیلا، کس حد تک پھیل سکتا ہے اور کیسے اس کی روک تھام ممکن ہے۔ تاہم ماضی میں تحقیقی رپورٹس اتنے بڑے پیمانے پر نہیں تھی جو تمام ممکنہ جینیاتی اشاروں کو شناخت کرسکتیں۔

اس نئی تحقیق میں نئے اشاروں کی شناخت کی گئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے تھے اور انہیں ایک بڑے ڈیٹا بیس کا حصہ بنادیا گیا۔

محققین کا کہنا تھا کہ کچھ اقسام کے ڈی این اے فنگر پرنٹس عکاسی کرتے ہیں کہ کینسر کس طرح ادویات پر ردعمل ظاہر کرتا ہے، اس حوالے سے مزید تحقیق سے کچھ اقسام کے کینسر کی تشخیص اور ان کے لیے کونسی ادویات موثر ثابت ہوسکتی ہیں، کی شناخت میں مدد مل سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ جینومز کی بڑی تعداد میں دستیابی سے ہمیں جدید تجزیاتی طریقہ کار کے اطلاق میں مدد مل سکے گی اور مزید جینیاتی خرابیوں کے بارے میں تحقیق کو توسیع دی جاسکے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس نئے ذخیرے سے ڈی این اے کے نقصان یا مرمت کے حیاتیاتی اور کیمیائی تجزیے کی زیادہ بہتر تصویر مل سکے گی جس سے طبی ماہرین جینوم پر کینسر کے اثرات کا تعین کرسکیں گے۔

ہاتھ سے کھانا غذا کو زیادہ مزیدار بناتا ہے، تحقیق

چمچ کی جگہ ہاتھوں سے کھانا خوراک کا ذائقہ بہتر بنادیتا ہے مگر ایسا کرنے سے جسمانی وزن میں اضافے کا امکان بھی ہوتا ہے۔

یہ دعویٰ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔

اسٹیونز انسٹیٹوٹ آف ٹیکنالوجی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ خوراک کو چھونا دماغ کے ایسے نظام کو متحرک کرتا ہے جو نوالے کے منہ میں پہنچنے سے پہلے یہ خیال کرنے پر مجبور کردیتا ہے کہ غذا مزیدار ہے اور چمچ کانٹے کے مقابلے میں زیادہ اطمینان کا احساس دلاتا ہے۔

مگر محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ یہ اثرات ایسے افراد میں نظر آتا ہے جو عام طور پر ہاتھ روک کر کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں جو لوگ ہر طرح سے غذا کو کھانے کے عادی ہوتے ہیں، انہیں ہاتھوں سے کھانے میں اس کا ذائقہ زیادہ بہتر محسوس نہیں ہوتا۔

تحقیق کے لیے 45 رضا کاروں کو پنیر کھانے کا کہا گیا مگر آدھے افراد کو ہاتھوں سے جبکہ باقی لوگوں کو اسٹک استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔

جریدے جرنل آف ریٹیلنگ میں شائع تحقیق میں بتایا گیا کہ اس سے صرف لوگوں کے اندر کھانے کی خواہش میں ہی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ ہوٹلوں کے لیے ایک سادہ طریقہ ہے جو کھانے کے تجربے کو صارفین کے لیے زیادہ لطف اندوز بنا دیتا ہے۔

تحقیق کے دوران 45 طالبعلموں کو پنیر دکھایا گیا اور کھانے سے پہلے پکڑنے کی ہدایت کی گئی اور ان کی غذائی عادات کے بارے میں سوالات کیے گئے۔

نتائج جسے معلوم ہوا کہ جو لوگ کھانے کے معاملے پر خود پر زیادہ کنٹرول رکھتے ہیں، انہوں نے جب پنیر کو ہاتھوں سے چھو کر کھایا تو وہ انہیں زیادہ مزیدار اور اشتہا انگیز لگا، تاہم کھانے کے معاملے پر خود پر کنٹرول کرنے والے افراد میں یہ اثر نظر نہیں آیا۔

محققین کا کہنا تھا کہ ایسا نظر آتا ہے کہ دونوں گروپس کے افراد کے دماغی معلومات کا تجزیہ ایک طرح نہیں کرتے اور نتائج سے عندیہ ملتا ہے کہ کھانے کے معاملے پر خود کو کنٹرول میں رکھنے والے افراد جب کھانے کو ہاتھ سے چھوتے ہیں تو غذا ان کے لیے زیادہ پرکشش اور مرغوب ہوجاتی ہے۔ اس حوالے سے دوسرے تجربے میں محققین نے 145 طالبعلموں کے دو گروپس بنائے اور ایک گروپ کو ہدایت کی گئی کہ وہ غذا کے حوالے سے محتاط رویے کا اظہار کرتے ہوئے فٹ اور صحت مند رہنے کے لیے زیادہ کھانے سے گریز کریں جبکہ دوسرے گروپ کو ہدایت کی گئی کہ وہ وزن کے بارے میں فکر مند مت ہوں اور جو دل کریں کھائیں۔

ہڈیوں کو مضبوط بنانے میں مددگار مزیدار مشروب

کافی دنیا بھر میں کروڑوں افراد کا پسندیدہ ترین گرم مشروب ہے اور اسے پینا ہڈیوں کو مضبوط بنانے میں بھی ممکنہ طور پر مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

یہ دعویٰ ہانگ کانگ میں ہونے والی ایک تحقیق میں سامنے آیا۔

ہڈیوں کے بھربھرے پن پر تحقیق کے لیے محققین نے 564 بالغ افراد کی خدمات حاصل کیں اور ان کو 2 گروپس میں تقسیم کیا، ایک گروپ کافی پینے والوں کا تھا اور دوسرا اس مشروب سے دور رہنے والوں کا، تاکہ ان کی ہڈیوں کی کثافت کا موازنہ کیا جاسکے۔

نتائج سے معلوم ہوا کہ کافی پینے والے افراد کی ہڈیوں میں منرل کثافت نمایاں طور پر زیادہ تھی جو کہ مضبوط ہڈیوں کی ایک علامت بھی ہے۔

محققین نے 3 مخصوص مالیکیولز کی شناخت کی جو کافی پینے والوں اور مضبوط ہڈیوں کے ساتھ جڑے تھے اور ان کی بدولت فریکچر کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

تحقیق کے مطابق کافی پینے کی عادت ہڈیوں کی کثافت بڑھانے سے جڑی ہے۔

خیال رہے کہ اس تحقیق کو چھوٹے پیمانے پر کیا گیا اور ماضی میں کافی کے استعمال سے ہڈیوں پر اثرات کے حوالے سے نتائج متضاد رہے ہیں۔

ماضی میں تحقیقی رپورٹس میں بتایا گیا تھا کہ کیفین کا استعمال جسم سے کیلشیم کے اخراج کا باعث بنتا ہے جبکہ ہارورڈ ہیلتھ نے ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ اس خیال کی کبھی تصدیق نہیں ہوئی اور کافی سے کیلشیم کا اخراج اتنی کم مقدار میں ہوتا ہے کہ اسے ہڈیوں کی کمزوری سے نہیں جوڑا جاسکتا۔

کافی کو صحت کے لیے مفید مشروب قرار دیا جاتا ہے اور مانا جاتا ہے کہ اسے پینے سے ذیابیطس ٹائپ ٹو، جگر کے امراض، الزائمر اور دیگر

ان چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے کی غلطی نہ کریں!

مائیکرو ویو کا استعمال آج کل ہر گھر میں عام ہے، تاہم اسے استعمال کرنے والے سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی اس میں گرم کیا جاسکتا ہے جبکہ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ بہت سی چیزوں کو اس میں گرم کرنے سے منفی نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ میں ان چیزوں کی ایک فہرست جاری کی گئی ہے جو مائیکرو ویو میں گرم نہیں کی جاسکتیں ان میں چھلکوں کے ساتھ ابلے ہوئے انڈے، پھل و دیگر اشیاء شامل ہیں۔

انڈے:

ان چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے کی غلطی کبھی نہ کریں انڈوں کو مائیکرو ویو میں ابالنے کا خیال کسی حماقت سے کم نہیں، مائیکرو ویو میں تیزی سے بڑھنے والی حرارت انڈے میں دھواں پیدا کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں وہ پھٹ جاتا ہے۔

2: اسٹیل کا برتن

اگر آپ نے کافی یا چائے اسٹیل کے مگ میں بنانے کے لیے مائیکرو ویو میں رکھ دی ہے تو یہ کام مائیکرو ویو آپ کو کبھی نہیں کر کے دے گا کیونکہ مائیکرو ویو سے نکلنے والی گرمی سے اسٹیل کا مگ تو گرم ہونا شروع ہوجائے گا لیکن کافی یا چائے نہیں بنے گی اور عین ممکن ہے کہ یہ مائیکرو ویو کو نقصان بھی پہنچائے۔

3: پھل

پھلوں کو فریج میں رکھ کر ان کی تازگی تو برقرار رکھی جاسکتی ہے مگر انہیں مائیکرو ویو میں گرم کرنا کچھ اچھا خیال نہیں ہے۔

زیادہ پھل مائیکرو ویو کی حدت کو برداشت نہیں کر پائیں گے اور دھماکہ بھی ہوسکتا ہے۔ پھلوں کو عام درجہ حرارت میں رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

4: پلاسٹک کے برتن

پلاسٹک کے برتنوں کو مائیکرو ویو میں استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ گرم ہونے کے بعد پلاسٹک کے برتنوں سے مختلف کیمیکلز کا اخراج ہوتا ہے جو کھانے میں شامل ہوکر اسے زہریلا کرسکتے ہیں۔

خالی مائیکروویو:

خالی مائیکرو ویو کو اگر چلتا ہوا چھوڑ دیا جائے یا بے خیالی میں چیز رکھنا بھول گئے اور مائیکرو ویو چلا دیا تو اس کے نتیجے میں ایک بڑا دھماکہ بھی ہوسکتا ہے۔ مذکورہ چیزوں کو مائیکرو ویو میں رکھنے سے اجتناب کر کے اور اس کا صحیح استعمال کرکے اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

کتب بینی۔ایک صحت بخش مشغلہ

کتابوں کے شیدائی ایک فلسفی نے کتب بینی کی تعریف کچھ ان الفاظ میں بیان کی تھی۔ "انسانی زندگی میں رنج و غم کے بادل جب راہوں کو تاریک کردیتے ہیں تو یہ کتابیں ہی ہوتی ہیں، جو مخلص دوست کی طرح بیٹھے لفظوں سے ہماری ڈھارس بندھاتی اور اُن تاریک راہوں کو روشن کر دیتی ہیں۔ یہ تعریف انسان اور کتابوں کے درمیان ایک خاص تعلق اور ربط قائم کرتی ہے۔

ایسا تعلق جو انسانی زندگی پر گہرے اور مفید اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی اس دنیا میں بھی کتب خانے پہلے سے بھی کہیں زیادہ بہتر انداز میں اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ایک منتشر اور افراتفری والے معاشرے کا شکار انسان تسکین قلب کے لئے کتب خانوں کا ہی رخ کرتا ہے، جہاں موجود کتابیں ایک طرف اُس کے خیالات کو پروان چڑھاتی ہیں تو دوسری طرف معلومات کا ذخیرہ رکھنے کے باعث ذہن کو فعال رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔

ذیل میں کتب بینی کے انسانی زندگی پر پڑنے والے اثرات کے فائدے دیے جارہے ہیں۔

دماغ کو فعال رکھنا

جسم کے دیگر عضلات (مسلز) کی طرح دماغ کو بھی صحت مند چاق چوبند اور فعال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس حوالے سے ماہرین صحت کہتے ہیں کہ کتابوں کے الفاظ دماغ کو متحرک رکھنے کا سبب بنتے ہیں۔ رش یونی ورسٹی آف امریکا میں کی گئی ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو نوجوان فارغ اوقات میں کتب بینی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان میں بڑھاپے میں دماغ تنزلی اور دماغی بیماریوں کی شرح ان افراد کی نسبت جو کتابوں یا ایسی سرگرمیوں سے دور بھاگتے ہیں، 32 فیصد تک کم ہوتی ہے۔

ذہنی دباؤ دور ہونا

اگر آپ خود کو کسی اچھی تحریر یا کہانی پڑھنے میں مشغول کرلیں تو آپ دفتری معاملات، تعلیمی سرگرمیوں یا روزمرہ کی زندگی میں درپیش دیگر مشکلات کے باعث ہونے والے ذہنی دباؤ (اسٹریس) سے چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں۔ کتب بینی جیسی مثبت سرگرمی سے ذہنی دباؤ آپ کی جان چھوڑ دے گا۔ اچھے الفاظ میں تحریر کیا گیا ناول یا افسانہ آپ کو ایک الگ دنیا میں لے جائے گا، جب کہ ایک اچھا مضمون آپ کی ذہنی کشیدگی دور کرنے میں مدد دے گا۔

اس حوالے سے ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ اچھی کتاب کے مطالعے سے ذہنی دباؤ کا باعث بننے والے ہارمون، مثلاً کارٹی سول (CORTISOL) کی مقدار کم ہوجاتی ہے۔

معلومات میں اضافہ

آپ کتب بینی کے ذریعے جتنی معلومات اپنے ذہن میں ذخیرہ کرتے ہیں، یہ کسی بھی وقت آپ کے کام آسکتی ہیں۔ جتنی زیادہ معلومات آپ کے پاس موجود ہوں گی، آپ زندگی کے مشکل ترین کاموں سے اتنے ہی بہتر انداز میں نمٹ پائیں گے۔

مشکل حالات آپ سے پیسہ، صحت اور تعلقات چھین سکتے ہیں، لیکن آپ کو آپ کے علم سے کوئی بھی محروم نہیں کرسکتا۔

تحریری صلاحیتوں میں بہتری

جب ہم نے لکھنے کا ارادہ کیا تو ہمارے اساتذہ نے ہمیں مشورہ دیا کہ جس مضمون پر بھی لکھنے کے لئے قلم اٹھاؤ، لکھنے سے قبل اس عنوان پر پہلے سے شائع شدہ کم از کم دس مضامین کا لازمی مطالعہ کرو۔

کتابوں میں موجود الفاظ کا ذخیرہ آپ کے لفظوں کے ذخیرے میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ بہترین لفظوں پر مشتمل شائع شدہ تحریریں آپ کی لکھنے کی صلاحیتوں کو بہتر کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ کسی دوسرے مصنف کی تحریروں میں الفاظ کا چناؤ، اُتار چڑھاؤ، لفظوں کی روانی اور تحریری انداز آپ کی اپنی تحریر پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔

یادداشت تیز کرنا

جب ہم کسی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو کہانی میں استعمال ہونے والے کردار، تاریخ اور تمام بنیادی پہلو یاد رہ جاتے ہیں۔

دوران مطالعہ انسان دماغ کے ایسے حصے جو مختلف افعال (دیکھنے، زبان سیکھنے) سے متعلق ہیں، وہ مطالعے کے دوران ایک مخصوص دماغی سرکٹ سے منسلک ہوجاتے ہیں، جب کہ عام حالات میں ایسا ہونا کافی مشکل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ بالغ عمر سے ہی کتب بینی کا مشغلہ اختیار کرنے والے افراد کی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت اور یادداشت ان افراد سے بہتر ہوتی ہے، جو مطالعہ نہیں کرتے۔

پاگل، آوارہ کتوں سے ہوشیار

"ریبیز"، (RABIES یعنی کتے کے کاٹنے کا وائرس دراصل چند مخصوص جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوکر دماغ اور اعصابی نظام کو متاثر کرتا ہے، تاہم اس کے پھیلاؤ کا سب سے بڑا سبب پاگل، آوارہ کتے کا کاٹنا ہے۔ اس مرض کا تعلق (RHABDOVIRIDAE) گروپ سے ہے، جو ایک آر این اے (RNA) وائرس ہے اور بندوق کی گولی (BULLET) سے مماثلت رکھتا ہے۔

یہ کتے، بلی، لومڑی اور گیدڑ کے لعاب میں پایا جاتا ہے بالخصوص مذکورہ جانور، خاص طور پر کتا اگر اپنے دانت کسی انسان کی جلد میں گاڑ دے تو شگاف یا زخم کے ذریعے سگ گزیدگی (کتے کا کاٹنا) کے وائرس اُس کے جسم میں منتقل ہوجاتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ کتے کے کاٹنے کا زخم گہرا ہو۔ بعض کیسوں میں معمولی خراش سے بھی وائرس انسان میں منتقل ہوجاتا ہے، تاہم بیماری کی علامات ظاہر ہونے اور وائرس کی افزائش کا دارومدار کتے کے لعاب میں پائے جانے والے وائرسوں کی تعداد پر ہوتا ہے۔

نیز جسم کے جس حصے میں کتے نے کاٹا ہو، وہ جتنا دماغ کے نزدیک ہوگا، علامات اتنی ہی جلد ظاہر ہوں گی، تاہم علامات ظاہر ہونے تک وائرس خاموشی سے افزائش نسل میں مصروف رہتے ہیں۔ طبی اصلاح میں اس دورانیے کو "مدت اخفائے مرض" (INCUBATION PERIOD) کہا جاتا ہے۔ عمومی طور پر کم سے کم دس دن اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ سگ گزیدگی کا وائرس جب زخم کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے تو ابتدائی نشوونما کے بعد متاثرہ جگہ کی عضلاتی بافتوں (ٹشوز) سے بتدریج اعصابی خلیات (NERVE CELLS) تک رسائی حاصل کر کے دماغ اور ہڈی کے گودے میں سرایت کرجاتا ہے اور یہی وہ مقام ہے، جہاں وائرس تیزی سے نمو پاتا ہے۔

بعدازاں دماغ کے بافتی خلیات (TISSUE CELLS) بری طرح متاثر ہوجانے کے نتیجے میں دماغی افعال کا توازن برقرار نہیں رہتا۔ ابتداء میں مریض کو زخم کی جگہ درد اور خارش محسوس ہوتی ہے، جس کے بعد ظاہر ہونے والی علامات میں سر کا درد، ہلکا بخار، کثرت سے رال کا بہنا، چکر آنا، اضمحلال وافسردگی (ڈپریشن)، بے چینی، چڑچڑاپن، غذا نگلنے میں دشواری، پاگل پن کا دورہ اور خاص طور پر پانی سے خوف شامل ہیں۔

اسی وجہ سے سگ گزیدگی کو ہائیڈروفوبیا" (HYDROPHOBIA)، یعنی پانی سے خوف کا مرض بھی کہا جاتا ہے۔

مرض کو شدت کے اعتبار سے دو درجوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ کم شدت والے درجے میں خاموشی یا گم صم ہو جانا، لاغر پن، بے تعلقی، کمزوری اور فالج جیسی علامات شامل ہیں، جب کہ زیادہ شدت والے درجے میں مریض کے طرز عمل میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے، مثلاً مائل بہ تشدد ہوجانا، بدکلامی، بدزبانی کرنا، جنونی کیفیت یا اضمحلال وافسردگی میں مبتلا رہنا۔

نیز پانی دیکھ کر دہشت کا شکار ہوجانے کے علاوہ پاگل پن کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ مریض کا جسم جھٹکے لینے لگتا ہے، بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے اور سانس لینے میں اس حد تک دشواری پیش آتی ہے کہ جان تک جاسکتی ہے۔ مرض کی تشخیص مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی آوارہ کتا کاٹ لے تو اُسے پکڑ کر کچھ دنوں کے لئے زیر مشاہدہ رکھتے ہیں، تاکہ کتے کو غذا اور پانی دیتے ہوئے یہ دیکھا جاسکے کہ اس میں کوئی منفی اثرات تو پیدا نہیں ہوئے۔

نیز اس مشاہدے میں کتے میں پاگل پن کے دوروں کا بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے، جیسے بے تحاشا بھونکنا، ہر ایک پر کاٹنے کے لئے جھپٹنا یا جسم میں تشنج کی کیفیات کا ظاہر ہونا وغیرہ۔

علاوہ ازیں متاثرہ فرد کے دماغ کی بافتوں، حرام مغز اور دہنی غدود (SALIVARY GLANDS) کے نمونے حاصل کرکے بھی ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ رہی بات علاج کی تو اس کے لئے ماضی میں 14 ٹیکوں کا کورس مکمل کروایا جاتا تھا لیکن اب نئی ویکسین متعارف کروائی گئی ہے، جس کے چند ٹیکے ہی کافی ہوتے ہیں۔

سگ گزیدگی سے بچاؤ کی ویکسین کتے کے کاٹنے کے فوری بعد لگائی جاتی ہے، تاکہ پاگل پن کے دورے اور دیگر پیچیدگیوں سے محفوظ رہا جاسکے۔ نیز فوری مدافعت حاصل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے، جس کے لئے تیار شدہ ضد اجسام (ANTIBODIES) کا ٹیکا لگاتے ہیں، جس کی مقدار کا تعین صرف ایک مستند ڈاکٹر ہی کرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی کو پاگل کتا یا اس مرض کا سبب بننے والا کوئی دوسرا جانور کاٹ لے تو سب سے پہلے خراش یا زخم والے حصے کو جراثیم کش محلول یا صابن سے دس سے پندرہ منٹ تک دھو کر صاف کرلیں۔

VVVV

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ریڈ بال کرکٹ ہماری ترجیح ہے: گوتم گمبھیر

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر نے کہا ہے کہ ملک میں مضبوط ٹیسٹ کرکٹ کا ہونا پورے کرکٹ سیٹ اپ کے لیے انتہائی اہم ہے اور ریڈ بال کرکٹ ٹیم کے لیے ترجیح رہے گی۔ ہندوستان کے نئے ڈومیسٹک سیزن سے قبل جیو اسٹار کے ساتھ گفتگو میں، گمبھیر نے ٹیم کے ساتھ اپنے اب تک کے سفر، ٹیسٹ کرکٹ سے سیکھنے اور مختلف کپتانوں کے ساتھ کام کرنے کے اپنے تجربے کے بارے میں بات کی۔ اپنے سفر کے بارے میں بات کرتے ہوئے گمبھیر نے کہا کہ پچھلے دو سال اتار چڑھاؤ سے بھرے رہے ہیں۔ دو سال پلک جھپکتے نہیں گزرے۔ میری طرف سے بھی اتار چڑھاؤ آئے ہیں۔ میں نے اپنی ناکامیوں اور کامیابیوں کا سامنا کیا ہے۔ لیکن میں نے ہمیشہ یہ مانا ہے کہ جب آپ اس طرح کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں تو اتار چڑھاؤ ضرور آتے ہیں۔ چاہے وہ ٹیسٹ کرکٹ ہو، ون ڈے کرکٹ ہو یا ٹی 20 کرکٹ، مجھے کامیابی ملی ہے۔ جسے میں ہمیشہ یاد رکھوں گا، لیکن ناکامیاں بھی ہوئی ہیں اور میں انہیں مکمل طور پر قبول کرتا ہوں۔ ٹیسٹ کرکٹ میں تبدیلیوں اور حالیہ نتائج پر گمبھیر نے کہا کہ ٹیم نے انگلینڈ کے دورے کے بعد اچھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہے لیکن ٹیم اب بھی تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روہت شرما، ویراٹ کوہلی اور روی چندرن اشون جیسے تجربہ کار کھلاڑیوں کے جانے کے بعد ان کی جگہ لینا آسان نہیں ہے۔ ہم نے انگلینڈ کے بعد سے کچھ واقعی اچھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم ابھی تک تیار ہیں، کیونکہ ٹیسٹ کرکٹ بہت بدل گئی ہے۔ ایسے کھلاڑیوں کو تبدیل کرنا انتہائی مشکل ہے۔ خاص طور پر روہت، ویراٹ اور اشون کے جانے کے بعد۔ ان کھلاڑیوں کے پاس جو صلاحیت اور تجربہ ہے اور انہوں نے ہندوستانی کرکٹ کے لیے ریڈ بال کرکٹ میں جو کچھ کیا ہے، اس کے ساتھ ان کی جگہ لینا کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوگا۔ اس میں وقت لگے گا۔ گمبھیر نے کہا کہ اگر صحیح کھلاڑیوں کی مستقل حمایت کی جائے تو ہندوستانی کرکٹ طویل عرصے تک ٹیسٹ کرکٹ پر غلبہ حاصل کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم صحیح کھلاڑیوں کی حمایت کرتے رہیں تو ہندوستانی کرکٹ طویل عرصے تک ریڈ بال کرکٹ پر غلبہ حاصل کر سکتی ہے۔ جب آپ ٹیسٹ کرکٹ میں نئے کھلاڑیوں کو لاتے ہیں تو آپ ان کی عمر اور ان کے کھیلے گئے میچوں کی تعداد کو دیکھتے ہیں اور انہیں یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ٹیسٹ کرکٹ کتنی اہم ہے۔ میں اس حقیقت کا بڑا حامی ہوں کہ ایک مضبوط ٹیسٹ کرکٹ ملک ایک مضبوط کرکٹ ملک ہے۔

جاپان کو 50-25 سے ہرا کر سیمی فائنل میں داخل

(ہندوستھان سماچار)

ہندوستانی خواتین کبڈی ٹیم نے ایشیائی کھیل 2026 کے گروپ مرحلے میں اپنی ناقابل شکست مہم جاری رکھتے ہوئے جاپان کو 50-25 سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ دفاعی چیمپئن ہندوستان نے گروپ اے میں مسلسل تین جیت درج کرتے ہوئے سرفہرست مقام حاصل کیا۔ کپتان پشپا رانا کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم نے مقابلے کے آغاز ہی سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور پہلے ہاف میں جاپان پر مکمل دباؤ بنائے رکھا۔ بھارت نے وقفے تک 32-13 کی برتری حاصل کر لی تھی۔ پہلے ہاف میں بھارت نے 23 آؤٹ پوائنٹس، پانچ بونس پوائنٹس اور دو آل آؤٹ کے ذریعے جاپان کے خلاف 19 پوائنٹس کی برتری بنائی۔ دوسرے ہاف میں جاپان نے واپسی کی کوشش کی اور 12 پوائنٹس حاصل کیے، لیکن ہندوستانی ٹیم نے اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ ہندوستان نے دوسرے ہاف میں 18 پوائنٹس جوڑے، جن میں 14 آؤٹ، دو بونس اور ایک آل آؤٹ شامل رہا۔ آخرکار ہندوستان نے 50-25 کے بڑے فرق سے مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ ہندوستانی نے گروپ مرحلے میں اس سے قبل بنگلہ دیش کو 42-21 اور ایران کو 37-23 سے شکست دی تھی۔ اس جیت کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے گروپ اے کے تینوں مقابلے جیت کر سیمی فائنل میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ ہندوستان اب 25 ستمبر کو سیمی فائنل میں جاپان کا سامنا کرے گا۔ سونے کے تمغے کا مقابلہ 26 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔

بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے ایشیائی کھیلوں کی تاریخ میں جنوبی کوریا کو ہرایا

(یو این آئی)

بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے جمعرات کو ایشیائی کھیل 2026 میں اپنی شاندار کارکردگی جاری رکھتے ہوئے جنوبی کوریا کو 8-2 سے شکست دی۔ یہ ایشیائی کھیلوں کی تاریخ میں جنوبی کوریا کے خلاف بھارتی ٹیم کی اب تک کی سب سے بڑی جیت ہے۔ موجودہ چیمپئن کی پول اے میں یہ مسلسل تیسری کامیابی ہے۔ بھارت نے میچ کے بیشتر حصے میں کھیل پر اپنا غلبہ برقرار رکھا اور سیمی فائنل میں جگہ بنانے کی جانب ایک اور قدم بڑھایا۔ دلپریت سنگھ نے دو گول کیے، جس کے ساتھ ٹورنامنٹ میں ان کے مجموعی گول کی تعداد 9 ہو گئی ہے اور وہ فی الحال مردوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔ ابھیشیک نے بھی دو گول کیے، جبکہ کپتان ہرمن پریت سنگھ، راجندر سنگھ، سکھجیت سنگھ اور شیلانند لاکڑا نے ایک ایک گول کیا۔ میچ کا آغاز گرم موسم میں ہوا، تاہم دوسرے کوارٹر کے دوران موسم بہتر ہو گیا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ بھارت نے چوتھے منٹ میں ابتدائی دباؤ کا فائدہ اٹھایا۔ کوریائی سرکل میں ہوا میں آئی گیند کو اچھی طرح قابو کرتے ہوئے اسے لاکڑا کے لیے تیار کیا گیا۔

چین میں ایک اہم اور قابل اعتماد مرکز کے طور پر ابھرے

ایم این این

نئی دہلی۔ 24 /ستمبر بھارت کی سیمی کنڈکٹر صنعت پالیسی اور منصوبہ بندی کے مرحلے سے نکل کر باقاعدہ تجارتی پیداوار کی جانب بڑھ رہی ہے۔ ملک میں اب پانچ سیمی کنڈکٹر یونٹس فعال ہو چکے ہیں جبکہ بھارتی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ کے 2035 تک 200 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ سیمی کون انڈیا 2026 کے دوران سامنے آنے والی تفصیلات کے مطابق بھارت کی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ 2021 میں تقریباً 27 ارب ڈالر تھی، جو 2026 میں بڑھ کر تقریباً 64 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ اندازہ ہے کہ اگلے نو برسوں میں یہ تین گنا سے زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے موہالی میں سی ڈی آئی ایل سیمی کنڈکٹر اور سورت میں سوچی سیمی کون کی تجارتی پیداواری لائنوں کا ورچوئل افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ مائیکرون، کینز سیمی کون اور سی جی سیمی سمیت ملک میں فعال کمرشل سیمی کنڈکٹر یونٹس کی تعداد پانچ ہوگئی۔ بھارت اب صرف چپس کی تیاری تک محدود رہنے کے بجائے مکمل سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم تیار کرنے پر توجہ دے رہا ہے، جس میں چپ ڈیزائن، فیبریکیشن، جدید پیکیجنگ، آلات، خام مال، تحقیق و ترقی اور ہنرمند افرادی قوت شامل ہیں۔ سیمی کون 0.2 کے لیے تقریباً 275.1 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ نئی حکمت عملی کے تحت مقامی مینوفیکچرنگ کے ساتھ جدید پیکیجنگ، ڈیزائن، تحقیق، آلات اور سیمی کنڈکٹر مواد کی مقامی صلاحیت بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ بھارت میں سیمی کنڈکٹرز کی طلب میں اضافے کی بڑی وجوہات میں کنزیومر الیکٹرانکس، گاڑیوں کی صنعت، صنعتی شعبہ، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا سینٹرز، ٹیلی کمیونیکیشن اور الیکٹرک گاڑیاں شامل ہیں۔ سیمی کون انڈیا 2026 کے دوران 600 سے زیادہ نمائش کنندگان نے شرکت کی جبکہ 54 مفاہمتی یادداشتوں اور اسٹریٹجک اعلانات کے ساتھ تقریباً 7 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے وعدے بھی سامنے آئے۔ بھارت کی کوشش ہے کہ وہ چپ ڈیزائن میں اپنی مضبوط افرادی قوت کو مقامی پیداوار کے ساتھ جوڑ کر عالمی سیمی کنڈکٹر سپلائی چین میں ایک اہم اور قابل اعتماد مرکز کے طور پر ابھرے۔

انجینئرز انڈیا نے 450 ملین ڈالر کا ڈانگوٹ کینیا ریفائنری کا معاہدہ حاصل کیا

ایم این این

نئی دہلی، 24 ستمبر۔۔ انجینئرز انڈیا لمیٹڈ، جو سرکاری انجینئرنگ کنسلٹنسی ہے، نے ڈینگوٹ گروپ کے منصوبہ بند 000,00,7 بیرل یومیہ گرین فیلڈ ریفائنری اور پیٹروکیمیکل پلانٹ کے لیے پراجیکٹ مینجمنٹ اور ای پی سی ایم کنسلٹنٹ کے طور پر خدمات انجام دینے کے لیے 450 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کے ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ڈینگوٹ کی bpd-000,50,6 فری زون ریفائنری۔ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سنگل ٹرین ریفائنری ہے۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے ایک بیان میں کہا کہ ڈیل لاگوس میں قائم جماعت کے ساتھ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ کی دوسری بڑی مصروفیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ ڈینگوٹے گروپ، مغربی افریقہ کے سب سے بڑے صنعتی گروپوں میں سے ایک ہے جس کا آپریشن 17 افریقی ممالک پر محیط ہے، کینیا کے منصوبے کے ساتھ مشرقی افریقہ میں مزید آگے بڑھ رہا ہے کیونکہ وہ ایک وسیع تر خام سلیٹ پر کارروائی کرنا چاہتا ہے اور تیل اور گیس سے آگے کان کنی، سیمنٹ، کھاد اور خوراک میں اپنے علاقائی اثرات کو پھیلانا چاہتا ہے۔ انجینئرنگ انڈیا لمیٹڈ نے نیگی کمپلیکس پر اپنے کام کے ذریعے جزوی طور پر اپنا بین الاقوامی پروفائل بنایا ہے، جو یورو V-گریڈ پٹرول، ڈیزل، جیٹ فیول اور پولی پروپیلین تیار کرتا ہے۔ کینیا کا پلانٹ زمین سے تعمیر کیا جائے گا۔

شمالی کشمیر میں سبزی منڈی کا مجوزہ قیام حکومت نے آرم پورہ سوپور میں 3 کنال اراضی کی منظوری دی

/ٹی ای این

سرینگر/ 24 ستمبر جموں و کشمیر حکومت نے شمالی کشمیر کے سوپور کے آرم پورہ علاقے میں سبزی منڈی کے قیام کے لیے تین کنال اراضی محکمہ زراعت کو منتقل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس منڈی کا مقصد مقامی طور پر پیدا ہونے والی سبزیوں کی مارکیٹنگ، ذخیرہ کاری اور کٹائی کے بعد بہتر انتظام کو فروغ دینا ہے۔ یہ فیصلہ کونسل آف منسٹرز نے 10 ستمبر 2026 کو فیصلہ نمبر 113/11/2026 کے ذریعے سوپور کے رکن اسمبلی ارشاد رسول کار کی جانب سے اٹھائے گئے سوال کے جواب میں منظور کیا۔ حکومت کے مطابق تین کنال اراضی شاملات دیہہ یعنی محفوظ چراگاہ کے زمرے میں آتی ہے اور سوپور تحصیل، ضلع بارہمولہ کے آرم پورہ گاؤں میں واقع خسرہ نمبر 280 من کا حصہ ہے۔ اس اراضی کو سبزی منڈی کے قیام کے لیے محکمہ زراعت کو منتقل کیا جائے گا۔ محکمہ زراعت نے بتایا کہ منڈی کو جدید سہولیات سے آراستہ کرنے کے لیے ضلع انتظامیہ بارہمولہ کے ساتھ تال میل قائم کیا جائے گا۔ منڈی میں سبزیوں کی مؤثر منتقلی، ذخیرہ کاری، مارکیٹنگ اور کٹائی کے بعد انتظام کے لیے ٹرانزٹ اسٹوریج سمیت دیگر ضروری بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے گا۔ آرام پورہ سوپور حلقے کا ایک روایتی سبزی پیدا کرنے والا علاقہ ہے، جہاں تقریباً 60 ہیکٹر اراضی پر سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ محکمہ زراعت کے مطابق گزشتہ تین برسوں کے دوران علاقے کے سبزی کاشتکاروں کو زرعی مشینری، آبپاشی کی سہولیات، محفوظ کاشتکاری کے ڈھانچے اور دیگر ضروری معاونت فراہم کی گئی ہے۔ کاشتکاروں کو فراہم کی گئی سہولیات میں ایک ٹریکٹر، تین پاور ویڈر، دو برش کٹر، 41 آبپاشی پمپ سیٹ، آبپاشی کے لیے 22 کھودے گئے کنویں، تین بیٹری سے چلنے والے اسپرے پمپس، 21 گرین ہاؤسز اور 17 کیوبس پائپ شامل ہیں۔ محکمہ نے بتایا کہ کاشتکاروں کو مختلف متعلقہ اسکیموں کے تحت معیاری بیج، زرعی ادویات و دیگر ضروری زرعی اشیا کے ساتھ تکنیکی رہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت کے جواب کے ساتھ امداد حاصل کرنے والے مستفیدین کی تفصیلات بھی منسلک کی گئی ہیں۔ آرام پورہ میں کولڈ اسٹوریج یا کنٹرولڈ ایٹموسفیئر یعنی سی اے اسٹوریج کی سہولت قائم کرنے کے مطالبے کے حوالے سے حکومت نے بتایا کہ فی الحال اس مقصد کے لیے کوئی مخصوص انتظام نہیں کیا گیا ہے۔

جرمنی بھارت کے ساتھ 8 ارب ڈالر کے آبدوز معاہدے پر دستخط کے لیے تیار

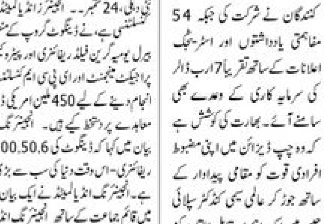

ایم این این

نئی دہلی۔ 24 /ستمبر۔۔ جرمنی نے بھارت کے ساتھ تقریباً 8 ارب ڈالر مالیت کے ایک بڑے آبدوز معاہدے پر دستخط کے لیے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے، جس کے تحت بھارتی بحریہ کے لیے چھ جدید روایتی آبدوزیں بھارت میں تیار کی جائیں گی۔ بھارت میں جرمنی کے سفیر فلپ ایکرمین کے مطابق جرمن حکومت کی جانب سے ضروری دستاویزات اور بین الحکومتی معاہدے کو منظوری دی جا چکی ہے اور اب بھارت کی جانب سے حتمی داخلی منظوری کا انتظار ہے۔ مجوزہ پروجیکٹ 75(I) کے تحت جرمنی کی ٹی کے ایم ایس اور بھارت کی سرکاری کمپنی مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز مشترکہ طور پر چھ جدید آبدوزیں بھارت میں تعمیر کریں گی۔ منصوبے میں بڑے پیمانے پر ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مقامی مینوفیکچرنگ بھی شامل ہوگی۔ ان آبدوزوں میں جدید ایئر انڈیپنڈنٹ پروپلشن (AIP) نظام نصب ہوگا، جس کی مدد سے وہ سطح پر آئے بغیر زیادہ دیر تک زیر آب رہ سکیں گی۔ جدید ہتھیار، سینسر اور دفاعی نظام بھی منصوبے کا حصہ ہوں گے۔ جرمن سفیر نے واضح کیا کہ یہ محض جرمنی سے تیار آبدوزیں خریدنے کا معاہدہ نہیں بلکہ بھارت میں پیداوار اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر مبنی ایک وسیع صنعتی شراکت داری ہوگی۔ اس سے بھارت کی مقامی آبدوز سازی کی صلاحیت کو مضبوط کرنے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ یہ منصوبہ بھارت کی دفاعی پیداوار کو مقامی بنانے کی حکمت عملی کا بھی اہم حصہ ہے۔ معاہدہ مکمل ہونے کی صورت میں یہ حالیہ دہائیوں میں بھارت اور جرمنی کے درمیان دفاعی شعبے کے سب سے بڑے معاہدوں میں سے ایک ہوگا اور دونوں ممالک کے دفاعی و صنعتی تعاون کو مزید مضبوط کرے گا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,